

دوشنبی



بیاد

توسلے سے توجہ سے تمام مسلمانوں کو اپنی توجہ سے
 حبیب اللہ الکریم کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لیے

ذات اللہ کے نام سے تمام برکتوں کا اللہ

شاح بخاری

تسلیف و طبع

علامہ سید محمود احمد رضوی

اساتذہ کرام اور شاگردوں کی مدد سے جمع و ترتیب شدہ

صاحبزادہ پیر سید مصطفیٰ اشرف رضوی
 امیر مرکزی دارالعلوم حزب اللہ صاف لاہور

باہتمام

رضوان کتب خانہ کے ہمیشہ روڈ لاہور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ
كَشَفَ الدُّجُجَ بِجَمَالِهِ
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حضور، ہادی عالم، نور مجسم، حبیب کبریا، سرور انبیاء
حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا
ایمان افروز مجموعہ

روضی

تصنیف و طیف

قدس سر العزیز
شرح بخاری علامہ محمد احمد رضا رضوی
امیر شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

باہتمام
مصطفیٰ انیس رضوی
ناظر اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور



رضوان کتب خانہ

گنج بخش روڈ لاہور

Cell: 0300-8038838, 0300-9492310
042-37114729

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب روشنی
مصنف شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> امیر شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور
پروف ریڈنگ علامہ عطاء محمد گولڑوی علامہ مولانا محبت علی قادری فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
کمپوزنگ لے لائنز
باہتمام صاحبزادہ پیر سید مصطفیٰ اشرف رضوی ایم۔ اے۔ فاضل علوم اسلامیہ امیر و ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
صفحات 288
ناشر شعبہ تبلیغ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
قیمت R250 ملنے کا پتہ

رضوان کتب خانہ

گنج بخش روڈ لاہور 0423-7114729

فہرست مضامین

34	درود شریف
35	روشنی
36	حمد و نعت
38	خطبہ
39	ظہور قدسی
40	انتساب
41	حضور سرور کائنات ﷺ کا منصب مقام

حضور ﷺ کی ذات اقدس پر درود و سلام عرض کرنے کی اہمیت و فضیلت

50	
51	مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور صلوة علی النبی سے خالی نہیں ہونی چاہیے
51	درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی
52	قیامت کے دن حضور ﷺ کے سب سے زیادہ قریب
52	درود شریف، بلندی درجات اور گناہوں کے معافی کا ذریعہ ہے
52	بخیل وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجے
53	حل مشکلات کے لیے صرف ڈرود شریف کافی ہے

53	حضور علیہ السلام پر ڈر و دسلام بھیجنے والوں کا درجہ
55	حضور علیہ السلام نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے

حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کا منصب و مقام اور

آپ کے مرتبہ و رتبہ کی عظمت و رفعت

57	ہوئے پہلے آمنہ سے ہویدا دُعائے خلیل اور نوید مسیحا
57	حضور اقدس ﷺ کا نور مبارک تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے بارگاہ الہی میں موجود تھا
58	حضور ﷺ کی ذات اقدس نور اول ہے حضور ﷺ کی اولیت حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے حضور ﷺ کے نور پاک کو پیدا فرمایا
59	قلم کی اولیت اضافی ہے یعنی قلم کی پیدائش حضور ﷺ کے نور کے بعد ساری کائنات سے پہلے ہے
59	حضور علیہ السلام اس وقت وصف نبوت سے موصوف ہو چکے تھے جب کہ آدم علیہ السلام روح و جسم کے مرحلے میں تھے
60	حضور علیہ السلام اس وقت نبی تھے جب کہ آدم روح و بدن کے درمیان تھے
60	حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم ہوگئی
61	میری امت میں کم و بیش ۳۰ جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے
61	یہ امت آخری امت ہے اور سب سے بہتر امت
62	یہ امت آخری امت ہے مگر قیامت کے دن سب سے پہلی

63	میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے
64	محبت و عقیدت رسول کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا
64	حضور اقدس ﷺ سے سچی محبت کرنے والا جنت میں حضور کے ساتھ ہوگا
65	حضور اقدس ﷺ پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں
65	حضور اقدس ﷺ سے محبت دین حق کی شرط اول
66	لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ہر معاملہ میں حضور اقدس ﷺ کی حاکمیت مطلقہ کو تسلیم نہ کر لیں
67	حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کی کیفیت
68	حضور علیہ السلام نے اپنے موئے مبارک لوگوں کو بطور تبرک تقسیم فرمائے
69	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کے موئے مبارک کی برکت سے ہر معرکہ میں فتح ہوتی تھی
69	حضور ﷺ کے ایک بال کی بھی بے ادبی کرنے والے پر جنت حرام ہے
70	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں حضور علیہ السلام کے موئے مبارک کی قدر و قیمت
70	حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی عقیدت
70	حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کے فضائل و مناقب معجزت و خصائص اور آپ کے مرتبہ اور مقام کی عظمت کی ایک جھلک
71	حضور ﷺ کا ذکر خدا کا ذکر ہے
72	حضور اقدس ﷺ بے مثل و بے مثال بشر ہیں

73	حضور اقدس ﷺ کا حسن و جمال بے مثل و بے مثال
73	چاندنی رات میں حضور ﷺ کے حسن و جمال کی کیفیت
74	بچپن میں حضور علیہ السلام چاند سے گفتگو فرماتے تھے
74	حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے
75	حسینانِ عالم میں سب سے حسین
75	حضور اقدس ﷺ کا حسن و جمال بے مثل و بے مثال
75	حضور ﷺ کا چہرہ اقدس چاند کا ٹکڑا
76	حضور اقدس ﷺ جب خندہ فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں
76	حضور اقدس ﷺ جس راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک جاتا
76	حضور سرورِ عالم ﷺ کے تبسم سے درو بام روشن و منور ہو جاتے
77	پسینہ مبارک کی بے نظیر خوشبو
77	حضور علیہ السلام کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے
78	حضور علیہ السلام کے لعاب مبارک سے مُشکِ عنبر کی خوشبو آتی تھی
78	حضور علیہ السلام کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا
78	حضور علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے
79	حضور علیہ السلام کے لیے اندھیرا حجاب نہیں بنتا
79	حضور علیہ السلام کا کفِ دستِ ریشم و دیا سے زیادہ نرم تھا
79	حضور اقدس ﷺ کا جسم اقدس مُشک سے زیادہ خوشبودار
80	جسمِ نبوی ﷺ وفات کے بعد بھی خوشبودار تھا

80	شاگرد رشید حق تعالیٰ
81	حضور علیہ السلام دنیا کی ہر چیز کو جانتے ہیں
81	حضور علیہ السلام کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی
82	حضور علیہ السلام نے ایک مجلس میں جو ہو گیا اور جو آئندہ ہو گا سب کو بیان فرما دیا
82	حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا
83	حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں ہر مسلمان کے سلام کا جواب دیتا ہوں
83	حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم جو چاہو مجھ سے پوچھو جواب دوں گا
84	حضور علیہ السلام نے اس دنیا میں جنت کو دیکھا
84	حضور اقدس ﷺ وہ دیکھتے ہیں جو سب کی حد نظر سے باہر ہے اور وہ سنتے ہیں جو کوئی نہیں سنتا
85	اس دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے حضور ﷺ اسے کف دست کی طرح دیکھ رہے ہیں
85	حضور علیہ السلام کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی
86	اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ دیا تو حضور علیہ السلام نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا
86	نبی ﷺ نے ابتداء آفرینش سے دخول جنت و نار تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیئے
87	حضور علیہ السلام نے مجلس واحد میں قیامت تک ہونے والے تمام حادثات و واقعات بیان فرما دیئے
87	حضور سید عالم ﷺ کے علم و رویت کی وسعت

88	نبی کریم علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونے والے فتنوں اور قائدوں کے نام بیان فرمادیئے
88	معرکہ بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانثاری کا ایک منظر
89	حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے ہر حال میں حق ہی نکلتا ہے
90	حضور علیہ السلام مالک شریعت ہیں
90	حج عمر میں ایک بار فرض ہے۔ اگر حضور ﷺ ہاں کہہ دیتے تو ہر سال فرض ہو جاتا
91	حضور علیہ السلام کی قرابت دنیا و آخرت میں نافع ہے
91	خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
92	حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی مسائل کو نفی میں جواب نہیں دیا
93	حضور اقدس ﷺ نے اپنی دُعائے مستجاب کو بخشش امت کے لیے محفوظ رکھا ہے
93	حضور علیہ السلام سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے اپنی قبر انور سے اٹھیں گے
94	قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے حضور ﷺ دستک دیں گے۔
94	حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن پرچم حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اولین و آخرین میرے جھنڈے تلے ہوں گے
95	حضور اقدس ﷺ کو اذن شفاعت حاصل ہو گیا ہے
95	حضور اقدس ﷺ کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کی بھی شفاعت فرمائیں گے
96	روز قیامت حضور اقدس ﷺ شفاعت کریں گے

96	انبیاء، علماء اور شہداء شفاعت کریں گے
96	ساتوں آسمانوں اور ساق عرش پر حضور ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے
97	جنت کی ہر چیز پر حضور علیہ السلام کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا ہے
98	حضور علیہ السلام نے فرمایا میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا
98	حضور علیہ السلام جس درخت یا پتھر کے قریب سے گزرتے وہ آپ کو صلوة و سلام پیش کرتا
99	اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں
99	اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو زمین کے خزانے عطا فرمادیئے
99	حضور ﷺ کا معجزہ شق القمر
100	انبیائے کرام کسی کو اپنے مال و دولت کا وارث نہیں بناتے
100	حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے شرف ہوئے
100	حضور علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے خدا کو دیکھا ہے؟
101	انبیاء کرام علیہ السلام کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی
102	بوقت نماز حضور ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز آتی تھی
102	حضور علیہ السلام کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنا جو آپ نے نہیں فرمائی جہنم کو دعوت دینا ہے
103	حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس کی طرف غلط بات منسوب کرنے والا دوزخی ہے
103	شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی صورت بنا کر نہیں آسکتا

104	حضور نبی کریم ﷺ کی نیند ناقص وضو نہیں ہے
104	مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے والے کو دوزخ سے برات کا پروانہ مل جاتا ہے
105	مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے سوا دنیا کی کسی بھی مسجد کے لیے اس نیت سے رحمت سفر نہ باندھا جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ملے گا
105	حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جسے اُس نے میری حیات میں میری زیارت کی
106	مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے
106	منبر رسول ﷺ اور روضہ اقدس کی جگہ جنت کے باغ ہیں
107	حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا
107	حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی
108	روضہ نبوی ﷺ کی زیارت کرنے والے کے لیے حضور ﷺ کی شفاعت ضروری ہوگئی
109	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور آپ اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے
110	حضرت ابوخرزیمہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا
110	حضور ﷺ کی ذات اقدس پر حضرت صدیق اکبر کے ایمان کی کیفیت
111	حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی برکت سے گناہ معاف ہوگئے

112	حکام نبوی ﷺ کی تعمیل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کو سجدہ تو نہ کرتے تھے مگر صحابہ کا دل چاہتا تھا کہ حضور ﷺ کو سجدہ کریں
113	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عقیدت و محبت اور ان کا احترام ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے
113	سب صحابہ گناہ عظیم ہے
114	حضور علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر، عمر رضوان علیہم اجمعین میرے سمع و بصر ہیں
114	ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائے گئے
114	اگر کسی کو خلیل بنانا تو صدیق اکبر کو بنانا
115	سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کے دروازہ کے
115	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں
116	رفیق قبر و حشر و غار ہیں یہ
116	اگر میرے بعد نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے
117	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مرضی الہی کی ترجمان ہے
117	میرے رفیق جنت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
117	ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید
118	حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں
118	مومن اور منافق کی پہچان؟ حُب علی رضی اللہ عنہ، بُغض علی رضی اللہ عنہ
118	جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا اس نے حضور ﷺ کو بُرا کہا
119	جس کا میں مددگار ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مددگار ہیں

119	الہی جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے تو بھی اُن سے محبت کر
119	جو اناں جنت کے سردار سید حسین کریمین رضی اللہ عنہما
120	امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم میرے دو پھول ہیں
120	جس نے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی
120	حضور علیہ السلام نے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اُن سے محبت کرو
121	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے دُکھ نہ پہنچاؤ
121	اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل امین علیہ السلام سلام کہتے ہیں
121	جبرائیل امین علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کی زوجہ ہیں دُنیا و آخرت میں
122	مسائل شرعیہ کے بارے میں جب صحابہ رضی اللہ عنہما کو کوئی مشکل پیش آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی اس کو حل فرماتی تھیں
122	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں

اسلام کے ارکانِ خمسہ تو حید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

اور اس سلسلہ کی چند اہم ضروری ہدایات

124	اسلام کے ارکانِ خمسہ
124	سب سے افضل عمل تو حید و رسالت پر ایمان ہے
125	اسلام اور ایمان کی تعریف
127	تقدیر کے مسئلہ پر بحث نہیں کرنی چاہیے
128	اسلام قبول کرنے کے بعد جان و مال عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے

128	پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے
129	پابندی وقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نور و برہان اور ذریعہ نجات ہے
129	جنتیوں کے کام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ
130	نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت
130	نماز کی روحانی کیفیت کا ایک منظر
131	وقت پر نماز پڑھنے کو امور خیر میں بہت اہمیت اور فوقیت حاصل ہے
131	نماز نور و برہان ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن
132	صحیح طریقہ سے وضو کرنے والا اور نماز پنجگانہ ادا کرنے والا مغفور ہے
132	نماز کی پابندی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے
133	باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے
133	جماعت میں شمولیت کے لیے سکون و وقار کا دامن نہ چھوڑا جائے
134	سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے
134	یہی نماز تو منافق کی سی نماز ہے
135	بحالت نماز آسمان کی طرف نظریں اٹھانا منع ہے
135
136
136	فرائض کی ادائیگی میں اپنی طرف سے شدت پیدا کرنا جائز نہیں
137	نظلی عبادت کی ادائیگی میں بھی اعتدال و توازن کا خیال رکھا جائے
137	بلا عذر شرعی جمعہ چھوڑنے والے اصلاح کی توفیق سے محروم ہو جائے گے

138	روزہ رکھنے والا جنت میں ریان دروازہ سے داخلہ ہوگا
138	ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے روزہ رکھنے والے کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں
139	لیلۃ القدر میں عبادت اور ذکر الہی موجب رحمت و برکت ہے
139	مالکِ نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید
140	مسلمان حاکم نے زکوٰۃ وصول کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی
140	صدقہ فطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے
141	حج فرض کی ادائیگی میں جلدی کی جائے
141	حج و عمرہ گناہوں کو صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی اوہے کو
142	حجرِ اسود، قیامت کے دن اپنے چومنے والوں کو پہچانے گا اور ان کی شفاعت کرے گا
142	عید الاضحیٰ کی قربانی واجب ہے
143	نبی علیہ السلام نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی دی
143	قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہِ الہی میں قبول ہو جاتا ہے
144	نبی علیہ السلام نے فرمایا مالکِ نصاب ہونے کے باوجود جو قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے
144	ذوالحجہ کی دس تاریخ کو خدا کے ہاں قربانی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں

اعمال کے ثواب کا دار و مدار خلوصِ نیت پر ہے۔ مومن کامل کی علامت اور

ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آئیں گے

146	اعمال کا ثواب خلوصِ نیت پر موقوف ہے
-----	-------------------------------------

146	اللہ کے ہاں شکل و صورت اور مال و دولت کی نہیں بلکہ خلوص کی قدر ہے
147	نیک کام کی ترغیب دینے والے کو اس نیکی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے
147	دکھاوے کی نیکیاں شرک اصغر کے دائرہ میں داخل ہیں
148	مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے
148	زیادہ ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف قصد سفر کیا جائے
149	صرف دل میں پیدا ہونے والے خلاف شرع کاموں پر مواخذہ نہ ہوگا
149	آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت
150	کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کافر یا فاسق کہنا جائز نہیں
150	زمانہ کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے
150	مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا اور فریضہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا
151	مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا
151	خدا کی قسم مجھے اپنی امت کے شرک جلی میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں ہے
152	ریا کاری شرک خفی ہے
152	شرک خفی کی تعریف
153	جہاد فی سبیل اللہ کے برکات و حسنات
154	بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے
154	حیاء اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں
155	حیاء میں خیر ہی خیر ہے

155	نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود اللہ سے ڈرنا ہی چاہیے
156	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا
156	قیامت کے دن میزان عمل میں سے سب سے بھاری چیز خلق حسن ہوگا
157	مومن کامل کی علامت اور ایمان کے تقاضے
157	اللہ کے لیے محبت اور اللہ ہی کے لیے راوت
158	سچے مسلمان کی پہچان
158	جسے یہ چار چیزیں میسر آگئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگئی
159	قیامت کے دن پانچ باتوں کے متعلق سوال ہوگا
159	مومن کامل کے چند اہم اوصاف
160	چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کا حکم
160	تم چھ باتوں کی ذمہ داری قبول کرو میں تمہارے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں
161	اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے مسکرا دینا بھی کارِ ثواب ہے
162	اچھا طریقہ عمدہ اندازِ گفتگو توازن و اعتدالِ نبوت کے اجزاء میں ایک جز ہے
162	دین دارِ متقی و پرہیزگار مسلمان کا جناب الہی میں مرتبہ و مقام
162	مومن ہر حال میں ذاکر و شاکر رہتا ہے
163	حسنِ اسلام کا تقاضہ یہ ہے کہ فضول کاموں سے اجتناب کرے
163	تم دنیا میں مسلمان کی پردہ داری کرو، قیامت کے دن اللہ تمہاری پردہ داری نرمانے گا
164	وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو مخلوق خدا پر رحم کرے

164	تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحمت کرے گا
164	نخی اللہ کے اور جنت کے قریب ہے اور بخیل ان برکتوں سے محروم ہے
165	حسنِ خلق کے ذریعہ صائم النہار و قائم اللیل کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے
165	مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے تعلق ایک مضبوط عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے
166	مسلمانوں میں باہم کیسا کچھ پیار و محبت ہونا چاہیے
166	جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرو
167	تم اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا
167	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا
167	مومن کامل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے
168	مخلوق خدا کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنے والوں پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے
168	اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی رہنے والے کو رسول اللہ ﷺ کی مبارک باد
169	غنا تو دراصل نفس کے غنا کا نام ہے
169	ریا کاری اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والے کا مرتبہ
170	اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کا مرتبہ
170	اللہ تعالیٰ غیور ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے
171	ہر کام کو سکون و اطمینان سے انجام دینا چاہیے کیونکہ جلد بازی میں شیطان کا دخل ہوتا ہے
171	حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے

171	بندہ کا حسن و کمال عاجزی و انکساری اور تواضع میں ہے تکبر و غرور۔ انسان کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے
172	حق قرابت کی ادائیگی کا معیار
172	رشتہ داروں کی زیادتیوں پر صبر کرنے والوں کا درجہ
173	معاملات میں نرمی کو اختیار کرنا خدا کو پسند ہے
173	مسلمان کو تواضع و انکساری سے کام لینا چاہیے
173	قیامت کے دن تاجرِ فاسق اٹھائے جائیں گے مگر وہ جنہوں نے تقویٰ دیانت اور سچائی کو اختیار کیا
174	اللہ تعالیٰ خدا ترس دولت مند سے محبت کرتا ہے
174	امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء شہداء کے ساتھ ہوگا
175	اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو بندے کا اخلاقی فرض ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار بھی کرے
175	نیک مقصد کے لیے بطریق حلال دولت حاصل کرنے والے کی فضیلت اور فخر و تکبر کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی مذمت
176	وہ سات افراد جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ رحمت میں جگہ پائیں گے
177	ایسی آنکھوں والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے
177	جس مسلمان میں یہ تین صفات ہوں وہ مستحق جنت ہے
178	فتنہ و فساد کے زمانہ میں سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والے کو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے

178	جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے
179	مسائل شریعت کے اظہار و بیان میں نفرت انگیز انداز سے اجتناب کیا جائے
179	بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو
179	حسن و جمال اور مال و دولت والوں کو دیکھ کر اپنے سے کم درجہ والوں کو دیکھو
180	نفلی عبادت اتنی کی جائے جو خوش دلی سے ہو اور بوجھ نہ بنے
180	بندہ مومن کو جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں
181	موت کی تمنا کرنا جائز ہیں
181	تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے کسی دنیوی رنجش کی بنا پر ترک تعلق جائز نہیں ہے
182	بُڑے خوابوں کے اثرات بد سے محفوظ رہنے کا طریقہ
183	کسی مسلمان کی عیادت کرنے کا ثواب
183	مریض مسلمان کی عیادت کرنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا مغفرت کرتے ہیں
184	چاند اور سورج کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے
184	بوقت مصیبت چہرہ پر طمانچہ مارنا گریبان چاک کرنا منع ہے
185	سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں
185	مسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و دفن میں شرکت کرنے والے کو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے
186	نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بھی دعائے مغفرت جائز ہے

186	مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال کا ثواب پھر بھی ملتا رہتا ہے
187	مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں
187	وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائیاں نہ بیان کی جائیں
187	وفات شدہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے
188	زیارت قبور سنت ہے
188	زیارت قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے
189	زیارت قبور کا ضابطہ
189	وفات شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لیے بہترین صدقہ پانی ہے
190	مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں
191	چھ نیک کام جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

اللہ کے ذکر کی فضیلت و اہمیت تلاوت و حفظِ قرآن کا

ثواب علم دین اور علماء دین کا مرتبہ و مقام

192	اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات کا ورد کرنے والے کے لیے ثوابِ عظیم
192	جنت کے خزانے سے ایک وظیفہ
192	اسماءِ الہی کے ورد کی فضیلت
193	حضور اقدس ﷺ کا سب سے زیادہ محبوب وظیفہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
194	ایک نہایت ہی پیارا وظیفہ
194	ایک عظیم و جلیل وظیفہ

195	سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن کی تعلیم کے فرائض ادا کرے
195	ماہر قرآن کا درجہ و مقام
195	تلاوت قرآن سے دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں
196	قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں
196	قرآن مجید پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کا مرتبہ
197	جب مسلمان ذکر الہی کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے
197	قرآن مجید یا قرآن کی کسی آیت یا سورۃ کو یاد کر کے بھلا دینا گناہ عظیم ہے
198	علم دین اور علمائے دین کا مرتبہ و مقام
198	عالم دین کی عظیم و جلیل فضیلت
199	جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے
199	عالم ربانی شیطانی پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے
200	عالم دین کا ایک ساعت پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے
200	علم دین کے طالبوں کے لیے فرشتے پڑ بچھاتے ہیں اور مخلوق الہی ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے
201	تین چیزیں معاشرہ کے لیے سم قاتل ہیں عالم دین کی لغزش، جدال منافق اور حاکم کے ظالمانہ فیصلے
202	چالیس حدیثیں برائے تبلیغ یاد کرنے والا مستحق جنت ہے
202	الاحی عالم دین کے دل سے علم دین کے انوار و برکات کو نکال دیتی ہے

202	جو شخص دین کا علم دنیا کمانے کی نیت سے حاصل کرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا
203	علماء حق اور علماء سُوء
203	بغیر علم کے فتویٰ دینے کے لیے وعید
203	قرآن مجید کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرنا جہنم کو دعوت دینا ہے
204	جاننے بوجھتے دینی مسئلہ نہ بتانا گناہ عظیم ہے

والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں، ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اسلامی معاشرت اور تمدن و تہذیب اور حقوق العباد سے متعلق چند اہم ہدایات

206	والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری
206	بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے
207	بچوں کے لیے والدین کی طرف سے بہترین تحفہ حُسنِ ادب
207	بچوں کا اچھا نام رکھا جائے
208	بُرے نام کو اچھے نام سے بدل دیا جائے۔
208	عقیقہ سنت ہے
209	جب بچہ کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے
209	سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنا شرعاً ضروری ہے۔
210	شوہر کے لیے دین مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے
210	دعوت ولیمہ سنت ہے
210	دعوت قبول کرنا سنت ہے بغیر بلائے دعوت میں جانے والا چور کی طرح ہے

211	دعوت ولیمہ میں غریب اور سفید پوش مسلمانوں کو بھی شریک کیا جائے
211	بلاوجہ طلاق دینا گناہ ہے
212	لڑکیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والا جنتی ہے
212	بچوں کو رحمت، شفقت سے پیار کرنے کی اہمیت
213	اپنے بچوں کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ کرنا اور انہیں پیار کرنا سنت ہے
214	نیک بیوی اور اس کا مرتبہ
215	میاں بیوی کی معاشرت سے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد
215	بہترین مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ اس کا رویہ لطف و محبت کا ہو
216	اللہ کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے
216	حُسنِ سلوک کی سب سے زیادہ حق دار ماں ہے
217	اپنی والدہ کے قدم چومنا جنت کی چوکھٹ چومنے کی طرح ہے
217	محبت و عقیدت سے والدین کو دیکھنے والوں کو حج مقبول کا ثواب ملتا ہے
218	والدین کی خدمت اور راحت رسانی بھی جہاد ہے
218	بوڑھے والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنے والا رحمت الہی سے محروم ہے
219	ماں اور خالہ کی خدمت بھی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے
219	والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے حقوق ادا کیے جائیں
220	والدین کے انتقال کے بعد ان سے حُسنِ سلوک کا طریقہ

220	یہ بات اخلاقِ اسلامی کے خلاف ہے کہ آدمی خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو
220	ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق
221	رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اہمیت
221	قربت داروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والے کے لیے وعید شدید
222	محتاجوں، بیماروں اور مصیبت زدوں کی امداد و اعانت باعث اجر و ثواب ہے
222	بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا جائے
223	یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے
223	یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والے کے لیے جنت کی بشارت
224	پڑوسی اور اس کے حقوق کی اہمیت
224	ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک، مہمان کا اکرام اور اچھی بات کہی جائے
225	اسلامی معاشرت میں سلام کی اہمیت
226	سلام کرنا باعث خیر و برکت ہے
226	گھر میں جاؤ تو بیوی بچوں کو بھی سلام کرو
227	سلام کا اتمام مصافحہ ہے
228	کھانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی جائے اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ

228	سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو
228	بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ
229	کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے
229	ہر کام کا آغاز دہنی جانب سے کرنا مستحب ہے
230	پانی تین گھونٹ میں بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پھر الحمد للہ کہو
230	ایک آدمی کا کھانا دو اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے
230	سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں کے لیے وعید شدید
231	الذراہ تکبر و غرور چادر قمیض اور عمامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے
232	خدانے دیا ہے تو اچھا کھاؤ پہنو مگر تکبر و اسراف سے پرہیز کرو
233	بیاہ شادی اور خوشی کے موقع پر نابالغ بچیوں کا ایسے اشعار گانا جائز ہے جو مسلمان فوجیوں کی شجاعت و جوانمردی سے متعلق ہوں یا ایسے مضامین پر مشتمل ہوں جو غریاں اور مخرب اخلاق نہ ہوں
234	رہبانیت، تجرد، ترک لذائذ اور ریاضت شاقہ کی ممانت
236	صدقات و خیرات کا ایک اہم صابطہ
236	بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی باقی رہے
237	سب سے بہتر و اعظم صدقہ
237	اپنے مستحق عزیز و اقرباء کو صدقہ دینے میں وگنا ثواب ہے
238	صدقہ غضب الہی سے محفوظ کرتا ہے

238	اپنے اہل عیال پر بہ نیت ثواب خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
238	صحیح و سالم اور غیر محتاج کے لیے صدقہ حلال نہیں
239	مسکین وہ ہے جو اگر چہ مال دار نہیں مگر اپنی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے
239	پیشہ ور گداگروں کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت نہ ہوگا
239	گداگری عزت نفس کو مجروح کر دیتی ہے

برائی سے روکنے کے درجات بعض ایسے بڑے بڑے گناہ

جن کی سنگ نیت آج کے معاشرہ میں دھندلی پڑ گئی ہے

242	برائی سے روکنے کے درجات
242	خلاف شرع کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں
242	امور مملکت میں خیانت کرنے والا حاکم جنت سے محروم ہے
243	نیکی اور برائی کا ضابطہ
243	اس اُمت کی خاص آزمائش دولت میں ہے
243	اگر اللہ کے نافرمان بندے کو مال و دولت اور عزت و راحت حاصل ہو جائے تو یہ اس کے لیے رحمت نہیں بلکہ استدراج ہے
244	چار بڑے گناہ
245	کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دلوائے
245	ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جائے؟
246	اللہ تعالیٰ کبھی ظالم رسی دراز فرماتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے

246	ظلم وعدوان اور کسی کی کوئی چیز اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر لینا گناہ و حرام ہے
246	قاتل و مقتول دونوں جہنمی
247	شرک والدین کی نافرمانی، قتل ناحق اور جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے
247	قیامت کے دن حق داروں کو ان کا حق ملے گا
248	جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارنے والا جہنمی ہے
248	جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی تو ساتوں زمینوں میں اسے دھنسا دیا جائے گا
249	جس نے کسی مسلمان کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کے طوق اس کے لگے میں ڈالے جائیں گے
249	قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کے سامان مہیا فرما دیتا ہے
249	تنگ دست کو مہلت دینے والا قیامت کی سختیوں سے محفوظ رہے گا
250	جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے راہ خدا میں شہید ہونے والا بھی جنت میں نہیں جاسکتا
250	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے
251	بلا وجہ شرعی کسی بھی چیز پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے
251	منافق کی تین بڑی بڑی علامتیں
252	ظلم اور بخل برائیوں پر برا بیچتے کرتے ہیں
252	کسی مسلمان کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا اور اس کی کمزوریوں کی تلاش میں رہنا حرام ہے اور سخت و شدید گناہ

253	حسد نیکوں کو برباد کر دیتا ہے
253	کینہ، حسد، بغض، چغل خوری گناہ کبیرہ ہے
254	غیبت کرنے والوں کا انجام
254	غیبت زنا سے زیادہ سنگین جرم ہے
255	دور خے پن پر وعید
255	ظالم کا ساتھ دینا گناہ کبیرہ ہے
256	خیانت کی ایک بڑی سخت اور بھیانک مثال
256	نسب اور قوم کو تبدیل کرنے والے کے لیے جہنم جیسے آج کل جعلی سید و شیخ بن جاتے ہیں
257	صحیفہ الہی میں سچ بولنے والے صدیق اور جھوٹ بولنے والے کذاب لکھے جاتے ہیں
257	جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق ناجائز طور پر مارنے والا جہنمی ہے
258	تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے برکت جاتی رہتی ہے
258	جھوٹی قسم مال کی برکت ختم کر دیتی ہے
258	جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال کو مارنے پر وعید شدید
259	جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ رحمت اس سے دور چلا جاتا ہے
259	محض سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے پھرنا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے
260	بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹے وعدے کے کرنا بھی جھوٹ ہے
261	مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور بد عہدی کا مرتکب ہو

261	نشہ آور چیز کا استعمال منع ہے
261	شراب کا بطور دوا استعمال بھی منع ہے
262	حضور اقدس ﷺ نے شرابیوں اور شراب سے تعلق رکھنے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی
263	شراب (خمر) کا پینا ہر حال میں حرام و ناجائز ہے
263	کچھ لوگ شراب پیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے
264	سودی لین دین کرنے والوں کے لیے سخت و شدید وعید
265	جواری اور شراب کے عادی کے لیے وعید
265	نامحرم عورتوں سے تنہائی میں ملنا منع ہے
265	مستورات کے لیے باریک لباس کی ممانعت
266	مردوں اور عورتوں دونوں کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا منع ہے
266	مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا منع ہے اور مستورات کو جائز ہے
267	بلاوجہ بات بات پر ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے
267	بدکلامی اور فحش گوئی منع ہے
267	جانوروں پر ظلم و زیادتی جائز نہیں ہے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے
268	خودکشی حرام ہے
268	نبد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیش گوئی
269	جب یہ ہوگا تو تمہارا مرنا جینے سے بہتر ہوگا

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت و مغفرت دعا عبادت کا جوہر ہے۔

بندے کی عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب

سے مانگتا رہے تو بہ اور دعا کے آداب

272	اللہ تعالیٰ کی شان رحمت و مغفرت
272	رحمت الہی ہر رات متوجہ نمائش ہوتی ہے
273	رحمت خداوندی سے مایوس کر دینے والے کا انجام
273	اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے
274	دُعا عبادت کا جوہر ہے
274	دُعا نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے
274	دُعا اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز ہے
275	اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت ہی کی دُعا کرنی چاہیے
275	دُعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے
276	حضور اکرم ﷺ کے توسل سے دعا کرنے والے کی آنکھیں روشن ہو گئیں
276	دُعا کے آخر میں آمین کہنی چاہیے
277	دُعا ذوالنون بھی حصول مقصد کے لیے مجرب ہے
277	یا حی یا قیوم کا کثرت سے ورد کرنا ہر مطلب و مقصد کے لیے مجرب ہے
278	مہینہ کانیا چاند دیکھنے کے وقت کی دُعا
278	جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہو

278	فکر و پریشانی کے وقت کی دعائیں
279	کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دُعا کرے
279	لیلة القدر کی خصوصی دُعا
280	باپ، مسافر اور مظلوم کی دُعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے
280	مسلمان بھائی کے لیے حق میں غائبانہ دُعا مستجاب ہے
280	اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دُعا قبول فرماتا ہے مگر دُعا قبولیت تین طرح کی ہوتی ہے
281	بار بار گناہ اور بار بار توبہ، اللہ تعالیٰ پھر بھی غفور رحیم ہے
281	سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
282	حضور اقدس ﷺ باوجود معصوم و مغفور ہونے کے اللہ کے حضور عجز و انکساری اور تعلیم اُمت کے لیے دن میں سو مرتبہ توبہ فرماتے تھے
282	توبہ کا دروازہ آخری سانس تک کھلا رہتا ہے
284	سنتِ مصطفیٰ ﷺ
286	لاکھوں سلام



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ
مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طُرْفَةٍ عَيْنٍ وَتَنَفُّسٍ كُلِّ
نَفْسٍ -



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا عَزِيزُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيزِ الْمُعِزِّ الْأَعَزِّ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْمُعَزَّزِينَ اللَّهُمَّ عَزِّزْنِي بِالْإِيْمَانِ وَحُسْنِ الْعَمَلِ
وَالْعَافِيَةِ الدَّائِمَةِ وَحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَهَبْ لَنَا
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللَّهُ رَبِّي لَا شَرِيكَ لَهُ -



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوةً
دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ -

روشنی

ان اوراق میں :

عقائد و عبادات، سیرت و کردار اور معاملات سے متعلق حضور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعلمین سرور انبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے بعض ارشادات و ہدایات کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو ساری کائنات کے انسانوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں۔

اس روشنی کو اگر ہم اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنا لیں اور انہیں عملی طور پر قبول کر لیں تو ہماری دینی اور دنیوی دونوں زندگیاں سنور سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○



حمد و نعت

اے خدا اے مہرباں مولائے من
 اے انیس خلوتِ شبہائے من
 اے کریم کارسازِ بے نیاز
 دائم الاحسان شہید بندہ نواز
 اے کہ مامتِ راحتِ جان و دم
 اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم
 ہر دو عالم بندہ اکرام تو
 صد چو جانِ من فدائے نام تو
 ماخطا آریم و تو بخشش کنی
 نعرہ انی غفورِ میزنی
 اللہ اللہ زیں طرفِ جرم و خطا
 اللہ اللہ راں طرفِ رحم و عطا
 اے خدا بہر جنابِ مصطفیٰ
 چار یار پاک و آلِ باصفا
 پُرکن از مقصدِ تہی دامنِ ما
 از تو پذیرفتن زما کردن دُعا
 ﴿اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ﴾



مصطفیٰ نور جناب امر گن
آفتاب بُرجِ علم من لدن
معدن اسرارِ علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب
بادشاہِ عرشیان و فرشیان
جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکان
بندگانش حور و غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشانِ فلک
راحتِ دل قامتِ زیبائے او
ہر دو عالم و الہ و شیدائے او
جانِ اسمعیل بر رُوشِ فدا
از دُعا گویاں خلیل و محتبے
وصف او از قدرتِ انساں و راست
حاشِ اللہ این ہمہ تفہیمِ راست
در دو عالم نیست مثلِ آن شاہِ را
در فضیلتِ ہا و در قربِ خدا

﴿اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا
سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاَهَا وَأَدَّأَهَا۔

(ترمذی و ابوداؤد)

حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو سرسبز و شاداب رکھے گا جو میری
(حدیث) سنے پھر اسے یاد کر لے اور محفوظ رکھے اور پھر
دوسروں تک (من و عن) پہنچا دے۔

آپ بھی اس روشنی کو دوسروں تک پہنچائیے۔ خود عمل کیجئے اور اپنے
عزیز و اقارب، دوست و احباب کو ان ہدایات نبوی پر عمل کرنے کی
تلقین کیجئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔

ظہورِ قدسی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا:
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (جمعہ: ۱)

یہ رسول ان کو پاک و صاف کرتے اور ان کو کتاب و حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔ (احمد و بیہقی)

میں تو اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا:

”اے بادشاہ ہم ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے، مردار کھاتے، بدکاریاں
کرتے، ہمسایوں کو ستاتے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا، طاقت والے کمزوروں کو دباتے
تھے..... اسی اثناء میں ایک شخص کریم پیدا ہوئے۔

انہوں نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں، ناحق
خونریزی سے باز آئیں۔ قیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کریں۔
پارسا عورتوں پر جھوٹے الزام نہ لگائیں۔“ (احمد)



انتساب

اپنے جدِ امجد قدوة السالکین زبدة العارفين راس
المحدثين امام المفسرين شيخ المشائخ حضرت علامہ ابو
محمد سيّد محمد دیدار علی شاہ صاحب رضوی قادری
فضل رحمانی قدس سرہ السبحانی..... اور اپنے والدِ محترم
استاذ العلماء امام اہلسنت سيّد المحدثين حضرت علامہ ابو
البركات سيّد احمد صاحب رضوی قادری اشرفی علیہ
الرحمة بانیاں مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف کے
نام..... جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی تبلیغ
و اشاعتِ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن و سنت کی تدریس
اور پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے قیام اور مقام
مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے صرف فرمائی۔

(محمود رضوی)

ضرورت گذارش

کوشش کے باوجود زیروزبر اور ترجمہ کی غلطی ممکن ہے۔ علماء کرام اور
برادرانِ اسلام سے التماس ہے۔ جہاں انہیں کوئی غلطی نظر آئے ضرور
مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کر دیا جائے۔

(صاحبزادہ پیر سید مصطفیٰ اشرف رضوی)

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام

۱۔ نبوت و رسالت انسانیت کی معراجِ کمال ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم و جلیل منصب ہے جس سے بالاتر منصب اور کمال عالم امکان میں نہیں ہے اور انبیاء و مرسلین میں حضور کی ذات اقدس توجہ تکوین کائنات اور سرچشمہ حسنات و برکات ہے اور آپ کے مرتبہ کی عظمت و رفعت اور آپ کے جمال و جلال کا ادراک انسان کی سرحدِ عقل سے باہر ہے۔ آپ کی نبوت عالمگیر اور آپ کی رسالت جہانگیر ہے۔ آپ ہادی عالم اور مزی کائنات ہیں اور تمام بنی نوع انسان کے لیے مبشر و نذیر اور داعی الی اللہ اور رسولِ کل اور ہادی جہان ہیں یعنی جس کا خدا رب ہے حضور اس کے رسول ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت کی آفاقیت کے متعلق رب کائنات کا اعلان ہے:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔

بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے عبدِ خاص پر قرآن اتارا جو سارے جہانوں کے لیے نذیر ہے۔

جیسے مسلمان اور کافر مطیع و نافرمان سب اللہ کے بندے ہیں۔ ایسے ہی تمام کائنات کے انسان اور جن حتیٰ کہ انبیائے سابقین اور ان کی امتیں حضور کی امت ہیں جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا وہ امتِ اجابت ہے اور جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ امتِ دعوت ہے۔ اسی بناء پر حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس ہستی مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو:

مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي۔

تو میری پیروی کے سوا ان کو چارہ کار نہ ہوتا۔

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کے منصب جلیل کے متعلق علامہ ابن تیمیہ اپنی تالیف الصارم المسلمول میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت، حضور کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی۔ حضور کی بیعت کو اپنی بیعت، حضور کے فعل کو اپنا فعل اور حضور کی نطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے۔ جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حق ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور رسول کی عزت اور وقار اور خدا کی عزت اور وقار کی جہت ایک ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امر و نہی۔ اخبار و بیان کے معاملہ میں:

فَأَقَامَهُ اللَّهُ مَقَامَ نَفْسِهِ فِي نَهْيِهِ وَأَمْرِهِ وَأَخْبَارِهِ وَبَيَانِهِ فَلَا
يَجُوزُ الْفَرْقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ۔

حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نائب اور قائم مقام بنایا ہے۔
لہذا مذکورہ بالا امور کی کسی بات میں یہ جائز نہیں ہے کہ خدا اور اس کے
رسول میں فرق کیا جائے۔

اس لیے ایک مسلمان کا یہ دینی و مذہبی فریضہ ہے کہ وہ جب بھی حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے کسی پہلو کو بیان کرنا چاہے تو آپ کے رسول
اللہ ہونے کے منصب جلیل کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

۳۔ دنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے حکم و احکام کی جو کیفیت ہے وہ محتاج
بیان نہیں ہے۔ ان کے احکام کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اگر ان کا کوئی حکم اور فیصلہ کوئی نہ
مانے یا اس پر تنقید کرے یا اپنے دل میں ہی سے غلط سمجھے تو اس کا ایمان سلب ہو جائے۔
لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت اور آپ کی تشریحی حیثیت کی عظمت کا یہ عالم
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر ماحول میں تمام دینی اور دنیوی معاملات میں آپ کی
حاکمیت کو جی جان سے قبول کرنے کو مومن ہونے کی لازمی شرط قرار دیا ہے اور آپ کے
کسی حکم اور فیصلہ سے انکار یا اس پر تنقید یا دل ہی میں اسے غلط سمجھنے کو گمراہی و بے دینی

بتایا ہے۔ سورہ نساء میں ارشاد باری ہے۔

فَلَا رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اے رسول محترم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تمہارا حکم نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ فرمائیں اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے آپ کے فیصلے کو تسلیم کریں۔

یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔ جب کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا تھا۔ جس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب مقتول کے ورثاء نے حضرت عمرؓ کے خلاف دربار نبوت میں استغاثہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر یہ عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمام معاملات میں آپ کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کریں، اور اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرما کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی توثیق فرمادی اور دربار نبوت سے حضرت عمرؓ نے فاروق کا خطاب پایا۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارث سے کرنا چاہا تو حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی نے اپنی عالی نسب اور خاندانی وجاہت کی بناء پر پیغام نکاح کو رد کر دیا۔ اس موقع پر سورہ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔

کسی مرد مومن اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس نکاح کے رد

کردینے کا اختیار حاصل تھا۔ ایک عاقل و بالغ کا نکاح اس کی مرضی و اجازت کے بغیر کر دیا جائے تو وہ باطل محض ہے اور کسی سربراہ مملکت اور حاکم وقت کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ایک عاقل بالغ فرد کے اس اختیار کو ختم کر دے لیکن حضور نبی کریم علیہ السلام کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کا اعزاز و اکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کے اختیار کو رسول کریم کے حکم اور فیصلے کے مقابل بے اختیار قرار دیا اور اس آیت کے نزول کے بعد حضرت زینب برضاء و رغبت حضرت زید سے نکاح کرنے پر راضی ہو گئیں اور انہوں نے حکم رسول کے سامنے صمیم قلب کے ساتھ اپنے سر کو جھکا دیا۔

۴۔ رسول اللہ ہونے کی بناء پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت و سربراہی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت و ریاضت میں بھی مصروف ہو تو عین حالت نماز میں بھی اللہ کے رسول کی آواز پر لبیک کہنا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا لازم و واجب ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ۔

اللہ اور رسول جب تمہیں آواز دیں تو فوراً لبیک کہو۔

اذا دعاکم کا جملہ مطلق ہے اس میں نہ وقت کی قید ہے اور نہ ماحول و زمانہ کی اسی بناء پر مفسرین نے فرمایا کہ نمازی کو بحالت نماز بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا لازم و واجب ہے اور اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کل جہان کے لیے مستقل طور پر مطاع و حاکم، امام و پیشوا بنایا ہے اور مستقل طور پر ہی آپ کی اطاعت کو لازم و واجب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ یُّطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

جس نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی اس نے بڑی مراد کو پالیا۔

وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

جس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں گیا۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسے

عام رکھا گیا ہے۔ کسی قید کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ قرآن نے یہ تصریح اور حصر کیا ہے کہ رسول کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے اور اطاعتِ رسول کے بغیر اطاعتِ خدا ناممکن ہے سورہ نساء میں ارشاد باری ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔

جس نے رسول کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس لیے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول کی آواز پر لبیک کہنا اللہ کی آواز پر لبیک کہنا ہے..... دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نطقِ رسول کو اپنی وحی قرار دیا ہے:

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔

وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وحی سے کہتے ہیں جو ان پر کی جاتی ہے۔

ان ہوا الا میں ہو ضمیر کا مرجع نطقِ رسول ہے یعنی ہر اس بات کو وحی قرار دیا ہے۔ جس پر نطقِ رسول کا اطلاق ہو کیونکہ اگر کسی ایک بات میں یہ شبہ ہو جائے کہ رسول خواہشِ نفس سے بولتا ہے اور اس کا نطق وحی الہی نہیں ہے تو پھر تو رسالت پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ رسول کریم کا نطق وحی الہی ہے۔ اسی بناء پر حدیث بخاری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّي إِلَّا الْحَقُّ۔ (احمد ابوداؤد)

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میری زبان پر حق ہی جاری ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی ان تصریحات پر غور کیجئے کہ اس شان کا حاکم اور اس عظمت کا سربراہ جس کی زبان مرضی الہی کی ترجمان ہو۔ جس کا نطق وحی رحمان ہو۔ جس کا فعل فعل سبحان ہو۔ جس کی بیعت بیعت یزدان ہو جس کی سیرت و صورت تفسیر قرآن ہو اور جس

سے محبت و عقیدت روح ایمان ہو۔ ایسی طیب و طاہر اور معصوم شخصیت عالم امکان میں صرف اور صرف حضور سید المرسلین خاتم النبیین سید کائنات فجر موجودات حضرت محمد ﷺ ہی کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔

۵۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور آپ کی سیرتِ طیبہ و اخلاقِ کریمہ کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ارشاد باری ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اے مسلمانو! تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذاتِ گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔

اسوۂ رسول کی عظمت و اہمیت کو جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں یہ معلوم کیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام اور آپ کے اقوال و اعمال کی دینِ اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ دوم یہ کہ کیا آپ کی زندگی اقدس کے حالات و واقعات محفوظ شکل میں موجود ہیں اور قیامت تک محفوظ شکل میں موجود رہیں گے۔

۶۔ سوال اول کے جواب کے لیے یہ بنیادی بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ نبی علیہ السلام صرف ایک قاصد، پیامبر، ایلچی یا دنیاوی حاکموں کی طرح ایک حاکم اور بادشاہ ہرگز نہ تھے۔ آپ کے منصب کی یہ کیفیت بھی نہ تھی کہ کسی مجلس مشاورت نے آپ کو اسلامی ریاست کا سربراہ منتخب کر لیا تھا یا آپ از خود ذاتی حیثیت میں اس منصب پر فائز ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر اور اس کی ذات و صفات کے مظہر اتم کی ہے۔ آپ مامور من اللہ اور اللہ کے رسول ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت وہی ہے ایسے ہی آپ کا علم و فضل بھی عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں آپ کے منصب جلیل کی نشاندہی کی گئی ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کو مستقل طور پر آمر، ناہی، مطاع اور شارع ہونے کی حیثیت سے پیش کیا گیا اور آپ کی اطاعت کو کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ مطلق رکھا گیا ہے اور یہ تصریح بھی کی

گئی ہے کہ اطاعت رسول ہی اطاعت خدا ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔

جس نے رسول کریم کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

سورہ حشر میں فرمایا:

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوهُ۔ (حشر ۱۵۷)

یہ رسول جو کچھ حکم دیں اسے لے لو جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔

سورہ اعراف میں ارشادِ باری ہے:

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔ (اعراف: ۱۵۷)

وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان

کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزوں کو

حرام کرتا ہے۔

اسی طرح سورہ نحل میں آپ کے شارح کتاب اللہ ہونے کے منصب کا بیان

ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ۔ (نحل: ۷۳)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کیا

ہے کہ لوگوں پر واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔

ان آیات میں قرآن کے امر و نہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ امر و نہی اور تحلیل و تحریم

کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل قرار دیا گیا ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی

ہے۔ دین صرف قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و

عمل اور سیرت کردار اور آپ کا اسوۂ حسنہ بھی اللہ کا دین اور اس کی شریعت ہے جیسے

قرآن مجید کے احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے ایسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کے قول و عمل اور دین سے متعلق آپ کی ہدایات کو تسلیم کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی

ضروری ہے۔

۷۔ رہا یہ سوال کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ محفوظ شکل میں موجود ہے تو قرآن کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی سیرت طیبہ اور آپ کے اقوال و اعمال کا قیامت تک محفوظ و مصون رہنا ضروری ہے۔ آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ سے بھی اس سوال کا جواب ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں حضور کے اسوۃ حسنہ کو زندگی کا لائحہ عمل بنانے کی جو ہدایت دی گئی اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ آپ کی سیرت طیبہ قیامت تک محفوظ شکل میں محفوظ رہے۔ اسی طرح آیت وَاللّٰهُ یُعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

۸۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام شمشیر بکف حضور ﷺ کی حفاظت کے لیے پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرام حسب دستور پہرے پر تھے کہ سورۃ مائدہ کی آیت واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انصرفوا فقد عصمنی اللہ۔ (ترمذی)

لوگو! واپس ہو جاؤ میری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔

اگرچہ آیت کا شان نزول خاص ہے مگر اس کا عموم و اطلاق یہ بتاتا ہے کہ جب جسم نبوی حفاظت خداوندی میں آ گیا تو ذات کے ساتھ صفات نبوی بھی اللہ کی حفاظت میں آ گئیں۔ پس جیسے قرآن حفاظت خداوندی میں آ کر تحریف و تبدیل اور باطل کی آمیزش سے محفوظ و مصون ہے تو ایسے ہی اس آیت کی روشنی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، قول و عمل اور آپ کی سیرت طیبہ اور اسوۃ حسنہ کا اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور حفاظت میں آ کر باطل کی آمیزش سے پاک و صاف رہ کر قیامت تک محفوظ رہنا بھی ضروری و لازمی ہے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ صفحات تاریخ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کے بانیوں کی تصویریں دھندلی ہیں ”زرتشت کے متعلق آج تک

قطعی اور یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس زمانہ اور کس ملک میں پیدا ہوا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے صرف آخری تین سالوں کے کچھ حالات ملتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کے مکمل حالات و واقعات کے بیان سے تاریخ خاموش ہے۔ یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سچے اور برحق انبیاء سابقین کی ہے کہ قرآن مجید اور انجیل کے توسط سے ان نفوس قدسیہ کے کچھ حالات زندگی مجمل طور پر سامنے آجاتے ہیں مگر ان کی مکمل سوانح حیات ایک رازِ سر بستہ ہی ہے..... اس کے برعکس حضور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صرف ایک ایسی ذاتِ گرامی ہے کہ آپ کی سیرت و صورت، اخلاق و کردار، اعمال و افعال آپ کی زبانِ مبارک کا ایک ایک لفظ اور آپ کی حیاتِ مقدسہ کا ایک ایک لمحہ غرضیکہ آپ کی زندگی اقدس کے حالات اپنی تمام جزئیات کے ساتھ محفوظ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے طفیل جن قدسی صفات افراد صحابہ کرام نے آپ کے حالات زندگی محفوظ و مرتب کیے ان میں سے تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کے زندگی کے تمام کوائف ان کا نام و نسب اخلاق و سیرت بھی محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ ان بے زبان جانوروں اور بے جان چیزوں سے بھی دنیا متعارف ہو گئی۔ جنہیں کسی نہ کسی موقع پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے نسبت ہو گئی۔

ایمان و دیانت سے غور کیجئے کہ عالم امکان میں صرف ایک ہی ایسی ہستی ہے جس کی سیرت و صورت، اخلاق و کردار اور جس کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ ہے۔ محفوظ رہنے کی اس کے سوا اور کچھ وجہ نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کا محافظ و نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے ملتِ اسلامیہ کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن حضور سرور کائنات فخر موجودات، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے منصبِ جلیل کو پیش نظر رکھے اور آپ کے اقوال و اعمال اور سیرت و کردار کو اپنا رہنما بنائے اور اپنے تمام دینی و دنیوی، داخلی و خارجی، سیاسی و تمدنی، معاشرتی و سماجی مسائل اور الجھنوں کو حل کرنے میں قرآن اور صاحب قرآن کی حاکمیت و سربراہی کو دل و جان سے قبول کرے۔



صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

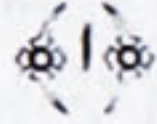
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ



صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر

دُرود و سلام عرض کرنے کی

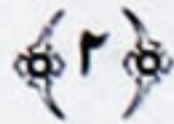
اہمیت و فضیلت



مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور
صلوٰۃ علی النبی سے خالی نہیں ہونی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيَّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ
شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو
لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو
قیامت کے دن یہ ان کے لیے نقصان و حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو
ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔



درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: دعا آسمان اور
زمین کے درمیان ہی رُکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

﴿ ۳ ﴾

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

سب سے زیادہ قریب

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَوةً۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ
درود بھیجنے والا ہوگا۔

﴿ ۴ ﴾

دُرود شریف، بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً
وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَواتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ
عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو
بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس
خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿ ۵ ﴾

بخیل وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ
الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿٦﴾

حل مشکلات کے لیے صرف دُرود شریف کافی ہے

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ، فَقَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ۔ (ترمذی)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود زیادہ بھیجا کروں۔ آپ فرمائیے میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ پر درود کے لیے مخصوص کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی چوتھائی حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی آدھا وقت؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی پھر تو میں اپنی دعا کا سارا وقت ہی آپ پر درود کے لیے مخصوص کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو (تمہارا یہ عمل) تمہاری تمام فکروں اور ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ ختم کر دیئے جائیں گے۔

﴿٧﴾

حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ

ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْسَلَخَ
 قَبْلَ أَنْ يَغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ اذْرَكَ عِنْدَهُ ابْوَاهُ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدُهُمَا لَمْ
 يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 ذلیل و خوار ہووہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوة یعنی
 درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل و خوار ہووہ آدمی جس کے لیے رمضان (مغفرت و رحمت
 والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گزرنے سے پہلے اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو جائے (یعنی
 رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت و خدافرا موٹی میں گزار دے) اور ذلیل ہووہ آدمی
 جس کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک اس کے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ
 (ان کی خدمت کر کے) جنت کا استحقاق حاصل نہ کرے۔

﴿ ۸ ﴾

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ
 يَوْمٍ وَالْبُشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا
 يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدٌ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا
 وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
 تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی اور بشارت کے آثار نمایاں تھے (اس کا
 سبب بیان کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ آج جبرائیل امین آئے اور انہوں نے بتایا کہ
 تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تمہیں یہ بات راضی اور خوش نہ کرے
 گی کہ تمہارا جو امتی تم پر صلوة بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے میں
 اس پر دس سلام بھیجوں گا۔

﴿ ۹ ﴾

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَوَةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ - (نسائي)

حضرت ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا جو امتی خلوص دل سے مجھ پر صلوة بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس صلواتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھاتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔

﴿ ۱۰ ﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے

درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ شَهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ - (طبرانی)

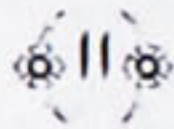
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضرین کا دن ہے۔ اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں میرا جو امتی بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو۔





﴿ ۲ ﴾

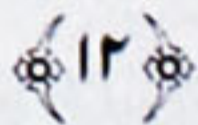
حضور سرور عالم
نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا
منصب و مقام اور آپ کے مرتبہ و
رتبہ کی عظمت و رفعت



ہوئے پہلے سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا

عَنِ الْعَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَاخِرٌ كُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةَ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةَ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي قَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ - (مسند احمد، بیہقی، حاکم، ابن عساکر، صحیح ابن حبان اور شرح السنۃ وغیرہ)

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں تمہیں بتاؤں کہ میری نبوت کے بارے میں پہلی خبر ابراہیم کی دعا تھی اور عیسیٰ کی بشارت تھی اور اس کے علاوہ میری والدہ کا وہ خواب تھا جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کے سبب شام کے محل روشن و منور ہو گئے۔



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک تخلیق آدم سے

چودہ ہزار برس پہلے بارگاہِ الہی میں موجود تھا

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تخلیقِ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔ (قسطانی جلد ۱ ص ۱۰)

﴿۱۳﴾

حضور علیہ السلام کی ذاتِ اقدس نورِ اول ہے۔ حضور کی اولیت حقیقی

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے حضور کے نورِ پاک کو پیدا فرمایا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ قَالَ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ يَرُودُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ۔

الحديث (قسطانی جلد ۱ ص ۹ و بیہقی وغیرہ) و نشر الطیب ص ۱۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے جابر، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کو نورِ الہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرتِ الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔

﴿۱۴﴾

قلم کی اولیت اضافی ہے یعنی قلم کی پیدائش حضور کے

نور کے بعد اور ساری کائنات سے پہلے ہے

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ

قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اَكْتُبِ الْقَدْرَ فَكُتِبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْآبِدِ - (ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔

پھر اسے فرمایا کہ لکھ۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قدر تحریر کر۔ پس

اس نے جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ پہلے آبد تک ہونے والا تھا سب لکھ دیا۔

﴿۱۵﴾

حضور علیہ السلام اس وقت وصف نبوت سے موصوف ہو چکے تھے

جب کہ آدم رُوح و جسم کے مرحلے میں تھے

عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ الْفَجْرِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ -

(احمد بن حنبل، حاکم، بخاری، ابو نعیم، طبرانی، ابن سعد)

حضرت میسرہ، ابن ابی الجعد اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت

ہے:- میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم رُوح اور جسم کے مرحلے میں تھے۔

﴿۱۶﴾

حضور علیہ السلام اس وقت نبی تھے جب کہ
آدم روح و بدن کے درمیان تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ
وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ۔ (ترمذی، حدیث حسن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نبوت کے شرف سے کب بہرہ ور کیا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام
نے فرمایا۔ اس وقت سے جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ان کی تخلیق
بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔

﴿۱۷﴾

حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم ہوگئی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا
نَبِيَّ بَعْدِي۔ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

﴿۱۸﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِمَ بِي
الرُّسُلُ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔

﴿ ۱۹ ﴾

عَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينِهِ۔

(شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پتلا اس وقت تیار نہیں ہوا تھا)۔

﴿ ۲۰ ﴾

میری اُمت میں کم و بیش ۳۰ جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہوں گے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي
كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ (رواه مسلم)
حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آئندہ میری اُمت میں تیس سخت جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿ ۲۱ ﴾

یہ اُمت آخری اُمت ہے اور سب سے بہتر اُمت

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مَرْفُوعًا تَكْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُونَ أُمَّةً
نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا۔ (رواه ابن ماجہ والدارمی کذا فی اللزج ۶ ص ۲۳۲، ورواه
الترمذی وقال ہذا حدیث حسن)۔ (المشکوٰۃ ص ۵۸۴)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد حکیم اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ستر اُمتیں پوری ہو جائیں گی۔ ہم ان سب سے

آخر اور سب سے بہتر ہوں گے۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

﴿۲۲﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ آخِرُ الْأُمَّمِ
وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ۔ آيِنَ الْأُمَّةِ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيَّهَا فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم سب سے
آخری امت ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ پکارا جائے گا امت
امیہ اور ان کے نبی کہاں ہیں؟ اس لیے گو ہم سب سے آخر میں ہیں مگر (قیامت کے
دن) سب سے پہلے ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

﴿۲۳﴾

یہ امت آخری امت ہے مگر قیامت کے دن سب سے پہلی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
قَرَّبَنِي رَبِّي تَعَالَى حَتَّى كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لِقَابٌ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ يَا حَبِيبِي يَا
مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ قَالَ هَلْ غَمَّكَ إِنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِيِّينَ قُلْتُ لَا يَا
رَبِّ قَالَ حَبِيبِي هَلْ غَمَّ أُمَّتِكَ إِنْ جَعَلْتُهُمْ آخِرَ الْأُمَّمِ قُلْتُ يَا رَبِّ لَا قَالَ أَبْلِغْ
عَنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي جَعَلْتُهُمْ آخِرَ الْأُمَّمِ۔

(رواہ الخطیب والدیلی۔ الكنز ج ۱ ص ۱۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب
شب معراج میں مجھے آسمان پر لے گئے تو میرے پروردگار نے مجھے قریب بلایا اور بہت
قریب بلایا اور کہا۔ اے میرے حبیب، اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں اے
پروردگار۔ ارشاد ہوا۔ اگر ہم تمہیں آخر النبیین بنا دیں تو تم ناخوش نہ ہو گے۔ میں نے

عرض کیا اے پروردگار نہیں۔ پھر ارشاد ہوا اگر تمہاری امت کو آخری امت بنا دیں تو وہ ناخوش تو نہ ہوں گے۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے ان کو آخری امت بنا دیا ہے۔ (کنز العمال)

﴿۲۴﴾

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ
وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسْجِدِ الْأَنْبِيَاءِ۔ (رواہ الدیلمی وابن الفجار والبرزار، الكنز)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔
(دیلمی، بزار)

﴿۲۵﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔
(رواہ مسلم والنسائی ولفظہ خاتم الانبياء وخاتم المساجد)
حضرت عبد اللہ ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہ کو یہ
کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب انبیاء کے آخر میں
ہوں اور میری مسجد بھی اب آخری مسجد ہے۔ یعنی انبیاء کی بنائی ہوئی مسجد میں آخری مسجد
ہے۔ (مسلم و نسائی)

پیچھے آنا ہے تری ختم نبوت کی دلیل

اور سایہ کا نہ ہونا تری یمتائی ہے

محبت و عقیدتِ رسول کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّكَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ - (بخاری)

عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ عمر کا ہاتھ میں ہاتھ لیے ہوئے تھے۔ عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک تم کو میں اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمر نے عرض کی حضور! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اب تم مومن بھی ہو گئے۔

﴿۲۷﴾

حضور اقدس ﷺ سے سچی محبت کر نیوالا جنت میں حضور کے ساتھ ہوگا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ -

(رواہ البخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا قیامت کے لیے تو نے کیا تیار کر رکھا

ہے؟ اس نے عرض کیا۔ نہ بہت سی نمازیں ہیں۔ نہ روزے اور نہ صدقے۔ ہاں ایک بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر (قیامت میں) تو ان کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تجھے محبت ہے۔

﴿۲۸﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا
نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔
(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ”قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان
ہے۔ اس امت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی (یا کوئی اور مذہب رکھنے والا) میری خبر سن
لے (یعنی میری نبوت کی دعوت اس کو پہنچ جائے) اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے
ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا۔

﴿۲۹﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى
أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ (رواہ البخاری و مسلم)
حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”تم میں سے
کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور سب لوگوں
سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔

﴿ ۳۰ ﴾

لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ہر معاملہ میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیتِ مطلقہ کو تسلیم نہ کر لیں

عَنْ ضَمْرَةَ فَإِنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى
لِلْمُحِقِّ عَلَى الْمُبْطِلِ فَقَالَ الْمُقْضَى عَلَيْهِ لَا أَرْضَى فَقَالَ صَاحِبُهُ فَمَا تُرِيدُ
قَالَ أَنْ نَذْهَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَذَهَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ الَّذِي قَضَى لَهُ قَدْ
اخْتَصَمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنْتُمْ أَعْلَى
مَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى صَاحِبُهُ أَنْ يَرْضَى فَقَالَ نَاتِي عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ فَقَالَ الْمُقْضَى لَهُ قَدْ اخْتَصَمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَضَى لِي عَلَيْهِ فَأَبَى أَنْ يَرْضَى فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَذَلِكَ فَدَخَلَ
عُمَرُ مَنْزِلَهُ وَخَرَجَ وَالسَّيْفُ فِي يَدِهِ قَدْ سَلَّهُ فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ الَّذِي أَبَى أَنْ
يَرْضَى فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةَ - (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ضمرة کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص اپنا جھگڑا
لے کر آئے۔ آپ نے جو سچا تھا اس کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف
فیصلہ ہوا تھا وہ بولا کہ میں تو اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کے رفیق نے کہا تو اب اور
کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا۔ آؤ ابوبکر صدیقؓ کے پاس چلیں۔ دونوں روانہ ہو گئے اور
جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا۔ اس نے رونداد مقدمہ بیان کی کہ ہم اپنا جھگڑا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں
فیصلہ فرما دیا ہے۔ (یہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(رونداد مقدمہ سنے بغیر کہا) تمہارا فیصلہ وہی رہے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے
ہیں۔ اس کے بعد بھی اس کے رفیق نے رضامندی سے انکار کیا اور کہا اچھا عمر بن الخطاب

کے پاس چلیں۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا۔ مگر یہ شخص راضی نہیں ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت کیا، کیا واقعہ اسی طرح ہے۔ اس نے کہا اسی طرح ہے۔ یہ سن کر وہ اندر تشریف لے گئے اور ہاتھ میں تلوار کھینچے ہوئے باہر تشریف لائے اور جو شخص آپ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا تھا اس کا سر اڑا دیا۔ اس پر یہ آیت اتر آئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ اِلَّا - آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اے رسول تیرے رب کی قسم۔ یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تمہارا حکم نہ مان لیں۔ (سورۃ نساء آیت ۶۵)

﴿۳۱﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے

صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کی کیفیت

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حِينَ وَجَّهَهُ قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْقَضِيَّةِ وَرَأَى مِنْ تَعْظِيمِ أَصْحَابِهِ لَهُ مَا رَأَى أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا ابْتَدَرُوا وَضُوئَهُ وَكَادُوا أَنْ يَقْتُلُوا عَلَيْهِ وَلَا بَصَقَ بُصَاقًا وَلَا تَنَحَّمَ نُخَامَةً إِلَّا تَلَقَّوْهَا بِأَكْفِهِمْ فَذَلِكُمْ أَوْبَاهَا وَجُوهَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلَّا ابْتَدَرُوهَا وَإِذَا أَمَرَهُمْ بِأَمْرٍ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَكَلَّمْ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَلَا يَحْدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي جِئْتُ كِسْرَى فِي مُلْكِهِ وَقِيَصَرَ فِي مُلْكِهِ وَالنَّجَاشِيَّ فِي مُلْكِهِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا فِي قَوْمٍ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ۔ (بخاری)

ساتویں سال جب قریش نے عروہ بن مسعود کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صلح کی گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے آپ کے صحابہ کی حیرت انگیز تعظیم کا جو نقشہ دیکھا وہ

ذیل کے الفاظ میں بیان کیا کہ حضور علیہ السلام وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی پر خلقت اس طرح ٹوٹ پڑتی ہے کہ اب ان میں جنگ ہوئی اور جب آپ کا بلغم یا تھوک گرتا ہے تو ہاتھوں ہاتھ لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے ہیں۔ جب ان کا کوئی بال گرتا ہے تو جلدی سے اس کو لپک لیتے ہیں۔ جب آپ کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو ان پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ کوئی شخص نظر بھر کر ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ عروہ جب واپس ہوا تو اس نے کہا اے گروہ قریش میں نے کسریٰ و قیصر اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی رعایا کے درمیان ایسا باعظمت نہیں دیکھا۔ جیسا اپنے رفقاء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

﴿۳۲﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔ (رواه مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سر مبارک سے گرے۔ وہ کسی کے ہاتھ آئے۔

﴿۳۳﴾

حضور علیہ السلام نے اپنے موئے مبارک لوگوں کو بطور تبرک تقسیم فرمائے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنْهُ فَاتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِئْتَيْ وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقُ شِقَّةَ الْيَمَنِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ إِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَقْسِمُ بِبَيْنِ النَّاسِ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام منیٰ تشریف لائے۔

جمرات کی رمی فرمائی۔ پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور قربانی دی۔ پھر حجام کو بلایا۔ اس نے آپ کے سیدھی طرف کے بال مونڈھے۔ پھر آپ ﷺ نے ابو طلحہ انصاری کو بلا کر اپنے موئے مبارک ان کو دے دیئے۔ پھر حجام نے بائیں طرف کے بال مونڈھے حضور علیہ السلام نے ابو طلحہ کو وہ بال (بھی) عطا فرمائے اور فرمایا۔ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

﴿۳۴﴾

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کے

موئے مبارک کی برکت سے ہر معرکہ میں فتح ہوتی تھی

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلْتُهَا فِي هَذِهِ الْقَلَنْسُورَةِ فَلَمْ أَشْهَدْ قِتَالًا وَهِيَ مَعِيَ إِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ۔ (حاکم، ابن سعد، ابو یعلیٰ، بیہقی)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی (پیشانی) کے بال اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ تو میں جس معرکہ میں جاتا ہوں یہ بال (میری ٹوپی) میں ہوتے ہیں اور انہیں کی برکت سے مجھے فتح ہوتی ہے۔ (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

﴿۳۵﴾

حضور علیہ السلام کے ایک بال کی بھی بے ادبی

کر نیوالے پر جنت حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخِذُ شَعْرَةً يَقُولُ مَنْ أَذَى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِي فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

(جامع صغیر ص ۴۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے تھے کہ جس نے

میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔
 ہم یہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
 سایہ افکن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

﴿۳۶﴾

صحابہ کرام کے دلوں میں حضور کے موئے مبارک کی قدر و قیمت
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ بِحُلُقُهُ
 وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔

(رواہ مسلم فی حدیث طویل)

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر
 مونڈ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ
 کے سر مبارک سے گرے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پڑ جائے۔

﴿۳۷﴾

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت

لَا تَكُونُ شَعْرَةٌ مِنْهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۹)
 حضرت محمد بن سیرین نے فرمایا۔ حضور کا ایک موئے مبارک ہمیں دنیا و ما فیہا سے زیادہ
 عزیز ہے۔

﴿۳۸﴾

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب،

معجزات و خصائص اور آپ کے مرتبہ و مقام کی عظمت کی ایک جھلک
 عَنْ سَلْمَانَ..... قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ

إِنْ كُنْتُ اصْطَفَيْتُ آدَمَ فَقَدْ خَاطَبْتُ بِكَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ مِنْكَ
عَلَىٰ - (خصائص ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کا پروردگار کہتا ہے۔ اگر میں نے آدم کو صغی اللہ کا خطاب دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے (خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے) اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔

﴿۳۹﴾

حضور علیہ السلام کا ذکر خدا کا ذکر ہے

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
جَعَلْتُ تَمَامَ الْإِيمَانِ بِذِكْرِكَ مَعِيَ وَقَالَ أَيْضًا جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِي فَمَنْ
ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي - (شفا شریف، ص ۱۲)

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے۔ پس جس نے تمہارا ذکر کیا، اس نے میرا ذکر کیا۔

﴿۴۰﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

آتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ تَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ
قَالَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ - (زرقانی علی المواہب ودر منشور ۶ ص ۳۶۴)

میرے پاس جبریل امین آئے اور کہا بیشک آپ کا رب فرماتا ہے کہ (اے جیب) تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسا بلند کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے۔ فرمایا

کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔

﴿۴۱﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بے مثال بشر ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيُكُمْ مِثْلِي إِنِّي آبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي۔ (بخاری ص ۲۶۳ ج ۱، مسلم ص ۳۵۲، مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ تو ایک شخص نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!؟ آپ تو دن رات پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے مثل کون ہے تم میں۔ بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

﴿۴۲﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي آبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي۔

(بخاری ص ۱۰۸۴، ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے (صحابہ سے) فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے در پے روزے مت رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ حضور تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

﴿ ۲۳ ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن و جمال بے مثل و بے مثال
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنُورَهُمْ لَوْ نَأْتَى لَمْ يَصِفُهُ وَاصِيفٌ قَطُّ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرْقُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّلُوءِ۔

(زرقانی علی المواہب ص ۲۲۵)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام
لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے بھی آپ کی توصیف کی۔
اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں
معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

﴿ ۲۴ ﴾

چاندنی رات میں حضور علیہ السلام کے حُسن و جمال کی کیفیت
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ إِضْحِيَّانَ
وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَالْيَ الْقَمَرَ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ
الْقَمَرِ۔ (ترمذی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ ص ۵۱۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چاندنی رات تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
حلہ حمراء اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور کے چہرہ انور کو۔
بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ حضور چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب

میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

﴿۲۵﴾

بچپن میں حضور علیہ السلام چاند سے گفتگو فرماتے تھے

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَانِي إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِكَ إِمَارَةً نُبُوتِكَ رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاجِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأَصْبِعِكَ فَحَيْثُ أَشْرْتَ إِلَيْهِ مَا لَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِمُنِي عَنِ الْبُكَاءِ وَأَسْمَعُ وَجِبَّتَهُ حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ-

(بیہقی، ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۵۳)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب کہ وہ عرش الہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

﴿۲۶﴾

حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ-

(ترمذی مشکوٰۃ ص ۵۱۸)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا آفتاب آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے۔

﴿۲۷﴾

حسینا نانِ عالم میں سب سے حسین

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خُلُقًا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف ص ۲ ص ۲۵۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صورت و سیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

﴿۲۸﴾

حضور اقدس ﷺ کا حسن و جمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفُهُ وَاصِفٌ قَطُّ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرْقُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّلُوءِ۔ (زرقانی علی المواہب ص ۳ ص ۲۲۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے آپ کی توصیف کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

﴿۲۹﴾

حضور کا چہرہ اقدس چاند کا ٹکڑا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسرور و شادماں ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔

﴿۵۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب خندہ فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَحِكَ يَتَلَا لَوْءُ فِي
الْجُدْرِ - (خصائص الكبرى ص ۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ فرماتے تو
دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں جن سے درود یوار روشن ہو جاتے۔

﴿۵۱﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک جاتا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ فِي طَرِيقٍ مِنْ
طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَجَدُوا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيبِ وَقَالُوا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ - (دارمی، بیہقی، ابو نعیم، بزار، ابو یعلیٰ، دلائل النبوت ص ۳۸۰،
خصائص ص ۶۷، زرقانی ص ۲۲۳)

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ
منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری راہگزر کی ہے

﴿۵۲﴾

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم سے درو بام روشن و منور ہو جاتے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَخِيطُ فِي السِّحْرِ فَسَقَطَتْ مِنِّي الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ

أَقْدِرُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتْ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُورٍ وَجْهَهُ فَأَخْبَرْتُهُ۔ (ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۶۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں بوقت سحر کچھ سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ ہر چند تلاش کی مگر اندھیرے کی وجہ سے نہ ملی۔ پس حضور ماہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے رُخ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو گیا اور سوئی چمکنے لگی تو مجھے اس کا پتہ چل گیا۔

﴿۵۳﴾

پسینہ مبارک کی بے نظیر خوشبو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَاً قَطُّ وَلَا عِطْراً كَانَ أَطِيبُ مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کبھی کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

﴿۵۴﴾

حضور علیہ السلام کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۴۰)

امام بخاری و مسلم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ حدیبیہ میں پانی نہ رہا۔ لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ صحابہ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ سرکارِ پانی نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام نے اپنا دستِ اقدس چھاگل میں ڈالا تو انگشت ہائے مبارک

سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ اس پانی سے سیراب ہو جاتے مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے۔
انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

﴿۵۵﴾

حضور علیہ السلام کے لعاب مبارک سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی
عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ أَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلُو مِنِّي مَاءً
فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ثُمَّ مَجَّ فِي الْبُئْرِ فَفَاحَ مِنْهُ مِثْلُ رَائِحَةِ الْمِسْكِ۔
(ابن ماجہ، احمد بیہقی، ابو نعیم، خصائص ص ۶۱، زرقانی ص ۹۶)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول
میں پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے پیا اور کلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا تو اس
میں سے مشک کی سی خوشبو آنے لگی۔

﴿۵۶﴾

حضور علیہ السلام کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ تھا
عَنْ ذُكْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ
وَلَا قَمَرٍ۔ (اخراج الحکیم الترمذی)
حضرت ذکوان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کی چاندنی اور سورج کی
روشنی میں سایہ نہیں (دکھائی) دیتا تھا۔ (خصائص کبریٰ ص ۶۸ ج ۱)

﴿۵۷﴾

حضور علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں، دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا

يَنَامُ قَلْبِي - (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (خصائص کبریٰ ص ۶۹ ج ۱)

﴿۵۸﴾

حضور علیہ السلام کے لیے اندھیرا حجاب نہیں بنتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى فِي الظُّلْمَاءِ كَمَا يَرَى فِي الضُّوءِ - (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام اندھیرے میں ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے اُجالے میں۔ (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۱)

﴿۵۹﴾

حضور علیہ السلام کا کف دست ریشم و دیباچ سے زیادہ نرم تھا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ دِيْبَاچَةً وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ وَلَا عُنْبِرَةً أَطِيبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (بخاری ص ۲۶۳ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم اور دیباچ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی مشک و عنبر وغیرہ کی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔

﴿۶۰﴾

حضور اقدس ﷺ کا جسم مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار

حضرت حُجَيْفَةُ اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف

لائے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ
فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

(بخاری ص)

تو لوگوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے میں
نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ
خوشبودار تھا۔

﴿ ۶۱ ﴾

جسم نبوی وفات کے بعد بھی خوشبودار تھا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّبِي جُمُعُ أَكْلُ وَأَتَوَضَّأُ مَا يَذُوبُ رِيحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي۔

(بیہقی)

ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور نبی کریم
کے سینہ اقدس پر رکھا جس دن آپ نے وفات پائی۔ اس کے بعد مجھ پر کئی جمعے (ہفتے)
گزر گئے۔ کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں مگر میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو (جو
حضور کے سینہ مبارک پر رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی) نہیں جاتی۔

واہ اے عطرِ خداداد مہکنا تیرا

﴿ ۶۲ ﴾

شاگردِ رشید حق تعالیٰ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبِنِي رَبِّي

فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي۔ (جواہر البحار ج ۱ ص ۶۷۳، ص ۴۹۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے میرے رب نے پڑھایا اور بہترین تعلیم دی۔

ایسا امی کس لیے منت کش استاد ہو

کیا کفایت اس کو اقرأ اور بک الاکرم نہیں

﴿۶۳﴾

حضور علیہ السلام دُنیا کی ہر چیز کو جانتے ہیں

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ
وَعَرَفْتُ۔ (ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو دُنیا کی ہر چیز مجھ پر ظاہر ہو گئی اور میں نے سب کو پہچان لیا۔ (مشکوٰۃ ۷۲)

﴿۶۴﴾

حضور کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْنَ قِبَلَتِي دَهْلُهَنَا
فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاءُكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہے۔ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا نہ خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

﴿ ۶۵ ﴾

حضور نے ایک مجلس میں جو ہو گیا اور جو آئندہ ہوگا سب کو بیان فرمادیا
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ آئِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا۔ (مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پھر حضور علیہ السلام منبر پر
جلوہ فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو اس خطبہ میں حضور نے
ہمیں اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا۔ سب کی خبر دے دی۔ تو ہم لوگوں میں
سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جسے حضور کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔

(مسلم جلد دوم ص ۳۹۰)

﴿ ۶۶ ﴾

حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان

کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ
فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّْ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ۔ (رواه الدارمی)

حضرت عبدالرحمن بن عائش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ملائکہ کن امور میں
سرگرمی سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ
نے اپنا قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی

دونوں چھاتیوں میں محسوس کی۔ بس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ (مشکوٰۃ، دارمی)

﴿۶۷﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ہر مسلمان کے

سلام کا جواب دیتا ہوں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا (یعنی میری روح جو مشاہدہ حق میں ہوتی ہے۔ اس کی توجہ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے والے کی طرف ہو جاتی ہے) پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿۶۸﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم جو چاہو مجھ سے پوچھو، جواب دوں گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَضْبَانٌ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ يَوْمَ الْيَوْمِ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ وَنَحْنُ نَرَىٰ أَنَّ جِبْرَائِيلَ مَعَهُ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس وقت آپ پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دے کر فرمایا۔ آج

تم مجھ سے جو سوالات کرو گے میں تم کو جوابات دوں گا۔ یہ کہتا ہے کہ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ہاتھ ساتھ ہیں۔ اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ (ابویعلیٰ)

﴿۶۹﴾

حضور علیہ السلام نے اس دنیا میں جنت کو دیکھا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ صَلَوةِ الْكُسُوفِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ نَكَعَكْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهَا مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ اسی مقام پر آپ نے کسی چیز کے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے (یہ کیا بات تھی) فرمایا میں نے جنت دیکھی تو یہ ارادہ کیا تھا کہ اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر دوزخ دیکھی تو ایسا خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا جیسا آج دیکھا تھا۔ (بخاری و مسلم)

﴿۷۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں جو سب

کی حد نظر سے باہر ہے اور وہ سنتے ہیں جو کوئی نہیں سنتا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَلَبُ السَّمَاءَ وَحَقٌّ لَّهِ أَنْ تَأْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَ مَلِكٌ وَاصِعٌ جِبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا۔ (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں وہ وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچر کر رہا ہے اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کہیں چار انگشت برابر بھی ایسی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو۔ (ترمذی)

﴿ ۷۱ ﴾

اُس دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے حضور علیہ السلام

اسے کفِ دست کی طرح دیکھ رہے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَاللَّيْلُ مَا هُوَ كَأَنَّ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هَذِهِ۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے جب میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تاقیامت ہونے والا ہے۔ سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کی طرف۔ (زرقانی ج ۷ ص ۲۳۳)

﴿ ۷۲ ﴾

حضور علیہ السلام کی آنکھوں کیلئے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ

توجہ صرف سامنے کی طرف سمجھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں پس پشت سے دیکھتا ہوں۔

﴿۷۳﴾

اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ دیا تو حضور علیہ السلام

نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ (رواه مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے زمین کے مشرق کو بھی دیکھ لیا اور زمین کے مغرب کو بھی دیکھ لیا۔ (رواه مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

﴿۷۴﴾

نبی علیہ السلام نے ابتداءِ آفرینش سے دخولِ جنت

و نارتک کے حالات و واقعات بیان فرمادیئے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم لوگوں (کے جمع) میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتداءِ آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری ص ۴۵۳، ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

﴿ ۷۵ ﴾

حضور علیہ السلام نے مجلس واحد میں قیامت تک

ہونیوالے تمام حوادث و واقعات بیان فرمادیئے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حِفْظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔ (ابوداؤد)

ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار عصر کے بعد خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جو جو حوادث قیامت تک ظہور میں آنے والے تھے وہ سب بیان فرمادیئے۔ جس نے یاد کر لیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (ابوداؤد)

﴿ ۷۶ ﴾

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و رویت کی وسعت

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَدْرِي أَنِّي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْنَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (آج سے) دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنہ انگیز لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے ساتھیوں کی تعداد تین سو سے زائد ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام، ان کے باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتا دیا۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ ص ۴۶۳)

﴿ ۷۷ ﴾

نبی کریم علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونے والے

فتنوں کے قائدوں کے نام بیان فرمادیئے

عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسِي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَةٍ إِلَيَّ أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثِمِائَةَ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میرے رفقاء فی الواقع بھول چکے ہیں یا وہ تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے خاتمہ تک فتنوں کا کوئی ایسا سرغنہ نہیں چھوڑا جس کی جماعت تین سو یا اس سے اوپر پہنچ چکی ہو مگر اس کا اور اس کے باپ اور قبیلہ کا نام لے لے کر ہم کو بتا دیا۔ (ابوداؤد)

﴿ ۷۸ ﴾

معرکہ بدر میں صحابہ کرام کی جاں نثاری کا ایک منظر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی سے قبل ہی صحابہ کو

یہ بتا دیا کہ زمین کے اس حصہ پر فلاں شخص جاں توڑتا ہوا پایا جائے گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَّغْنَا فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاَنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ مَوْضِعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے لشکر کشی کی خبر ملی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیں تو ہم ابھی ڈال دیں گے اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہم پرک الغماد تک اپنے گھوڑے دوڑا کر ان کے پتے پانی کر ڈالیں تو ہم یہ بھی کر گزریں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلنے کے لیے بلایا۔ لوگ چل پڑے۔ یہاں تک کہ بدر کے میدان میں آ کر مقیم ہو گئے۔ آپ یہاں زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتاتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں مشرک مقتول ہو کر گرے گا اور یہاں فلاں گرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ (سب اسی جگہ مقتول ہوئے اور) ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کی مقرر کردہ جگہ سے ذرا کہیں علیحدہ گرا ہو۔ (مسلم)

﴿۷۹﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

ہر حال میں حق ہی نکلنا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ كُنْتُ اُكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَيْتَنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابَةِ فَذَكَرْتُ۔

ذَلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَأَ بِاَصْبَعِهِ اِلَى فِيهِ فَقَالَ اُكْتُبُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔ (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کچھ حضور علیہ السلام سے سنتا لکھ لیتا۔ قریش نے مجھ سے کہا۔ حضور سے سنی ہوئی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ ممکن ہے حضور کبھی

غصہ و غضب کی حالت میں ہوں۔ مگر میں لکھتا رہا اور اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکھو اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا کی قسم اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

﴿۸۰﴾

حضور علیہ السلام مالکِ شریعت ہیں

عَنْ نَصْرِبْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ عَلَىٰ أَنْ لَا يُصَلِّيَ إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

(رواہ احمد و سندہ جید و جہالتہ الصحابی لا تضر)

نصر بن عاصم لیشی اپنے خاندان کے ایک شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو نمازیں پڑھا کریں گے تو حضور نے ان کی اس شرط کو بھی قبول فرمایا۔

﴿۸۱﴾

حج عمر میں ایک بار ہی فرض ہے۔ اگر حضور علیہ السلام

ہاں کہہ دیتے تو ہر سال فرض ہو جاتا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبْتُ. (احمد ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔

(ترمذی ابواب الحج ص ۱۶۸)

﴿ ۸۲ ﴾

حضور علیہ السلام کی قرابت دنیا و آخرت میں نافع ہے
 عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي۔ (جوہر ج ۱ ص ۳۲۱) (صواعق محرقہ ص ۹۵)
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ
 قیامت تمام قرابتی و نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے قرابتی و نسبی رشتوں
 کے۔ (صواعق)

﴿ ۸۳ ﴾

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي وَأُمَّتِي وَبِكِي فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 يَا جِبْرَيْلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمُ فَسَلُهُ مَا يُبْكِيهِ فَآتَاهُ جِبْرَيْلُ فَسَأَلَهُ
 فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِجِبْرَيْلُ اذْهَبْ إِلَى
 مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سُرُضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی اور اس دعا میں بحضور رب العالمین
 روئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو حکم دیا۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور
 رونے کا سبب پوچھو۔ حضور نے فرمایا۔ میرے رونے کا سبب فکرِ امت ہے۔ اس پر اللہ
 تعالیٰ نے بذریعہ جبرئیل فرمایا جبرئیل ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو۔
 تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں کریں
 گے۔ (مسلم)

﴿ ۸۴ ﴾

کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

سائل ہوا ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ هِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقَالَ يَوْمًا يَا رَبِيعَةُ سَلْنِي فَأُعْطِيكَ (مسلم) قَالَ فَقُلْتُ أَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

(مسلم، ابوداؤد، طبرانی، ابن ماجہ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا)۔ ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی۔ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

مالک کوثر ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿ ۸۵ ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سائل کو نفی میں جواب نہیں دیا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے جواب میں نہیں فرمایا ہو۔

﴿۸۶﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے مستجاب کو
بخشش امت کے لیے محفوظ رکھا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوْنَ بِهَا وَارِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شِفَاعَةً لِأُمَّتِي
فِي الْآخِرَةِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ہر نبی کے لیے ایک دعاء مستجاب ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعا مستجاب کو اٹھا رکھا ہے۔
اپنی امت کی شفاعت کے لیے آخرت میں۔ (بخاری)

﴿۸۷﴾

حضور علیہ السلام سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور

سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ روزِ محشر تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا۔ قبر پھٹ
کر جو سب سے پہلا شخص باہر آئے گا وہ میں ہوں۔ جو نبی سب سے پہلے مخلوق کی
شفاعت کرے گا وہ میں ہوں اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی وہ میں
ہوں۔ (مسلم شریف)

﴿ ۸۸ ﴾

قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ

کھلوانے کے لئے حضور دستک دینگے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔ (رواه مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں جس نبی کے ماننے والے سب سے زیادہ ہوں گے وہ میں ہوں اور جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دیگا وہ میں ہوں۔

﴿ ۸۹ ﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... قیامت کے دن پرچم حمد میرے

ہاتھ میں ہوگا۔ اولین و آخرین میرے جھنڈے تلے ہونگے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِيَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔

(رواه الترمذی)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔ حمد و ثناء کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بھی کوئی فخر نہیں اور اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا جتنے رسول ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلا شخص جو زمین پھٹ کر باہر آجائے گا وہ میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔

﴿ ۹۰ ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اذنِ شفاعت حاصل ہو گیا ہے
 عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَانِي آتٍ مِنْ
 عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
 الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)
 حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لایا اس میں میرے
 رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں کوئی ایک بات اختیار کر لوں۔ یا یہ کہ اللہ
 تعالیٰ میری نصف امت کو جنت میں داخل فرمائے، یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے۔ تو
 میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس حال
 میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

﴿ ۹۱ ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبیرہ گناہوں کے مرتکب

افراد کی بھی شفاعت فرمائینگے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔
 (رواہ الترمذی و ابوداؤد و رواہ ابن ماجہ عن جابر)
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری
 شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے
 ہیں۔ (ترمذی)

﴿ ۹۲ ﴾

روز قیامت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ۔ (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے بہرہ مند وہی ہوں گے جنہوں نے خلوص قلب سے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ (بخاری)

﴿ ۹۳ ﴾

انبیاء، علماء اور شہداء شفاعت کریں گے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ أَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔ (رواه ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ (خصوصیت سے) شفاعت کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام، پھر دین کا علم رکھنے والے علماء اور پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

﴿ ۹۴ ﴾

ساتوں آسمانوں اور ساق عرش پر حضور کا نام لکھا ہوا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِسَّمَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُ اسْمِي فِيهَا مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ (بزار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج) جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے گزرا اس پر محمد

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

﴿۹۵﴾

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - (ابن عساکر)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میں نے ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا دیکھا۔ (خصائص کبریٰ ج ۷ ص ۷)

﴿۹۶﴾

جنت کی ہر چیز پر حضور علیہ السلام کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا ہے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - (ابن عباس)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جنت کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے۔

﴿۹۷﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ وَلَا وَرَقَةٌ إِلَّا مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -
(ابو نعیم فی الحلبہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ سید عالم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کا کوئی درخت کوئی پتہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ لکھا ہو۔

﴿ ۹۸ ﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا

ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے قبل بعثت سلام عرض کرتا تھا۔ بیشک اب ابھی میں اس کو

پہچانتا ہوں۔

چاند شق ہو پیٹر بولیں، جانور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے،

﴿ ۹۹ ﴾

حضور علیہ السلام جس درخت یا پتھر کے قریب سے گذرتے

وہ آپ کو سلام و صلوات عرض کرتا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (دارمی مشکوٰۃ ص ۵۴۰ ترمذی ج ۲ ص ۲۰۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، الکریم فرماتے ہیں، میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضور ﷺ کسی طرف روانہ ہوئے۔ تو جس پتھر اور درخت نے بھی آپ کا استقبال کیا تو یوں عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

﴿۱۰۰﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے خزانوں کی

کنجیاں عطا فرمادی ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيْتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ جَاءَنِي بِهَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ قَطِيعَةٌ مِنْ سُندُسٍ -

(خصائص کبریٰ ص ۱۱۵/۲ زرقانی علی المواہب ص ۲۶۰/۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں۔ جبریل امین ان کو ابلق گھوڑے پر رکھ کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر ڈالی ہوئی تھی۔

﴿۱۰۱﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو زمین کے خزانے عطا فرمادیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ - (بخاری ص ۱۰۴۲/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں زمین کے تمام خزانے دیا گیا ہوں اور وہ میرے ہاتھ پر رکھ دیئے گئے۔

﴿۱۰۲﴾

حضور علیہ السلام کا معجزہ شق القمر

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَالُوا رَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُرِيَهُمْ آيَةً فَرَأَاهُمْ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا بَيْنَهُمَا - (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا۔ حتیٰ کہ مکہ والوں نے حراء پہاڑ کر چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

﴿۱۰۳﴾

انبیائے کرام کسی کو اپنے مال و دولت کا وارث نہیں بناتے
عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَاهُ
صَدَقَةٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ہمارے (مال و دولت) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ راہ خدا
میں صدقہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۰۴﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ
نُورَانِيُّ آرَاهُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا
آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ (نورانی دیکھا)

﴿۱۰۵﴾

حضور علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا۔ تم نے خدا کو دیکھا ہے؟
عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجِبْرِيْلَ هَلْ

رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَقَضَ جِبْرَائِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِّنْ نُورٍ لَوْ دَنُوتُ مِنْ بَعْضِهَا لَأَحْتَرَقْتُ۔ (ہذا فی المصائب ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا۔ تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ یہ سن کر وہ کانپ اٹھے اور عرض کی۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اس کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔

﴿۱۰۶﴾

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضور نبی کریم روف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا تو خدا کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔

﴿۱۰۷﴾

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی وہ ان کے جسموں پر کوئی اثر نہیں کرتی)۔

﴿۱۰۸﴾

بوقت نماز حضور ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز آتی تھی

وَلَا يَأْتِي وَقْتُ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ آذَانًا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمْتُ
فَصَلَّيْتُ وَمَا فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ غَيْرِي وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي وَمَا يَأْتِي وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا وَسَمِعْتُ الْآذَانَ مِنَ الْقَبْرِ۔

(دلائل النبوة ص ۴۰۶، وفا الوفاج ص ۹۴)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حرہ کے زمانہ میں میں نے
اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا۔ مسجد نبوی میں میرے سوا کوئی نہ تھا۔ ان ایام میں کسی
نماز کا وقت نہ آتا مگر قبر انور سے میں اذان کی آواز سنتا۔ پھر جماعت کھڑی ہو جاتی تو میں
آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا میرے سوا مسجد میں کوئی نہ تھا۔

﴿۱۰۹﴾

حضور علیہ السلام کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنا

جو آپ نے نہیں فرمائی جہنم کو دعوت دینا ہے

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
تُكْذِبُوا عَلِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ كَذَّبَ عَلِيًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ
پر جھوٹ نہ باندھو۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ضروری ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں

بنائے۔ (بخاری)

﴿۱۱۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی طرف غلط بات

منسوب کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے وہ کہا جو میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔

﴿۱۱۱﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کو میری بات پہنچاؤ۔ خواہ وہ ایک آیت ہی ہو اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے۔

﴿۱۱۲﴾

شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی صورت بنا کر نہیں آ سکتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں

بنا سکتا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۵۸)

﴿۱۱۳﴾

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۳ کتاب التفسیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ عنقریب مجھے بیداری کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

﴿۱۱۴﴾

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّانَمُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔ (بخاری شریف ص ۴/۱۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ وتروں سے پہلے ہی سو جاتے ہیں اور پھر بعض دفعہ بغیر وضو فرمائے اٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے (وہ نہیں سوتا)۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے والے کو دوزخ سے برأت

کا پروانہ مل جاتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا تَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ - (رواہ احمد والطریمانی فی الاوسط)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں پڑھیں۔ ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی۔ اس کے لیے لکھ دی جائے گی۔ نجات اور برأت دوزخ سے اور ہر عذاب سے اور اسی طرح نفاق سے (مسند احمد)

﴿۱۱۶﴾

مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی ﷺ کے سوا دنیا کی کسی بھی

مسجد کے لیے اس نیت سے رخت سفر نہ باندھا جائے

کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا..... (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور میری یہ مسجد۔ (مسجد نبوی ﷺ) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

﴿۱۱۷﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے

بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے

اس نے میری حیات میں میری زیارت کی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَرَارَ قَبْرِي

بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.....

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حج کیا۔ پھر میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

﴿۱۱۸﴾

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجد کی ہزار

نمازوں سے افضل ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هَذَا.

(رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی سو نمازوں سے افضل ہے۔ (مسد احمد)

﴿۱۱۹﴾

منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور روضہ اقدس کی جگہ جنت کے باغ ہیں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي..... (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر ہے۔

﴿۱۲۰﴾

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا

اور حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زَمَيْهَا أَنْ لَا يُحْرَقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُحْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ۔

(رواہ المسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔

الہی بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرام بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے۔ نہ لڑائی کے لیے ہتھیار باندھیں۔ نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے۔

﴿۱۲۱﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری قبر انور

کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ

لَهُ شَفَاعَتِيْ - (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ والدارقطنی و البیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(دارقطنی)

﴿۱۲۲﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مِّنْ حَجِّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ - (بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے حج کیا اور میرے قبر مبارک کی زیارت کی۔ میری وفات کے بعد تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ، کتاب المناسک)

﴿۱۲۳﴾

روضہ نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے

حضور ﷺ کی شفاعت ضروری ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ..... مَنْ زَارَ قَبْرِيْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ - (خلاصہ الوفاص ۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی (۲) جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(خلاصہ الوفاص ۴۱)

﴿۱۲۴﴾

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا

كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

آل خطاب کے ایک شخص نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصد کر کے میرے (روضہ) کی زیارت کی تو قیامت کے دن وہ شخص میری حفاظت و حمایت میں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۰)

﴿۱۲۵﴾

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي۔

جس نے کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت کو حاضر نہ ہوا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(خلاصۃ الوفا ص ۴۱)

﴿۱۲۶﴾

صحابہ کرام نے عرض کی جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں

تو حضور آپ اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے
عَنْ عَائِشَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ
وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاکْرِمُوا أَخَاكُمْ۔

(رواہ الترمذی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔

پوجا ہے ہم نے تجھ کو محراب بے خودی میں
سو حسن آگئے ہیں آداب بندگی میں

﴿۱۲۷﴾

حضرت ابو خزیمہ نے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارکہ پر سجدہ کیا
عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ يَرَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأُضْطَجِعَ لَهُ قَالَ صَدِّقُ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ۔
(رواہ فی شرح السنۃ فی المشکوٰۃ)

حضرت ابو خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب آپ سے بھی ذکر کیا۔ آپ لیٹ گئے
اور فرمایا تو اپنا خواب پورا کر لے اس نے ان آپ کی پیشانی مبارک کے اوپر سجدہ
کر لیا۔ (مشکوٰۃ شریف)۔

وہ حسن مرے پیش نظر ہے جسے اگر
جلوے بھی دیکھ لیں تو طواف نظر کریں

﴿۱۲۸﴾

حضور کی ذات اقدس پر حضرت صدیق اکبر کے ایمان کی کیفیت
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُسْرِى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ فَارْتَدَّتْ نَاسٌ مِمَّنْ كَانُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ وَسَعَوْا
بِذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى
بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ قَالَ إِنِّي أُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ
أُصَدِّقُهُ فِي خَبْرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ
بِالصِّدِّيقِ..... (رداہ الحاکم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب شب معراج کو حضور علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ تک سفر کا واقعہ پیش آیا تو صبح لوگوں کے درمیان بڑی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور بعض ایمان کے کمزور لوگ جو پہلے آپ کی تصدیق کر چکے تھے مرتد بھی ہو گئے اور حضرت ابو بکر صدیق کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے اپنے نبی کی بات بھی سنی۔ ان کا گمان ہے کہ وہ آج کی شب بیت المقدس کی سیر کر آئے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو بلاشبہ ٹھیک کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کر لیں گے کہ وہ ایک ہی شب میں بیت مقدس جا کر صبح سے پہلے واپس تشریف لے آئے؟ فرمایا میں تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر بعید باتوں میں ان کی تصدیق کر چکا ہوں۔ میں آسمان کی خبروں کے متعلق ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صبح و شام ان کے پاس آتی ہیں۔ (حالانکہ آسمانوں کی مسافت تو بیت مقدس کی مسافت سے کہیں زیادہ ہے اسی بناء پر ان کا لقب صدیق ہو گیا۔

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دم میں سر عرش گئے آئے محمد

﴿۱۲۹﴾

حضور علیہ السلام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی

برکت سے گناہ معاف ہو گئے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ قَالَ
وَلَمْ يَسْئَلْنِي وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ کتاب الصلواة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص بکھنور نبوی حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا۔ (یعنی وہ گناہ کیا ہے جس میں حد ہے) مجھ پر حد قائم کیجئے۔ حضور علیہ السلام نے اس شخص سے کچھ سوال نہ فرمایا اور نماز کھڑی ہو گئی۔ اس شخص نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی وہ شخص کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ میں نے حد کو پایا جو کتاب اللہ میں حکم ہے مجھ پر جاری فرمائیے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا پڑھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

﴿۱۳۰﴾

حکم نبوی کی تعمیل میں صحابہ کرام حضور کو سجدہ تو نہ کرتے تھے

مگر صحابہ کا دل چاہتا تھا کہ حضور کو سجدہ کریں

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ آتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي آتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا۔ (رواه ابوداؤد احمد)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں بکھنور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حیرہ گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو اس کے سب سے زیادہ آپ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ اگر تم میری قبر پر گذرتے تو کیا اس کو سجدہ کرتے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو پھر اب بھی مت کرو۔ (ابوداؤد احمد)

پیش نظر وہ نو بہار سجدہ کو سر ہے بے قرار

روکے سر کو روکے ہاں یہی امتحان ہے

﴿۱۳۱﴾

صحابہ کرام سے عقیدت و محبت اور ان کا احترام

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُواهُمْ عَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا کے فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا (یا درکھو) جو ان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا۔ جو ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے (ترمذی)

﴿۱۳۲﴾

سب صحابہ گناہ عظیم ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو لعنت ہو اللہ کی تمہارے شر پر۔ (ترمذی)

﴿۱۳۳﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا ابو بکر و عمر میرے سمع و بصر ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ ابن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا تو فرمایا۔ یہ کان اور آنکھیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۳۴﴾

ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ أَخَذَ بِأَيْدِيهِمَا
فَقَالَ هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور مسجد
میں تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر و عمر بھی، ان دونوں میں سے ایک آپ کی دہنی
طرف دوسرے بائیں طرف۔ حضور علیہ السلام ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔
حضور نے فرمایا۔ ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے (ترمذی)

﴿۱۳۵﴾

اگر کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبر کو بناتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَ نَائِدٍ إِلَّا
وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا
نَفَعَنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّحِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ

أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کسی کا احسان نہیں مگر میں نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے احسان کے۔ مجھ پر ان کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب انھیں قیامت کے دن عطا فرمائے گا اور مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں جتنا ابوبکر کے مال نے دیا اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ مگر تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۳۶﴾

سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازہ کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يُبْقَيْنَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابَ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر روومت۔ سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں جتنا کہ ابوبکر کا ہے اور میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلامی محبت و اخوت ہے۔ مسجد کی طرف کسی کا دروازہ باقی نہ رہے مگر اس کو بند کر دو۔ سوائے ابوبکر کے دروازہ کے۔

آں امن الناس بر مولائے ما آں کلیم اول سینائے

﴿۱۳۷﴾

حضرت عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي فِي لَيْلَةٍ

صَاحِبِيَّةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِّنْ لِّحْسَنَاتِ عَدَدِ نَجُومِ
السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ
عُمَرَ كَحَسَنَةِ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ چاندنی رات میں حضور اقدس
کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی
نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں وہ عمر کی ہیں۔ میں
نے عرض کی حضرت ابوبکر کی نیکیوں کی کیا کیفیت ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔
حضرت عمر کی ساری نیکیاں حضرت ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

﴿۱۳۸﴾

رفیق قبر و حشر و غار ہیں یہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي
فِي الْغَارِ وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ۔ (رواه الترمذی)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ تم میرے غار میں ساتھی ہو اور حوض کوثر پر بھی ساتھی ہو۔ (ترمذی)

﴿۱۳۹﴾

اگر میرے بعد نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر نبی ہوتے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ
لَّكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (رواه الترمذی)
حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
میرے بعد نبی ہوتا تو جناب عمر بن خطاب ہوتے ترمذی۔

﴿۱۴۰﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مرضی الہی کی ترجمان ہے
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ
 وَقَلْبِهِ۔ (رواہ الترمذی)
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری
 فرمایا۔ (ترمذی)

﴿۱۴۱﴾

میرے رفیق جنت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
 عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ
 رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔ (رواہ الترمذی)
 حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۴۲﴾

ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعَدَ أَحَدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ
 بِهِمْ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَثَبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

(بخاری)

حضرت سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو چلوہ فرما ہوئے۔ آپ
 کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے تو پہاڑ لرز نے لگا۔
 حضور علیہ السلام نے پہاڑ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا ٹھہر جا۔ اے احد..... اس وقت تجھ پر

ایک نبی ایک صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں۔

﴿۱۴۳﴾

حضرت علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے اور وہ ہر مومن کے ولی (مددگار) ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

﴿۱۴۴﴾

مومن اور منافق کی پہچان؟ حب علیؑ و بغض علیؑ

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت علیؑ سے منافق محبت نہیں کرتا اور مومن حضرت علیؑ سے بغض نہیں رکھتا۔

﴿۱۴۵﴾

جس نے حضرت علیؑ کو بُرا کہا اس نے حضور کو بُرا کہا

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حضرت علیؑ کو بُرا کہا اس نے مجھے کہا۔ (احمد، مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

﴿۱۴۶﴾

جس کا میں مددگار ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مددگار ہیں

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْتُ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس کا میں مددگار ہوں علیؑ بھی اس کے مددگار ہیں (احمد ترمذی)

﴿۱۴۷﴾

الہی جو حسینؑ سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت کر

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ هَذَا ابْنِ ابْنَيْ وَأَبْنَا بِنْتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ حسنؑ و حسینؑ
میرے اور میرے صاحبزادی کے بیٹے ہیں۔ الہی میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (الہی)
تو ان دونوں کو اور جو ان دونوں سے محبت کرے۔ ان سے محبت فرما۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۰)

﴿۱۴۸﴾

جو انان جنت کے سردار حسینؑ ہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
حسنؑ و حسینؑ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

امام حسنؓ و حسینؓ میرے دو پھول ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
حسنؓ و حسینؓ میرے دو پھول ہیں جنت میں۔ (ترمذی)

﴿۱۵۰﴾

جس نے حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ۔

(رواه الترمذی)

حضرت یعلیٰ ابن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حسینؓ میرے مجھ سے ہیں اور میں حسینؓ سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے جو حسینؓ سے محبت کرے۔ حسینؓ اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔

﴿۱۵۱﴾

حضور علیہ السلام نے جناب فاطمہؓ سے فرمایا۔ عائشہؓ سے

میں محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ يَا بِنْتِ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أَحَبُّ مَا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هَذِهِ۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری بیٹی فاطمہؓ! جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ تم ان سے محبت نہیں کرتیں؟ حضرت فاطمہؓ نے

عرض کی۔ کرتی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تو ان سے (عائشہ سے) محبت کرو۔ (مسلم بخاری)

﴿۱۵۲﴾

حضرت عائشہ کے بارے میں مجھے دکھ نہ پہنچاؤ

عَنْ عَائِشَةَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا
عَائِشَةَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے عائشہ کے معاملے میں دکھ نہ دو۔ کیونکہ سوائے عائشہ کے کوئی بیوی ایسی نہیں ہے۔ جن کے بستر میں جلوہ فرما ہوں اور وحی آئے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳)

﴿۱۵۳﴾

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو جبرئیل امین سلام کہتے ہیں

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَائِشَةُ هَذَا جِبْرَائِيلُ يُقْرِنُكَ السَّلَامُ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ
وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ حضرت جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ اور حضرت عائشہ نے فرمایا۔ حضور وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۵۴﴾

جبرئیل امین ﷺ نے فرمایا یہ آپ کی زوجہ ہیں دنیا و آخرت میں

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خُرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ زُوجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

(رَوَاهُ تَرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ ان کی تصویر (جو کہ یہ قدرت سے بنی ہوئی تھی) سبز ریشمی کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کی یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۵۵﴾

مسائل شرعیہ کے بارے میں جب صحابہ کو کوئی مشکل پیش آتی تو
حضرت عائشہؓ ہی اس کو حل فرماتی تھیں

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا شَتَّكَ عَلَيْنَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول کو احکام شریعت کے بارے میں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے۔

﴿۱۵۶﴾

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جتنی عورتوں کی سردار ہیں،

عَنْ هُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ)

حضرت ہدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ جو اس رات کے سوا کچھ زمین پر نہیں اترا۔ اس فرشتہ نے اپنے رب سے یہ اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ (حضرت) فاطمہؓ جتنی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور حسن و حسینؓ جتنی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)



اسلام کے ارکانِ خمسہ

توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

اس سلسلہ کی چند اہم

ضروری ہدایات

﴿۱۵۷﴾

اسلام کے ارکانِ خمسہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَيَّ خَمْسٌ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

﴿۱۵۸﴾

سب سے افضل عمل توحید و رسالت پر ایمان ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا وہ حج جس میں گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

﴿۱۵۹﴾

اسلام اور ایمان کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ آثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دفعتاً ایک شخص آیا۔ اس کے کپڑے نہایت سفید، بال نہایت سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کی کوئی علامت تھی۔ نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے اتنا قریب آ بیٹھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوں مبارک پر رکھ دیئے اور عرض کی۔ اے محمد ﷺ مجھے بتائیے اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی معبود نہیں۔ محمد ﷺ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں اور اگر طاقت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے۔ وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا۔ راوی کہتا ہے ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ یہ پہلے تو آپ سے دریافت کرتا ہے۔ پھر (خود

ہی) آپ کی تصدیق بھی کر دیتا ہے۔ (گویا واقف کار ہے) پھر بولا اچھا اب ایمان کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا۔ خدا، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کو دل سے مانو اور اس بات پر یقین کرو کہ برا بھلا جو کچھ ہے وہ سب نوشتہ تقدیر کے موافق ہے۔ اس نے کہا آپ نے صحیح کہا۔ اب یہ بتائیے احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ تم اگر اس کو نہیں دیکھتے وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔ (بخاری)

﴿۱۶۰﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا فَجَاءَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَا كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِالْإِسْلَامِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تُسَلِّمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ وَتَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ إِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسَلَمْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَدِّثْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَمَنْتُ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَمَنْتُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ (احمد)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ (اچانک) جبرئیل علیہ السلام آگئے اور اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانو مبارک پر رکھ کر سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے اسلام کی

حقیقت بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے اور یہ گواہی دے کہ معبود کوئی نہیں۔ مگر وہی صرف ایک اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ﷺ ہیں، اس نے عرض کیا۔ اچھا جب میں یہ گواہی دے دوں گا تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا۔ بے شک جب تو یہ عہد کر لے گا تو یقیناً مسلمان ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کی حقیقت بتائیے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، فرشتے، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے سب نبیوں کو مانے اور موت پھر موت کے بعد جی اٹھنے، جنت اور دوزخ، حساب و کتاب اور اعمال کی ترازو کا یقین کرے اور اس کا یقین کرے کہ اچھی اور بری بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس نے کہا جب میں ان باتوں کو مان لوں گا تو کیا میں مومن بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب تو یہ باتیں مان لے گا تو مومن ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تو تجھے دیکھتا ہے۔ (احمد)

﴿۱۶۱﴾

تقدیر کے مسئلہ پر بحث نہیں کرنی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْمَا فُقِي فِي وَجْتِيهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ ابْهَذَا أَمْرُتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے)

قضا و قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہم کو بحث کرتے دیکھا) تو آپ بہت غضبناک ہوئے۔ یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور اس قدر سرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے کہ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام لایا ہوں (کہ تم قضاء و قدر جیسے اہم اور نازک مسائل میں بحث کرو۔) خبردار تم میں سے پہلی امتیں اس وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انہوں نے اس مسئلہ میں حجت و بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں۔ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت و بحث نہ کیا کرو۔ (ترمذی)

﴿۱۶۲﴾

اسلام قبول کرنے کے بعد جان و مال عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے
عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ
وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کا قائل ہو گیا۔ (یعنی اس نے دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کر لیا) تو اس نے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے حق کے، اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۶۳﴾

پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ

الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَقَتِهَا قَالَ ثُمَّ آتَى قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ
ثُمَّ آتَى قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کی۔ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ فرمایا نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو۔
ابن مسعود نے عرض کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ والدین کی اطاعت ابن مسعود نے عرض کی
اس کے بعد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ (بخاری)

﴿۱۶۴﴾

پابندی وقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نور و برہان

اور ذریعہ نجات ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ ذَكَرَ
الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَأُمِّيَّةَ بْنِ خَلْفٍ - (احمد و دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے نماز کے متعلق
فرمایا۔ جس نے نماز کی حفاظت کی (پابندی وقت کے ساتھ ادا کی)۔ اس کے لیے نماز
نور ہوگی اور مومن ہونے کی دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی۔ قیامت کے دن اور جس نے
اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگی اور نہ دلیل اور نہ نجات کا ذریعہ ار بے نماز
قیامت کے دن قارون و فرعون اور (ایسے کفار) کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (احمد)

﴿۱۶۵﴾

جنتیوں کے کام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ

عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَا عِدْنِي مِنْ

النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ - (مشکوٰۃ شریف)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن یہ اس شخص پر آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور نماز قائم کرے۔ زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

﴿۱۶۶﴾

نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ - (رواه مسلم)

حضرت جریر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان باتوں پر بیعت کی ۱۔ نماز کی پابندی ۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ۳۔ اور ہر مسلمان سے خیر خواہی۔ (مسلم)

﴿۱۶۷﴾

نماز کی روحانی کیفیت کا ایک منظر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ - (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے دریافت

کیا۔ احسان کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ جب تم عبادت کرو تو تم کو یہ معلوم ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تم کو بہر حال دیکھ رہا ہے۔ (بخاری)

﴿۱۶۸﴾

وقت پر نماز پڑھنے کو امور خیر میں بہت اہمیت اور فوقیت حاصل ہے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ
أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَقَتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيُّ
قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض
کیا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض
کیا پھر کونسا۔ فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ عرض کیا پھر کونسا فرمایا۔ اللہ کی
راہ میں جہاد۔

﴿۱۶۹﴾

نماز نور و برہان ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنِجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نِجَاةً كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ
قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنِي خَلْفٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر
کرتے ہوئے فرمایا۔ جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لیے نور، برہان اور
باعث نجات ہوگی قیامت کے دن۔ اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے نماز
نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات (اور بے نمازی قیامت کے دن۔ قارون، فرعون، ہامان اور

ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (دارمی)

﴿۱۷۰﴾

صحیح طریقہ سے وضو کر نیوالا اور نماز پنجگانہ ادا کر نیوالا مغفور ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افترَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لَوْ قَتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ (رواه احمد)

حضرت عباده بن صامت سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر نمازیں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے (ذمہ کرم) کا یہ عہد کر لیا ہے کہ اسے بخشش دے اور جس نے نہیں کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخشش دے چاہے عذاب کرے۔ (ابوداؤد)

﴿۱۷۱﴾

نماز کی پابندی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے گھر کے سامنے کوئی صاف شفاف نہر جاری ہو اور وہ اس میں پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے؟ سب نے عرض کی نہیں رہے گا۔ فرمایا تو یہ مثال

پانچوں وقت کی نمازوں کی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

﴿۱۷۲﴾

باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔ (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز ادا کرنے کا ثواب بازار اور گھر میں نماز ادا کرنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے۔ (مسلم)

﴿۱۷۳﴾

جماعت میں شمولیت کے لیے سکون و وقار کا دامن نہ چھوڑا جائے

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعُونَ وَأَتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا۔ (مسلم باب ایتان الصلوة بوقار) (ص ۲۲۰ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (شمولیت) کے لیے دوڑو نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ جماعت سے ملو جتنی رکعت امام کے ساتھ مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انھیں پوری کر لو۔ (مسلم)

﴿۱۷۴﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ وَالْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب تم نماز کی اقامت سنو (نماز میں ملنے کے لیے) سکون، وقار اور اطمینان کو اختیار کرو
اور اس موقع پر دوڑو نہیں۔

﴿۱۷۵﴾

سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَسْوَأُ السَّرِيقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَوَتَهُ
قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَوَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا۔

(مشکوٰۃ باب الركوع ص ۸۳)

حضرت نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور
وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ نماز کی چوری کیا
ہے۔ فرمایا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا۔ (متدرک ج ۱ ص ۲۳۶)

﴿۱۷۶﴾

ایسی نماز تو منافق کی سی نماز ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ
يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ

فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نماز
تو منافق کی نماز ہے کہ آفتاب کو دیکھتا رہے (اور اس میں اتنی تاخیر) کرے کہ جب وہ
زرد ہونے لگے اور شیطان کی عبادت کا وقت آجائے تو اب اٹھے اور (جلدی جلدی)
چونچ مار لے کہ اللہ کا ذکر نہ کرے مگر بہت کم۔ (مسلم)

﴿۱۷۷﴾

بحالت نماز آسمان کی طرف نظریں اٹھانا منع ہے

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَوَاتِهِمْ فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُحْتَفَنَ أَبْصَارُهُمْ۔

(بخاری ج ۳ ص ۱۰۴، مسلم، مشکوٰۃ باب مالا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح)

حضرت قتادہ اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو بحالت نماز اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بات کو سختی کے ساتھ بیان فرمایا۔ حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ اس فعل سے باز آ جاؤ۔ ورنہ ان کی قوت بصارت اچک لے جائے گی۔

(بخاری باب رفع البصر الى السماء)

﴿۱۷۸﴾

امام نماز کو اتنا طول نہ دے کہ کمزور و ضعیف مقتدیوں پر بار ہو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی قرأت کو طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ (مسلم)

﴿۱۷۹﴾

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارِّينَ يَدَى الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ يَقِفُ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً، رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت ابو جہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا ہے کہ اس میں کچھ گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی حدیث کہتے ہیں مجھے یاد نہیں۔ حضور ﷺ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس ارشاد فرمائے۔ (مسلم)

﴿۱۸۰﴾

فرض کی ادائیگی میں اپنی طرف سے شدت پیدا کرنا جائز نہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَأَمْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حج کے سفر میں آپ ﷺ نے ایک بڑھے کو دیکھا جو خود چل نہیں سکتا تھا۔ اس کے بیٹے اس کو دونوں طرف سے پکڑ کر چلا رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس نے پیدل حج کی نذر مانی ہے۔ فرمایا خدا کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنی جان کا اس طرح عذاب میں ڈالے اس کو سوار کرادو۔ (ابوداؤد ترمذی، کتاب الایمان والنذور)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمْرَهُ

أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔ (بخاری باب النذر فيما يملك وفي معصية)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں دیکھا کہ ایک شخص اپنی ناک میں نکیل ڈالے ہوئے ہے اور دوسرا اس کو جانور کی طرح اس کی نکیل پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ آپ نے جا کر نکیل کاٹ دی اور فرمایا کہ اگر ضرورت ہو تو ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کراؤ۔ (بخاری)

﴿۱۸۱﴾

نفلی عبادت کی ادائیگی میں بھی اعتدال و توازن کا خیال رکھا جائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا حَبْلُ لَزِينَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا حَلْوَةَ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

(بخاری باب ما يكره من التشديد في العبادة) ص ۱۵۴ ج ۱۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا۔ ایک کھمبے میں ایک رسی لٹک رہی ہے۔ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا۔ یہ زینب چھانے باندھی ہے۔ رات کو نماز میں جب وہ کھڑی کھڑی تھک جاتی ہیں تو اسی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ یہ رسی کھول دو۔ لوگو! تم اسی وقت تک (نفلی) نماز پڑھو۔ جب تک تم میں نشاط باقی رہے۔ جب کوئی تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (بخاری)

﴿۱۸۲﴾

بلا عذر شرعی جمعہ چھوڑنے والے اصلاح کی توفیق سے محروم ہو جائیں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ إِنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَلَىٰ أَعْوَادٍ مُنْبِرِهِ۔ "لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ۔ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے۔ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برس منبر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (بلا عذر شرعی) جمعہ چھوڑنے والے اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعنی خیر کی توفیق سے محروم کر دیئے جائیں گے)

﴿۱۸۳﴾

روزہ رکھنے والوں کا جنت میں ریان دروازہ سے داخلہ ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار (جنت) میں داخل ہونگے۔ (مسلم)

﴿۱۸۴﴾

ایمان اور طلب ثواب کے لیے روزہ رکھنے والے

کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ..... متفق علیہ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان و اخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے عبادت کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۸۵﴾

لیلۃ القدر میں عبادت اور ذکر الہی موجب رحمت و برکت ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (بخاری)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿۱۸۶﴾

مالک نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِجَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزٍ مَتِيهِ يَعْنِي بِشِدْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن

اس کے مال کو گننے سانپ کی صورت میں بنا دیا جائے گا۔ جس کی آنکھوں پر دو کالے نشان ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونوں باجھیں پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیری دولت ہوں۔ (کتاب الزکوٰۃ)

﴿۱۸۷﴾

مسلمان حاکم نے زکوٰۃ وصول کر لی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا آدَيْتُ الزَّكَاةَ إِلَى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرَيْتُ مِنْهَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا آدَيْتَهَا إِلَى رَسُولِي؛ فَقَدْ بَرَيْتَ مِنْهَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔ قَلَّكَ أَجْرُهَا وَائْتُمَّهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا۔ (مُخْتَصَرٌ لِأَحْمَدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اگر میں آپ کے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ دیدوں تو میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ فرمایا اگر تم نے میرے تحصیلدار کو زکوٰۃ دیدی تو اللہ و رسول کے ہاں بری ہو جاؤ گے (اور اس کا اجر تمہیں ملے گا جو حاکم اس میں رد و بدل کرے گا) یعنی شریعت کی متعین حدود سے تجاوز کرے گا) تو اس کا گناہ حاکم پر ہوگا۔

﴿۱۸۸﴾

صدقہ فطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ٹھہرایا صدقہ فطر کو غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے ہر مسلمان پر، ایک صاع جو

یا کھور اور حکم فرمایا کہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔

(بخاری، مسلم)

﴿۱۸۹﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرَجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تُمُحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ کیونکہ حضور ﷺ نے اس صدقہ کو ہر مسلمان پر مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع کھجور یا جو یا نصف صاع گیہوں (ابوداؤد، نسائی)

﴿۱۹۰﴾

حج فرض کی ادائیگی میں جلدی کی جائے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ۔ يَعْنِي الْفَرِيضَةَ۔ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْْرِضُ لَهُ" (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ فرض حج ادا کرنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ اسے کیا پیش آجائے۔ (احمد)

﴿۱۹۱﴾

حج و عمرہ گناہوں کو صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذَّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خُبْتَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَبَسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔ (ترمذی باب ماجاء فی

ثواب الحج والعمرة (۱۶۷ ص ج ۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حج اور عمرہ فقرہ اور گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے اور نہیں ہے حج مبرور کا ثواب مگر جنت (ترمذی)

﴿۱۹۲﴾

حجر اسود، قیامت کے دن اپنے چومنے والوں کو پہچانے گا

اور ان کی شفاعت کرے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي هَذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ - (رواه احمد و ابن ماجرو ترمذی۔ (نیل ص ۴۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح اٹھائیگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جن مسلمانوں نے اسکو چوما ہوگا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

عید الاضحیٰ کی قربانی واجب ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ قَالُوا فَالْصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٍ - (رواه احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اس سے ہم کو ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کیا اور اون یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔ (احمد، ابن ماجہ)

﴿۱۹۴﴾

نبی علیہ السلام نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی دی
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ
يُضْحِي - (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے بعد
مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا۔ آپ نے (ہر سال) قربانی کی۔ (ترمذی)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آمد جنید و بایزید ایس جا

﴿۱۹۵﴾

قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے

بارگاہ الہی میں قبول ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ
عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِحْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا
وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عِزًّا وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الْأَرْضَ فَطَبَّوْا
بِهَا نَفْسًا - (رواه الترمذی) (ابن ماجہ و ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قربانی

کے ایام میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل بارگاہ الہی میں شرف قبولیت پالیتا ہے۔ اس لیے قربانی خوشدلی سے کرو۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

﴿۱۹۶﴾

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک نصاب ہونے کے باوجود

جو قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

﴿۱۹۷﴾

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو خدا کے ہاں قربانی سے

زیادہ کوئی عمل افضل نہیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْفَقْتَ الْوَرِقَ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحْرَةٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ رَوَاهُ الدَّارِ الْقَطْنِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عید الاضحیٰ کے دن (کسی بھی نیک کام) میں روپیہ پیسہ خرچ کرنا، قربانی کرنے سے افضل نہیں ہے۔ (دارقطنی)



﴿۴﴾

اعمال کے ثواب کا دار و مدار خلوص
 نیت پر ہے۔ مومن کامل کی علامات اور
 ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد
 اعمال خیر ہی کام آئیں گے

﴿۱۹۸﴾

اعمال کا ثواب خلوص نیت پر موقوف ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَنَمَّا لِأَمْرٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق اجر ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی طرف ہوتی ہے اور جس نے کسی دنیاوی غرض کے لیے کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کی طرف ہی ہجرت قرار پائے گی۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۹۹﴾

اللہ کے ہاں شکل و صورت اور مال و دولت

کی نہیں بلکہ خلوص کی قدر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

﴿۲۰۰﴾

نیک کام کی ترغیب دینے والے کو اس نیکی پر عمل کرنیوالے

کے برابر ثواب ملتا ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی نیک کام کی ترغیب دے گا تو اس کو اس نیک کام پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مسلم)

﴿۲۰۱﴾

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہدایت کی طرف جو بلاتا ہے اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس ہدایت کا اتباع کرتے ہیں۔ ثواب میں کسی کے کمی نہیں ہوتی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاتا ہے تو وہ اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کے برابر گنہگار ہوتا ہے۔ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (مسلم)

﴿۲۰۲﴾

دکھاوے کی نیکیاں شرک اصغر کے دائرہ میں داخل ہیں

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى

يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَهَ لَّقَّ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ۔

(رواہ احمد)

شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے۔ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

﴿۲۰۳﴾

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّتُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِّنْ نِّيَّتِهِ وَكُلُّ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا تَارَفِي قَلْبِهِ نُورٌ۔ (رواہ فی الحلیہ)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے زیادہ خوشنما نظر آتا ہے اور ہر شخص کا عمل اس کی نیت کے تابع رہتا ہے۔ جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے قلب میں ایک نور چمکتا ہے (منافق کی نیت پر چونکہ اچھی نہیں ہوتی اس لیے اس کا عمل بے نور ہوتا ہے۔) (حلیہ)

﴿۲۰۴﴾

زیادہ ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف

قصد سفر کیا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ

الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی ۱۔ مسجد حرام کعبہ ۲۔ مسجد رسول اور ۳۔ مسجد اقصیٰ (یعنی مذکورہ بالا تینوں مسجدوں کے علاوہ دنیا کی کسی مسجد کی طرف اس عقیدہ کے ساتھ سفر کرنا کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا ممنوع ہے)۔

﴿۲۰۵﴾

صرف دل میں پیدا ہونیوالے خلاف شرع کاموں پر مواخذہ نہ ہوگا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ
عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صَدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ -

(رواہ البخاری و المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور برے خیالات کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک ان پر عمل نہ ہو اور زبان سے نہ کہا جائے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۰۶﴾

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت

عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمِ
يَرْجِعُ - (رواہ مسلم)

حضرت مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا

میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم)

﴿۲۰۷﴾

کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کا فر یا فاسق کہنا جائز نہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ۔

(بخاری باب ما تنهى عن السباب واللعن) (ص ۸۹۳ ج ۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو فاسق و کافر نہ کہے۔ کیونکہ اگر وہ فاسق و کافر نہ ہوگا تو یہ تہمت خود تہمت لگانے والے پر لوٹ آئے گی۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۲۰۸﴾

زمانہ کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنَ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔ (بخاری باب الا تسبو الدهر)

(ص ۹۱۳ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں خود زمانہ ہوں اور رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

﴿۲۰۹﴾

مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا اور فریضہ جہاد قیامت تک جاری رہیگا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْتُ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ

الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُكْفِرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ
وَالْجِهَادُ مَا ضِ مَذْبَعَتِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَالِ لَا يُبْطَلُهُ
جَوْرٌ جَائِرٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ - (راؤ ابو داؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں اسلام میں داخل
ہیں۔ ۱۔ جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لے اس سے جنگ ختم کر دینا۔ اب کسی گناہ کی وجہ سے
اس کو کافر مت کہو اور نہ کسی عمل کی وجہ سے اس پر اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ لگاؤ ۲۔
جب سے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے جہاد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہے
گا۔ یہاں تک کہ اس امت کے آخر میں ایک شخص آ کر دجال سے جنگ کرے گا۔ کسی
منصف بادشاہ کے انصاف یا کسی ظالم کے ظلم کا بہانہ لے کر جہاد ختم نہیں کیا جاسکتا
۳۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان لانا۔ (ابو داؤد)

﴿۲۱۰﴾

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ
الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ - (احمد، بخاری و مسلم وغیرہما)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایمان دار
آدمی ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا (احمد بخاری و مسلم وغیرہما)

﴿۲۱۱﴾

خدا کی قسم مجھے اپنی امت کے شرک جلی میں مبتلا

ہونے کا خوف نہیں ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأُنْظَرُ إِلَى

حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

(بخاری جز ۲۷ ص ۹۷۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جس میں یہ ہے) کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے تم پر یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک (جلی) میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ خوف ہے تو اس کا کہ تم دنیاوی ساز و سامان کی طرف رغبت کرو گے۔ (بخاری)

﴿۲۱۲﴾

ریا کاری شرک خفی ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ۔ (رواه احمد)

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب یاد رکھو۔ مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ ڈر ہے تو شرک اصغر کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ ریا اور نمائش۔ (مسند امام احمد)

﴿۲۱۳﴾

شرک خفی کی تعریف

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَا تَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَتْنَا وَلَكِنْ يَرَاوُنَ

بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ۔ (رواه احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت شداد کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے اپنی امت کے متعلق شرک خفی اور شہوت خفی کا خوف ہے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا آپ کے بعد آپ کی امت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سن لو نہ تو وہ آفتاب و ماہتاب کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی لیکن اپنے اعمال میں ریاکاری کا شکار ہو جائے گی (یہ شرک خفی ہے) اور شہوت خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح کے وقت روزہ دار ہو۔ پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس کی مرغوب خاطر ہو اور صرف اتنی سی بات پر اپنا روزہ توڑ ڈالے (احمد، شعب الایمان)

﴿۲۱۴﴾

جہاد فی سبیل اللہ کے برکات و حسنات

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ ابو سعید کو یہ خوشخبری بہت امید افزا معلوم ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مکرر فرمائیے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ

ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے اللہ بندوں کے لیے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ بات کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا۔ (مسلم)

﴿۲۱۵﴾

کلمہ حق کی بلندی کیلئے جو کوشش کی جائے وہی جہاد ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى سَأَلَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

(بخاری باب من قاتل لنكون كلمة الله) (ص ۳۹۴)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لیے، ایک شخص شہرت کے لیے اور ایک شخص اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ تو ان میں سے کس کا جہاد خدا کی راہ میں ہے۔ فرمایا اس شخص کا جو اس لیے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو۔ (بخاری)

﴿۲۱۶﴾

بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

(ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۱۷﴾

حیاء اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَاءُ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ۔ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿۲۱۸﴾

حیاء میں خیر ہی خیر ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حیاء صرف خیر ہی کو لاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۱۹﴾

نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود اللہ سے ڈرنا ہی چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ۔

(رواه الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید کی آیت ”وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ“ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اے میرے صدیق کی بیٹی! نہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں یہی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگان خدا پر خرچ کرتے رہے (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا) (بخاری و مسلم)

﴿۲۲۰﴾

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا
عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ
سُنَّ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (رواہ البخاری و مسلم)
حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

﴿۲۲۱﴾

قیامت کے دن میزان عمل میں سب سے بھاری چیز خلق حسن ہوگا
عَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ
الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی)
حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی چیز اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

﴿ ۲۲۲ ﴾

مومن کامل کی علامات اور ایمان کے تقاضے

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ۔ (رواه احمد)

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج، تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

﴿ ۲۲۳ ﴾

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طُعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا۔

(رواه مسلم)

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اس نے چکھا، اور اس کی لذت اسے ملی جس نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (ﷺ) کو اپنا رسول مان لیا۔ (مسلم)

﴿ ۲۲۴ ﴾

اللہ کے لیے محبت اور اللہ ہی کیلئے عداوت

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔ (رواه ابوداؤد)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے منع کیا (نہیں دیا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔ (ابوداؤد)

﴿۲۲۵﴾

سچے مسلمان کی پہچان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایمان کی لذت اسی کو نصیب ہوگی جس میں میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اللہ و رسول کی محبت اس کو تمام ما سوا سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کی محبت ہو صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۲۶﴾

جسے یہ چار چیزیں میسر آگئیں اسے دنیا و آخرت کی

بھلائی حاصل ہوگی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْفًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباس سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت بھلائی حاصل ہوگی۔ ۱۔ شکر کرنے والا دل ۲۔ اللہ کو یاد کرنے والی زبان ۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت

نہیں کرتی۔ (مشکوٰۃ باب العشر ص ۲۸۱)

﴿۲۲۷﴾

قیامت کے دن پانچ باتوں کے متعلق سوال ہوگا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ حَتَّى يَسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا (قیامت کے دن) آدم کے بیٹے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے۔ جب تک پانچ امور کے متعلق جواب طلب نہ کر لیا جائے۔ اول عمر کے متعلق کہ کیسے گزاری دوم جوانی کے بارے میں کہ کن کاموں میں صرف کی۔ سوم مال کے متعلق کہ کیسے کمایا۔ چہارم کہاں خرچ کیا۔ پنجم علم کے بارے میں کہ اسے حاصل کر کے اس پر کتنا عمل کیا۔

﴿۲۲۸﴾

مومن کامل کے چند اہم اوصاف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْثُرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔

(ترمذی ابواب الزہد) ص ۵۶ ج ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات (نصیحت کی باتیں) لے کر ان پر عمل کرے یا ان کو سکھائے جو ان نصیحتوں پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر پانچ باتیں گن کر فرمادیں۔ گناہوں سے پرہیز کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو تو مومن بنو گے۔ لوگوں کے لیے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے اور زیادہ ہنسنا نہ کرو کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے۔

(ترمذی ابواب الزہد)

﴿۲۲۹﴾

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا وَلَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔ ۲۔ اچھی باتوں کا حکم نہ دے ۳۔ اور بری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔

﴿۲۳۰﴾

تم چھ باتوں کی ذمہ داری قبول کرو میں تمہارے

لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِضْمِنُوا لِي سِتَّةً مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمِنُ لَكُمْ الْجَنَّةَ۔ أَصْدَقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا

اَتَمِنْتُمْ وَاَحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغَضُّوا ابْصَارَكُمْ وَكَفَّوْا اَيْدِيَكُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الاداب)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا۔ تم میرے سامنے چھ باتوں کا ذمہ لے لو اور میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ ۱۔ جب بولو سچ بولو۔ ۲۔ جب وعدہ کر لو تو اسے پورا کرو۔ ۳۔ جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اسے ادا کرو۔ ۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ ۵۔ نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (گناہوں سے) روکو۔

﴿۲۳۱﴾

اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے مسکرا دینا بھی کارِ ثواب ہے
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ
لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ
فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصْرَ لَكَ صَدَقَةٌ
وَأَمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَافْرَاغُكَ مِنْ
ذُلِّكَ فِي ذُلِّ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

(ترمذی باب ماجاء فی صناع المعروف) ص ۱۷ ج ۲

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا (تاکہ اس کا دل خوش ہو جائے) صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے اور اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، ہڈی یا کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

﴿ ۲۳۲ ﴾

اچھا طریقہ عمدہ انداز گفتگو تو ازن و اعتدال نبوت

کے اجزاء میں سے ایک جز ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهُدَى الصَّالِحَ وَالسِّمْتَ الصَّالِحَ وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنْ النَّبُوَّةِ۔

(ابوداؤد باب الوقار) ص ۳۰۳ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نیک طور طریق، نیک انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

﴿ ۲۳۳ ﴾

دین دار، متقی و پرہیزگار مسلمان کا جناب الہی میں مرتبہ و مقام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبُّ اشْعَثِ اغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہت سے پریشان غبار آلود جنہیں دروازوں پر دھکے ملتے ہیں (مگر اللہ کے ہاں، ان کے تقویٰ اور دین داری کے وجہ سے مرتبہ یہ ہے) کہ اگر وہ کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔ (مسلم)

﴿ ۲۳۴ ﴾

مومن ہر حال میں ذاکر و شاکر رہتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللَّهَ وَصَبَرَ

قَالَ الْمُؤْمِنُ يُوجَرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ تَهْ-

(رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کا حال بھی قابلِ تعجب ہے۔ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پیش آ جاتی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا اور اس پر صبر کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مومن کو ہر حال میں ثواب ملتا ہے۔ حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (بیہقی)

﴿۲۳۵﴾

حسن اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ فضول کاموں سے اجتناب کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ فضول کاموں کو ترک کر دے۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

﴿۲۳۶﴾

تم دنیا میں مسلمانوں کی پردہ داری کرو، قیامت کے دن اللہ

تمہاری پردہ داری فرمائے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ (مسلم)

﴿۲۳۷﴾

وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو مخلوق خدا پر رحم کرے
عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ
فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ۔

(رواہ ابیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے کنبہ (کی طرح) ہے تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو
اس کے کنبہ (مخلوق خدا کے ساتھ) نیک برتاؤ کرے۔

﴿۲۳۸﴾

تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحمت کریگا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ
يُرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

(رواہ ابوداؤد والترندی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر بڑی رحمت کرنے والا خدا رحم کرے گا۔ زمین پر بسنے
والی مخلوق خدا پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحمت کرے گا۔ (ابی داؤد، ترندی)

﴿۲۳۹﴾

سخی اللہ کے اور جنت کے قریب ہے اور بخیل ان

برکتوں سے محروم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِّنْ

اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّارِ - وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ - (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سخی اللہ کے بندوں سے اور جنت سے بھی قریب ہے اور بخیل (اپنی کنجوسی کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں اور جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے (ترمذی)

﴿۲۴۰﴾

حسن خلق کے ذریعہ صائم النہار و قائم اللیل کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ - (رواه ابوداؤد)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اچھے اخلاق والا مسلمان اپنے حسن خلق کے ذریعے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفل پڑھتے ہوں اور دن کو روزہ رکھتے ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿۲۴۱﴾

مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے تعلق ایک مضبوط

عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا تَمَّ شَبَبُكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں سے ایک مضبوط عمارت کے اجزاء کا

سا ہونا چاہیے کہ جو باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔ (بخاری شریف)

﴿۲۲۲﴾

مسلمانوں میں باہم کیسا کچھ پیار و محبت ہونا چاہیے

عَنْ نِعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاظِفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں جسد واحد کی طرح ہونا چاہیے جب جسم کے کسی ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی اعضا بھی بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿۲۲۳﴾

جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند کرو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ہستی مقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کوئی شخص مومن کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہو۔

(بخاری و مسلم)

﴿۲۴۴﴾

تم اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرو اللہ تعالیٰ

تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگان خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا)۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۴۵﴾

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

﴿۲۴۶﴾

مومن کامل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے

کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَأَمْرِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔ (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ”مسلم وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے۔ جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف و خطر نہ ہو۔“ (ترمذی)

﴿۲۳۷﴾

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت انسؓ رسول اللہ (ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۳۸﴾

مخلوق خدا کے ساتھ ترحم کا معاملہ کر نیوالوں پر اللہ
کی خاص رحمت ہوتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

(رواه ابوداؤد و الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رحم کھانے والوں پر خداوند رحمن کی خاص رحمت ہوگی تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحمت فرمائے گا۔

﴿۲۳۹﴾

اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی رہنے والے کو رسول اللہ کی مبارکباد
عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى

لَمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَ۔ (ترمذی ص ۶۰ ج ۲)
 حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مبارک ہو اس کو جس
 کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے اور وہ اس پر قانع بھی
 ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۵۰﴾

غنا تو دراصل نفس کے غنا کا نام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ
 الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غنا
 کثرت مال و دولت کا نام نہیں بلکہ غنا تو نفس کے غنا کا نام ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۵۱﴾

ریا کاری اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والے کا مرتبہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَهُوَ
 بَاطِلٌ بِنِي لَهْ فِي رَبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ لِلرَّءِ وَهُوَ مُحِقٌّ بِنِي لَهْ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ
 وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بِنِي لَهْ فِي أَعْلَاهَا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جن نے جھوٹ
 بولنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ بری اور بیکار بات ہے۔ اس کا صحن جنت میں مکان بنایا جائے گا
 اور جس نے جھگڑنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ حق پر تھا۔ اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنے
 گا اور جس نے اپنے اخلاق درست کر لیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ طبقہ میں مکان بنایا
 جائے گا۔ (ترمذی)

﴿۲۵۲﴾

اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کا مرتبہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ ألفًا بغيرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار بغير حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ ہونگے جو خلاف شرع کلمات پر مشتمل منتر نہیں کراتے اور شگون بد نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۵۳﴾

اللہ تعالیٰ غیور ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ۔ (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور بندہ مومن کو بھی غیرت آتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس کا بندہ اس چیز کا ارتکاب کرے جس کا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

(بخاری و مسلم)

﴿۲۵۴﴾

ہر کام کو سکون و اطمینان سے انجام دینا چاہیے کیونکہ جلد بازی

میں شیطان کا دخل ہوتا ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآتَاهُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کاموں کو اطمینان سے انجام دینا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

﴿۲۵۵﴾

حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ
بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو دم مقابل کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۵۶﴾

بندہ کا حسن و کمال عاجزی و انکساری اور تواضع میں ہے

تکبر و غرور انسان کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ
فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ
النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَّهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ میں برسر منبر فرمایا۔ لوگو! جس نے اللہ کے لیے تواضع و انکساری کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند

کرے گا۔ ایسا شخص اپنی نگاہ میں چھوٹا اور بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا۔ جو کوئی تکبر و غرور کو اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیچا گرا دے گا۔ پھر وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و حقیر ہو جائے گا اور اپنے خیال میں بڑا ہوگا حتیٰ کہ دوسروں کی نظروں میں کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ وبے وقعت ہو جائے گا۔ (بیہقی)

﴿۲۵۷﴾

حق قرابت کی ادائیگی کا معیار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَا فِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا۔

(رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب البر والصلہ) ص ۴۱۹

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرابت کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں ہے۔ جو احسان کے بدلہ میں احسان کرتا ہو بلکہ وہ ہے جو بد سلوکی پر سلوک کرتا ہو۔ (مشکوٰۃ باب البر والصلہ)

﴿۲۵۸﴾

رشتہ داروں کی زیادتیوں پر صبر کرنے والوں کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَجُلًا لِي قَرَابَةٌ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي لَإِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتُ لَكُنَّا تَسْقُطُ الْمِلَّةُ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ۔ (مسلم باب صلہ الرحمہ) ص ۳۱۵ ج ۲۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ ملتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں۔ میں بھلائی کرتا ہوں، وہ بدی کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ جہالت کرتے ہیں،

میں تحمل کو راہ دیتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو، تو تم ان کے منہ میں گرم راکھ بھرتے ہو اور جب تک اس حالت پر قائم رہو گے، خدا کی طرف سے تمہاری مدد ہوتی رہے گی۔ (مسلم باب صلہ الرحم)

﴿۲۵۹﴾

معاملات میں نرمی کو اختیار کرنا خدا کو پسند ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کو روا رکھنے کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿۲۶۰﴾

مسلمان کو تواضع و انکساری ہی سے کام لینا چاہیے

عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع و انکساری اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابلہ میں فخر نہ کرے۔ (سنن ابی داؤد)

﴿۲۶۱﴾

قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے مگر وہ جنہوں نے

تقویٰ، دیانت اور سچائی کو اختیار کیا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ

يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ والدارمی)

حضرت عبید بن رفاع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی اور سچائی کو اختیار کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

﴿۲۶۲﴾

اللہ تعالیٰ خدا ترس دولت مند سے محبت کرتا ہے

عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ (رواہ مسلم)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس بندے سے جو دولت مند اور متقی ہونے کے باوجود نامعروف ہو۔ (مسلم)

﴿۲۶۳﴾

امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء و شہداء کیساتھ ہوگا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّيقِينَ الشُّهَدَاءِ۔ (رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سچا اور امانت دار تاجر انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، دارمی، دارقطنی)

﴿۲۶۴﴾

اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو بندے کا

اخلاقی فرض ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار بھی کرے

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ فَقَالَ لِي إِنَّكَ مَالٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرِّ أَيُّ أَثَرِ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ۔ (رواه احمد والنسائي)

حضرت ابو الاحوص اپنے والد (مالک بن فضلہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں (اللہ کا فضل ہے) آپ نے پوچھا کہ کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ اونٹ بھی، گائے بیل بھی، بھیڑ بکریاں بھی، گھوڑے بھی، غلام باندیاں بھی۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے۔ (مسند احمد، سنن نسائی)

﴿۲۶۵﴾

نیک مقصد کے لیے بطریق حلال دولت حاصل کرنے والے کی

فضیلت اور فخر و تکبر کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی مذمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتَعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلَىٰ أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَىٰ جَارِهِ لَقِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

مُكَائِرًا مُفَاخِرًا مُرَانِيًّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابو نعیم فی الحلیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دنیا کی دولت طلب کی بطریق حلال اس غرض سے کہ دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کر سکے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھی نیک سلوک کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ کی جناب میں اس شان سے حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جس نے مال و دولت حلال ہی ذریعہ سے اس مقصد سے حاصل کی کہ بڑا مال دار ہو جائے اور اس دولت مندی کی وجہ سے فخر و غرور کرنے لگے اور بڑا بننے کا اظہار کرے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (بیہقی)

﴿۲۶۶﴾

وہ سات افراد جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص

سایہ رحمت میں جگہ پائیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَ رَجُلٌ مَعَلَّقَ قَلْبَهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا۔ جس دن اس کے عرش کے

سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۔ امام عادل ۲۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے ۴۔ وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ محبت ہی پر جمع رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے ۵۔ وہ شخص جسے منصب و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے۔ اور وہ جواب میں کہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ آدمی جس نے دائیں ہاتھ سے چھپا کر اس طرح صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ۷۔ وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔ (بخاری)

﴿۲۶۷﴾

ایسی آنکھوں والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ چھو بھی نہ سکے گی۔ ۱۔ وہ آنکھ جو خوف الہی سے اشکبار ہو۔ ۲۔ وہ آنکھ جو رات بھر راہ خدا میں پہرہ دے۔

﴿۲۶۸﴾

جس مسلمان میں یہ تین صفات ہوں وہ مستحق جنت ہے

وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ، رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ"۔

(رواہ مسلم)

حضرت عیاض ابن حمار کا بیان ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین صفات کے حامل مسلمان مستحق جنت ہیں۔ بادشاہ جسے انصاف کرنے کی توفیق دی گئی۔ وہ مسلمان جو رحیم ہے اور اس کا دل اپنے قریبی عزیزوں اور مسلمانوں کے لیے نرم ہے۔ پاک دامن مسلمان (بیکار) سوالات سے بچنے والا۔ صاحب اہل و عیال۔ (مسلم)

﴿۲۶۹﴾

فتنہ و فساد کے زمانہ میں سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والے

کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔ (رواه البيهقي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے میری سنت کو پکڑا یعنی اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی فساد امت کے وقت تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ)

﴿۲۷۰﴾

جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے وہ مردود ہے۔ (بخاری)

﴿۲۷۱﴾

مسائل شریعت کے اظہار و بیان میں نفرت انگیز

انداز سے اجتناب کیا جائے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَسْرُؤُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَبَشِرُوا وَلَا تُنْفِرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ آسانی اختیار کرو اور سختی نہ کرو۔
خوشخبری سناؤ اور نفرت آمیز رویہ سے پرہیز کرو۔ (بخاری)

﴿۲۷۲﴾

بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ
أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۶۶)
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل (نیک کام) وہ ہے جو مسلسل کیا جائے۔
اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ (مسلم)

﴿۲۷۳﴾

حسن و جمال اور مال و دولت والوں کو دیکھ کر اپنے

سے کم درجہ والوں کو دیکھو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى
مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال و دولت اور جسمانی لحاظ سے اس سے بڑا ہوا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے (تا کہ حرص و طمع سے محفوظ رہ سکے)۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۷۴﴾

نقلی عبادت اتنی کی جائے جو خوشدلی سے ہو اور بوجھ نہ بنے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: هَذِهِ فُلَانَةٌ تَذُكِّرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَتْ: "مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا" وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی ﷺ ان کے ہاں جلوہ فرما ہوئے (اس وقت) ان کے ہاں عورت تھی۔ حضور نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کی یہ وہی عورت ہے۔ جس کی کثرت عبادت کا چرچا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ رک جاؤ نقلی عبادت طاقت و ہمت کے مطابق کرو۔ خدا کی قسم اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی مگر تم تھک جاؤ گے۔ حضور کو وہ نیکی بہت پسند تھی وہ ہمیشہ کی جائے۔ (بخاری)

﴿۲۷۵﴾

بندہ مومن کو جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا آذَى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک مسلمان کو بیماری، رنج و غم اور جو تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ جو کاشا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تکالیف کو اس کے گناہوں کے لیے کفارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری)

﴿۲۷۶﴾

موت کی تمنا کرنا جائز نہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ أَصَابَةٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْسِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔ (متفق عليه)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود موت کی آرزو نہ کرو اور اگر اللہ سے عرض کرنا ہی ہے تو یوں کہو الہی مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور اس وقت دنیا سے اٹھا جب کہ میرے حق میں مرنا بہتر ہو۔ (بخاری)

﴿۲۷۷﴾

تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے کسی دنیوی رنجش

کی بنا پر ترک تعلق جائز نہیں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيُلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ۔ (رواه ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کو یہ

اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے بات چیت کرنا بند کر دے۔ اگر اس درمیان میں اس کو ملاقات کی نوبت نہ آئے تو اسے چاہیے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔ اب اگر وہ اس کے سلام کو جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے ورنہ گناہ اسی کے سر رہے گا اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (ابو داؤد)

﴿۲۷۸﴾

برے خوابوں کے اثرات بد سے محفوظ رہنے کا طریقہ

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةِ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَعْنُفْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ نیک خواب یا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص مکروہ خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے تو پھر وہ برا خواب نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (بخاری)

﴿۲۷۹﴾

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین بار پناہ مانگے اور اس کو بدل دے جس پر سویا تھا۔

﴿۲۸۰﴾

کسی مسلمان کی عیادت کرنے کا ثواب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا۔

(رواہ مالک و احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان مریض کی عیادت کی تو وہ رحمت خداوندی کے دریا میں غوطے لگاتا ہے اور جب (بیمار پرسی کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو رحمت خداوندی میں ڈوب جاتا ہے۔

﴿۲۸۱﴾

مریض مسلمان کی عیادت کر نیوالے کے لیے ستر ہزار

فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں

قَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غَدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسِيَ وَأَعَادَةَ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(ترمذی ماجاء فی عیادة المریض) ص ۱۹۱ ج ۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ جب کوئی مسلمان صبح کو کسی مسلمان بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

﴿۲۸۲﴾

چاند اور سورج کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے

عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ آخِرٍ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِنِي عَبْدُهُ أَوْ تَزِنِي أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔ (رواه البخاری)

ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (سورج گہن کی نماز کے متعلق) فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فارغ ہو گئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان کو کسی کی موت پر گرہن لگتا ہے نہ پیدائش پر، جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو خدا کی یاد اور اس کی بزرگی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ دو اور اس کے بعد فرمایا۔ اے امت محمد ﷺ خدائے تعالیٰ سے زیادہ غیرت کی صفت کسی کو محبوب نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے کہ کوئی عورت یا مرد اس کی مخلوق ہو کر زنا کرے۔ اے امت محمد (آئندہ پیش آنے والے رفتوں کے متعلق) جو میں جانتا ہوں۔ اگر تم بھی جان لیتے تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت۔ (بخاری)

﴿۲۸۳﴾

بوقت مصیبت چہرہ پر طمانچہ مارنا گریبان چاک کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه الجماعة)
حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں

جو (بوقت مصیبت) چہرہ پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے طریقہ کو اپنائے۔ (بخاری)

﴿۲۸۴﴾

سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا امْرَأَةٌ تُحَدُّ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطِيبُ إِلَّا عِنْدَ أذُنِي لِمُهْرِهَا بِنَدَاهِ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ۔ (ابن ماجہ باب هل تحد المرأة على غير زوجها) ص ۱۹۲

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ تین دنوں سے زیادہ کسی کا سوگ کرے البتہ بیوہ کو چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم دیا۔ جس میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے، خوشبو نہ لگائے اور نہ کوئی اور آرائش وزینائش کرے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

﴿۲۸۵﴾

مسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و دفن میں

شرکت کر نیوالے کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةً إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقَيْرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ یہ نیت ثواب گیا اور جنازہ کے ساتھ ہی رہا۔ حتیٰ کہ اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن سے فارغ ہو گئے تو ایسے شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد

پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نماز جنازہ میں شرکت کر کے واپس ہو جائے۔ اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ (بخاری)

﴿۲۸۶﴾

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بھی دعائے مغفرت جائز ہے

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّيْبِتِ فَإِنَّهُ لَا يُسْأَلُ۔ (رواه ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو اور یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ کیونکہ اس وقت اس سے قبر میں سوال و جواب ہوں گے۔ (ابوداؤد)

﴿۲۸۷﴾

مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین

اعمال کا ثواب پھر بھی ملتا رہتا ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ۔ (بخاری)

حضرت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (یعنی اس کے بعد وہ کوئی نیک کام نہیں کرتا) سوائے تین کے (یعنی یہ تین) امور مرنے کے بعد بھی باعث اجر و ثواب بنتے ہیں۔ اول۔ صدقہ جاریہ دوم۔ وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ سوم۔ نیک اولاد جو اس

کے لیے (مغفرت کی) دعا کرے۔

﴿۲۸۸﴾

مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ: وَعَمَلُهُ فَيُرْجَعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجَعُ أَهْلُهُ، وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ“ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مرنے کے بعد تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل و عیال، مال اور عمل۔ تو اہل و
عیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں۔ صرف نیک اعمال ہیں جو باقی رہتے ہیں (یعنی
بیک اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) (بخاری)

﴿۲۸۹﴾

وفات شدہ مسلمانوں کی برائیاں نہ بیان کی جائیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا، فَتُوْذُوا أَحْيَانَا“ (رواه احمد والنسائي)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے
وفات شدہ مسلمانوں کی برائی بیان کر کے ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ (احمد)

﴿۲۹۰﴾

وفات شدہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا“۔ (رواه احمد و البخاری و النسائي)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
وفات شدہ مسلمانوں کی برائی بیان نہ کرو۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال تک پہنچ گئے۔ (یعنی ان
کی جزا۔ و سزا خدا کے سپرد ہے)۔

﴿۲۹۱﴾

زیارت قبور سنت ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمَّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ
الْآخِرَةَ۔ (رواه الترمذی و صححه)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں
زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ تحقیق تو حضرت محمد ﷺ کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت
کی اجازت دی گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی
ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۹۲﴾

زیارت قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ
نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ
الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تم کو
قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ مگر اب زیارت کیا کرو۔ (مسلم) ایک روایت میں
ہے جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ ضرور کرے۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت
آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (مسلم)

﴿ ۲۹۳ ﴾

زیارت قبور کا ضابطہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ." (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں قبروں کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ کلمات کہے۔ السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین و ان انشاء اللہ بکم لاحقون۔ یعنی اے ایماندار مسلمان گھروں والو، تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ آ ملیں گے۔ ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کا حوالہ کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ ۲۹۴ ﴾

وفات شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لیے

بہترین صدقہ پانی ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِنْرًا وَقَالَ هَذَا لِأُمِّ سَعْدٍ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی)

حضرت سعد ابن عبادہ نے عرض کی یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کے (ایصالِ ثواب کے لیے) کونسا صدقہ بہتر ہے۔ فرمایا۔ پانی۔ چنانچہ حضرت نے کنواں کھدوایا (اسے وقف کر دیا) اور کہا یہ کنواں ام سعد کے (ایصالِ ثواب) کے لیے ہے۔ (ابوداؤد)

﴿۲۹۵﴾

مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَا لَهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔ (بخاری، کتاب الرفاق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مرنے کے بعد) تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ تو وہ واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے۔ میت کے اہل و عیال اس کا مال اور اس کا (نیک) عمل اس کے ساتھ جاتا ہے تو اہل و عیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں اور اس کا نیک عمل اس کے ساتھ جاتا ہے (یعنی اس نیک عمل کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے۔

﴿۲۹۶﴾

چھ نیک کام جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عِلْمَهُ وَنَشْرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرِثَةً أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں سے جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا یہ ہیں۔ ۱۔ وہ علم جس کو سیکھ کر اس نے پھیلا یا۔



۵

اللہ کے ذکر کی فضیلت و اہمیت

تلاوت و حفظ قرآن کا ثواب

علم دین اور علماء دین کا

مرتبہ و مقام

چار رکن حریم ایمانند

در رہ شرع چار ارکانند

یاران نبی عناصر دین غواص محیط عزو تمکین
 رضوان خدا بہ چار یاران بو بکر و عمر علی و عثمان

﴿۲۹۷﴾

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات کا ورد کرنے والے کیلئے ثواب عظیم
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ
عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں
زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند مہربان کو بہت پیارے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۹۸﴾

جنت کے خزانے سے ایک وظیفہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَنْ قَوْلٍ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ
”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ زیادہ پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ خزانے جنت میں سے ہے۔
(جامع ترمذی)

﴿۲۹۹﴾

اسماء الہی کے ورد کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً
وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔
(رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونا نام ہیں۔ جس نے ان کو محفوظ کیا اور ان کی نگہداشت کی وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

﴿ ۳۰۰ ﴾

حضور اقدس ﷺ کا سب سے زیادہ محبوب و طفیفہ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

(رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ (صحیح مسلم)

○

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔“

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہو جاتے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ“۔ تا۔ ”رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“ کوئی مالک و معبود نہیں، اللہ کے سوا، وہ بڑی عظمت والا اور حلیم ہے۔ کوئی مالک و معبود نہیں اللہ کے سوا۔ وہ عرش عظیم کا رب

ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿ ۳۰۱ ﴾

ایک نہایت ہی پیارا وظیفہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ ان سب کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“۔ (صحیح مسلم)

﴿ ۳۰۲ ﴾

ایک عظیم و جلیل وظیفہ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثًا رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه احمد و الترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین بار یہ کلمات پڑھ لیتا ہے۔ رضیت باللہ الخ میں اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر دل سے رضا مند ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ اپنے اوپر یہ لازم کر لیتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی کر دے۔ (احمد، ترمذی)

﴿ ۳۰۳ ﴾

سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن کی تعلیم

کے فرائض ادا کرے

عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ - (بخاری)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

﴿ ۳۰۴ ﴾

ماہر قرآن کا درجہ مقام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ - (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (یا حفظ یا ناظرہ) وہ معزز، وفادار اور فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا (بخاری و مسلم)

﴿ ۳۰۵ ﴾

تلاوت قرآن سے دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِلاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ - (رواہ البیہقی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بنی آدم کے

قلوب پر اسی طرح رنگ پڑ جاتا ہے۔ جس طرح پانی لگ جا۔ سے لوہے پر رنگ آ جاتا ہے عرض کیا گیا کہ حضور! دلوں کے رنگ کو دور کرنے کا طریقہ کیا ہے فرمایا، موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت (بیہمتی)

﴿۳۰۶﴾

قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ بَلْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الم کا ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، دارمی)

قرآن میں کل ۳۲۱۲۶۷ حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے ۳۲۱۲۶۷۰ نیکیاں ملیں گی۔

﴿۳۰۷﴾

قرآن مجید پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کا مرتبہ

عَنْ مَعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا طَنَكُمُ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا۔

(رواہ احمد و ابوداؤد)

حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن پڑھا۔

س پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے اس باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہوگویا سورج تمہارے پاس ہی اتر آیا ہے۔ پھر تم سمجھ سکتے ہو (کہ والدین کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہو)۔ (احمد ابوداؤد)

﴿۳۰۸﴾

جب مسلمان ذکر الہی کیلئے جمع ہوتے ہیں تو ان پر

رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمانوں کی کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

﴿۳۰۹﴾

قرآن مجید یا قرآن کی کسی آیت یا سورۃ کو یاد

کر کے بھلا دینا گناہ عظیم ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَدَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمْ أَرِ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے۔ حتیٰ کہ (ثواب کے کاموں میں سے) کوڑے کا وہ تنکا جسے آدمی مسجد سے باہر پھینک دے اور مجھ پر میری امت کے گناہ کے کام پیش کیے گئے تو نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا (مگر یہ کہ) قرآن کی کوئی صورت یا آیت جو بدہ کو دی گئی پھر وہ اس کو بھلا دے۔ (ترمذی)

﴿۳۱۰﴾

علم دین اور علمائے دین کا مرتبہ و مقام

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوَاهِرِ وَاللُّلُؤُا وَالذَّهَبِ۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر یعنی سور کے گلے میں جواہرات موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا ہو۔

﴿۳۱۱﴾

عالم دین کی عظیم و جلیل فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِيَمَا أَعْلَمُ عَنْ أَحَدِهِمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي حُجْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لِيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ

سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۳۱۲﴾

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے

دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

﴿۳۱۳﴾

عالم ربانی شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

﴿ ۳۱۴ ﴾

عالم دین کا ایک ساعت پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمِ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ أَحْيَائِهَا۔

(دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رات میں
ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿ ۳۱۵ ﴾

علم دین کے طالبوں کے لیے فرشتوں پر بچھاتے ہیں اور مخلوق الہی
ان کے لیے دعا مغفرت کرتی ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ
طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ
لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيَتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ
الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ
وَإِفْرِ۔ (ترمذی، ابو داؤد و مشکوٰۃ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ
اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل
کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں

ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء انبیاء کرام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیاء کرام کا ترکہ وینار و درہم نہیں۔ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔

﴿۳۱۶﴾

تین چیزیں معاشرہ کے لیے سم قاتل ہیں عالم دین
کی لغزش، جدال منافق اور حاکم کے ظالمانہ فیصلے

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ۔

(رواہ الدارمی)

حضرت زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے پوچھا جانتے ہو۔ اسلام کو
ڈھا دینے والی چیزیں کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا۔ اول عالم دین کی لغزش دوم
منافق کا کتاب اللہ میں بے جا جھگڑا نکالنا، سوم گمراہ حاکموں کے بے جا فیصلے۔ (دارمی)

﴿۳۱۷﴾

چالیس حدیثیں برائے تبلیغ یاد کر نیوالا مستحق جنت ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ
الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فِقْهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فِقْهًا وَكُنْتُ
لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ

الصلوة لتسليم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کر لے تو فقیہ یعنی عالم دین ہو جائے تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی امور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عالم دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

﴿۳۱۸﴾

لا لچ عالم دین کے دل سے علم دین کے انوار و برکات کو نکال دیتی ہے
 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِكُفِّ مَنُ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا
 يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔
 روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے دریافت فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے
 موافق عمل کریں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کے انوار و
 برکات) کو نکال لیتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

﴿۳۱۹﴾

جو شخص دین کا علم دنیا کمانے کی نیت سے حاصل کریگا

وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ
 عِلْمًا مِمَّا يَتَفَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ
 عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے
 ایسے علم کو سکھا جس کے ذریعے خدا تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے مگر اس نے صرف

اس لیے سیکھا کہ اس علم سے متاع دنیا حاصل کر لے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۰﴾

علماء حق اور علماسو

عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرَّارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ۔

حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے بدترین علمائے سو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علماء حق ہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۱﴾

بغیر علم کے فتویٰ دینے والے کے لیے وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَتَّعَلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيهِ غَيْرُهُ فَقَدْ خَانَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جسے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس کے ساتھ خیانت کی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۲﴾

قرآن مجید کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرنا جہنم کو دعوت دینا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي

الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَ فِي رِوَايَةٍ مَّنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - (رواه الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کی۔ جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی تو چاہیے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۲۷)

﴿۳۲۳﴾

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ
بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ - (مشکوٰۃ ص ۲۸)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (اور اتفاقیہ) وہ قول صحیح بھی ہو واجب بھی اس نے خطا کی۔

﴿۳۲۴﴾

جاننے بوجھتے دینی مسئلہ نہ بتانا گناہ عظیم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ
عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ -

(رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی، مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۲۶)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کسی دینی مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ جو اس کے علم میں ہے۔ پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (ترمذی)

۶

والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں،
 ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اسلامی معاشرت
 اور تمدن و تہذیب اور حقوق العباد سے
 متعلق چند اہم ہدایات

قرآن مجید میں انبیائے کرام کے جس قدر فضائل و کمالات اور معجزات
 کا ذکر ہے ہمارے مقدس رسول ان سب کے جامع ہیں۔ اس مسئلہ پر
 امت کا اجماع ہے اور نصوص قطعیہ کا بھی یہی مفاد ہے۔

﴿ ۳۲۵ ﴾

والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ - (ترمذی)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسن بن علیؑ کے کان میں (نماز والی) اذان دیتے ہوئے دیکھا جب کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

(جام ترمذی سنن ابی داؤد)

﴿ ۳۲۶ ﴾

بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحُوا عَلَيَّ صَبِيَانِكُمْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَقِّنُوهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

(روالبیہقی فی شعب الایمان)

اپنے بچوں کو زبان سے سب سے پہلے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہلو اور موت کے وقت اسی کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی تلقین کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿ ۳۲۷ ﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آدَابَهُمْ - (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو (سنن ابن ماجہ)

﴿ ۳۲۸ ﴾

بچوں کے لیے والدین کی طرف سے بہترین تحفہ حسن ادب

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ
وَلَدًا مِنْ نَحْلِ أَفْضَلٍ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ - (رواه الترمذی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی
باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

﴿ ۳۲۹ ﴾

بچوں کا اچھا نام رکھا جائے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ -

(رواه احمد و ابو داؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ لہذا
(اپنے بچوں) کے اچھے نام رکھا کرو (مسند احمد، ابی داؤد)

﴿ ۳۳۰ ﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى
الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ وَيُحْسِنَ آدَبَهُ - (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ باپ
پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ (بیہقی)

﴿۳۳۱﴾

برے نام کو اچھے نام سے بدل دیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم برے نام کو (اچھے
نام سے) بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

﴿۳۳۲﴾

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةً۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی ایک
صاحب زادی تھیں جن کا نام عاصیہ تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان کا نام
بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (مسلم)

﴿۳۳۳﴾

عقیقہ سنت ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحُسَيْنِ
وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے
نواسوں) حسن اور حسین کے عقیقہ میں ایک ایک مینڈھا ذبح کیا (ابوداؤد)

﴿۳۳۴﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ
بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِينَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً۔ (ترمذی)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کے

عقیقہ میں ایک بکری کی قربانی دی اور آپ نے (سیدہ) فاطمہ سے فرمایا کہ ان کا سر منڈھا دو اور بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کر دو۔ (ترمذی)

﴿۳۳۵﴾

جب بچہ کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز

پڑھنے کی تلقین کی جائے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالتَّلَاوَةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ (ابو داؤد)

حضرت عمر بن شعب، وہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز میں کوتاہی کرنے پر مارو (یعنی سخت باز پرس کرو) اور ان کے بستر بھی علیحدہ علیحدہ کرو۔ (ابو داؤد)

﴿۳۳۶﴾

سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کی ضروریات

پوری کرنا شرعاً ضروری ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے راہ خدا میں خرچ کیا۔ ایک وہ ہے جسے تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ

کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے کسی پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال (بیوی بچوں پر) خرچ کیا۔ ان سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہی دینار ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۳۷﴾

شوہر کیلئے دین مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوَفَّقُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح کی) شرطوں میں جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے (یعنی دین مہر)۔ (بخاری، مسلم)

﴿۳۳۸﴾

دعوت و لیمہ سنت ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (بخاری، مسلم)

﴿۳۳۹﴾

دعوت قبول کرنا سنت ہے بغیر بلائے دعوت میں

جانیوالا چور کی طرح ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا۔ (ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (بے وجہ شرعی) دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے پہنچ جائے تو وہ چور کی طرح گیا اور ڈاکو بن کر نکلا (ابوداؤد)

﴿۳۲۰﴾

دعوت ولیمہ میں غریب اور سفید پوش مسلمانوں

کو بھی شریک کیا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ الْوَلِيمَةُ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے (بخاری، مسلم)

﴿۳۲۱﴾

بلا وجہ طلاق دینا گناہ ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَائِلِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ۔ (رواه ابو داؤد، مشکوٰۃ ص ۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے (ابوداؤد)

﴿ ۳۳۲ ﴾

لڑکیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والا جنتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

(بخاری و مسلم)

﴿ ۳۳۳ ﴾

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ بَنَتَيْنِ فَأَدَّبَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَزَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ (رواه ابو داؤد و الترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے تین بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ (ابو داؤد و ترمذی)

﴿ ۳۳۴ ﴾

بچوں کو رحمت، شفقت سے پیار کرنے کی اہمیت

أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ قَالَ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ۔

(بخاری باب رحمۃ الولد و تقبیلہ) ج ۷ ص ۸۸۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو پیار کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ حضور بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھائی۔ پھر فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

﴿۳۲۵﴾

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ تَقْبِلُونَ الصَّبِيَانَ فَمَا نَقَبِلُ هُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔ (بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا۔ آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ہم بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم و شفقت کو نکال لیا ہے۔

﴿۳۲۶﴾

اپنے بچوں کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ

کرنا اور انھیں پیار کرنا سنت ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبِلُونَ الصَّبِيَانَ فَمَا نَقْبِلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ آپ بچوں کو چومتے ہیں لیکن ہم لوگ نہیں

چومتے۔ ارشاد ہوا کہ خدا نے جب تپہ رے دل سے رحم کو نکال لیا تو میرا کیا زور ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۳۲۷﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ابْتَسَرَ الْأَثَرُ عُنُقَ بَنِي حَابِسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْبَلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشْرَةَ مَا قَبَلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ۔

(ترمذی باب ماجاء فی رحمۃ الولد، ج ۲ ص ۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ نبی ﷺ حسن کو پیار کر رہے ہیں۔ اس پر اقرع نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاسکتا۔ (ترمذی)

﴿۳۲۸﴾

نیک بیوی اور اس کا مرتبہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ آيَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔ (رواه ابو نعیم فی الحلیة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (حلیہ ابو نعیم)

﴿۳۴۹﴾

میاں بیوی کی معاشرت سے متعلق حضور کا ارشاد

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى الزَّوْجِ قَالَ أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا أَطْعَمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا كَتَسَى وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا يُفْبِحَ وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح، ص ۱۳۴)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا۔ بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے۔ فرمایا۔ جب خود کھائے تو اس کو کھلائے جب خود پہنے تو اس کو پہنائے۔ نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو برا بھلا کہے، اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لیے اس کو علیحدہ کرے۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ۔

(ابن ماجہ ص ۱۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے (یعنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا) (ابن ماجہ)

﴿۳۵۰﴾

بہترین مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا اور اپنی

بیوی کے ساتھ اس کا رویہ لطف و محبت کا ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

رشتہ دار ہوں، پھر جوان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۵۳﴾

اپنی والدہ کے قدم چومنا جنت کی چوکھٹ چومنے کی طرح ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ أُمِّهِ فَكَانَ مِمَّا قَبَّلَ عَتِيَةَ الْجَنَّةِ۔

(در مختار کتاب الحضر والاباحۃ) ج ۵ ص ۲۵۹

لَمَّا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ رَأْسَ فَاطِمَةَ وَيَقُولُ أَجْدُ مِنْهَا رِيحَ الْجَنَّةِ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ أُمِّهِ۔

الخ ص ۲۶۹ ج ۷۔ (فتح القدیر)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اپنی والدہ کے قدم چومے وہ ایسے ہے جیسے اس نے جنت کی چوکھٹ کو چوما۔

﴿۳۵۴﴾

محبت و عقیدت سے والدین کو دیکھنے والوں

کو حج مقبول کا ثواب ملتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَحْمَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً قَالَ نَعَمْ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ۔ (شعب الایمان، للبيهقي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی نیک فرزند اپنے والدین کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر نگاہ کے بدلے حج مبرور کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگرچہ دن میں سو بار اپنے والدین کو دیکھے۔ فرمایا۔ (اللہ اکبر۔ اللہ اطیب) وہ بہت بڑا ہے بڑا پاک ہے۔ (یعنی تمہارے اندازے اور گمان سے بھی بڑا اور پاک ہے۔ وہ سو مرتبہ دیکھنے والے کو ایک سو

عدد حج مقبول کا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔ (بیہقی)

﴿۳۵۵﴾

والدین کی خدمت اور راحت رسائی بھی جہاد ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَاهِدُ، قَالَ أَلَيْكَ ابْوَان؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد میں چاہتا ہوں آپ نے پوچھا۔ کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ عرض کی ہیں۔۔۔ حضور نے فرمایا تو پھر ان میں جہاد کر (یعنی والدین مستحق خدمت ہیں۔ تو ان کی خدمت کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔) (ابوداؤد)

﴿۳۵۶﴾

بوڑھے والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنے والا

رحمت الہی سے محروم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص ذلیل ہو۔ وہ شخص خوار ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا۔ وہ بد نصیب جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کو بڑھاپے کی حالت میں پائے، پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۵۷﴾

ماں اور خالہ کی خدمت بھی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
 أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ
 خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرَّهَا۔

(ترمذی باب ماجاء فی برانحالة) ص ۱۲ ج ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں
 نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے؟ فرمایا۔ کیا تیری ماں زندہ
 ہے؟ جواب دیا۔ نہیں دریافت فرمایا کیا خالہ ہے؟ گزارش کی ہے فرمایا تو اس کے ساتھ
 نیکی کر (بخاری ج ۲ کتاب الادب)

﴿۳۵۸﴾

والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے حقوق ادا کیے جائیں
 عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي
 شَيْءٍ أِبْرَهُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا
 وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا۔
 (رواه ابو داؤد و ابن ماجه)

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت
 میں حاضر تھے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میرے ماں
 باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حق ہیں جو مجھے ادا کرنا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا ”ہاں! ان کے
 لیے خیر و رحمت کی دعا کرتے رہنا، اللہ سے ان کی بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد یا معاہدہ

کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا (ابوداؤد ابن ماجہ)

﴿۳۵۹﴾

والدین کے انتقال کے بعد ان سے حسن سلوک کا طریقہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبْرَ الْبِرِّ صَلَّةُ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدَّابِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْفَى - (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ باپ کی خدمت اور حسن سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ (عزت و احترام) تعلق رکھا جائے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۶۰﴾

یہ بات اخلاق اسلامی کے خلاف ہے کہ آدمی خود

توپیت بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَنَ بِي مِنْ بَاتٍ شَبَعَانَ وَجَارُهُ جَانِعٌ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ - (رواه البزار والطبرانی في الكبير)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی (صحیح معنوں میں) مجھ پر ایمان نہیں لایا جو اپنا پیٹ بھر کے..... سو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کی خبر ہو (طبرانی)

﴿۳۶۱﴾

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى

الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر ”یرحمک اللہ“ کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

﴿۳۶۲﴾

رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اہمیت

عَنْ أَنَسٍ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثار قدم تا دیر رہیں تو وہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کرے (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۳﴾

قرابت داروں کے ساتھ برا سلوک کر نیوالے کیلئے وعید شدید

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا (یعنی قرابت داروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جاسکے گا۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۴﴾

محتاجوں، بیماروں اور مصیبت زدوں کی

امداد و اعانت باعث اجر و ثواب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو خود اس پر ظلم کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۵﴾

بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے سر

پر دست شفقت رکھا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ۔ (رواه بن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین وہ گھرانہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھروہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے (ابن ماجہ)

﴿۳۶۶﴾

یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يُفْتَرُّ كَالصَّائِمِ لَا يُفْطَرُ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی بیوہ عورت یا کسی مسکین کی حاجت پوری کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کے مثل ہے۔

﴿۳۶۷﴾

یتیم کی کفالت و پرورش کر نیوالے کیلئے جنت کی بشارت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرْنٍ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ۔

(رواه احمد و الترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر صرف رضائے الہی کے لیے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنت

میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ (مسند احمد، ترمذی)

﴿۳۶۸﴾

پڑوسی اور اس کے حقوق کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُؤْصِنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل امین پڑوسی کے بارے میں (نیک سلوک) کی وصیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۹﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَيْقَهُ۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (مسلم)

﴿۳۷۰﴾

ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک،

مہمان کا اکرام اور اچھی بات کہی جائے

إِنَّ أَبَا شَرِيحٍ الْعَدَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ

كَانَ يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا اور جس وقت آپ یہ فرما رہے تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے اور جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چپ رہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۷۱﴾

اسلامی معاشرت میں سلام کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اسلام میں کونسا عمل اچھا ہے؟ فرمایا (ایک یہ) کہ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) جس مسلمان کو جانتے ہو اس کو بھی اور جس کو نہیں جانتے اس کو بھی سلام کرو۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا۔ لوگو رحمن کی عبادت کرو اور اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ تم جنت میں پہنچ جاؤ گے سلامتی کے ساتھ (ترمذی)

﴿۳۷۲﴾

سلام کرنا باعث خیر و برکت ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ۔ (ترمذی باب ما ذکر فی فضل السلام) ص ۹۸ ج ۲۔

حضرت عمران بن حسین کہتے ہیں۔ ایک بار ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ”السلام علیکم“ آپ نے فرمایا۔ ”اس کو دس نیکیاں ملیں تیسرا آدمی آیا تو کہا۔ ”السلام علیکم رحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو بیس نیکیاں ملیں۔“ تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ آپ نے فرمایا۔ ”اس کو تیس نیکیاں ملیں۔“ (ترمذی کتاب الاستیذان)

﴿۳۷۳﴾

گھر میں جاؤ تو بیوی بچوں کو بھی سلام کرو

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ كُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ۔ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمہارے لیے بھی باعث برکت ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لیے بھی۔ (جامع ترمذی)

﴿۳۷۴﴾

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَيَّ أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ۔ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور پھر جب گھر سے جانے لگو تو وداعی سلام کر کے نکلو۔

(شعب الایمان للبیہقی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَّأَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ اہل مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے لگے تو پھر سلام کرے (ترمذی)

﴿۳۷۵﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹے بڑے کو سلام اور راستہ سے گزرنے والا اور چلنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔ (بخاری)

﴿۳۷۷﴾

سلام کا اتمام مصافحہ ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ۔ (ترمذی و ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سلام کا اتمام مصافحہ ہے (ترمذی و ابوداؤد)

﴿۳۷۷﴾

کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھی جائے اور بسم اللہ پڑھنا

بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ (رواه ابو داؤد و الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) اور شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بعد میں کہہ دے۔ بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

﴿۳۷۸﴾

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ۔ (رواه و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کچھ کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کچھ پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۷۹﴾

بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيئُ فِي الصُّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں (بچپن میں) رسول اللہ ﷺ کی آغوش شفقت میں پرورش پا رہا تھا تو (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف چلتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

﴿۳۸۰﴾

کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے،

وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لَطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے، کپڑوں کے پہننے کے لیے استعمال فرماتے اور یایاں ہاتھ دیگر کاموں کے لیے۔

(ابوداؤد)

﴿۳۸۱﴾

ہر کام کا آغاز وٹنی جانب سے کرنا مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيْمَنُ فِي تَنْعَلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَطَهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جوئی پہننے، کنگھی کرنے، طہارت کرنے غرضکہ تمام کاموں میں وٹنی جانب سے ابتداء کرنے کو

پسند فرماتے تھے۔

﴿۳۸۲﴾

پانی تین گھونٹ میں بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پھر الحمد للہ کہو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنِي وَثَلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرَبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک ہی بار یعنی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو البتہ دو، تین بار سانس لے کر پیو اور پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو (بخاری)

﴿۳۸۳﴾

ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کو، چار کا کھانا آٹھ کو۔ (اس لیے دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرنا مستحب ہے) (مسلم)

﴿۳۸۴﴾

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں کے لیے وعید شدید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ ذَهَبٍ أَوْ

فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يُجْرُ جُرْفِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

(دار قطنی، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جو ان دونوں دھاتوں کی (غالب) ملاوٹ ہو سے پانی پیا تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہا ہے۔

﴿۳۸۵﴾

ازراہ تکبر و غرور چادر قمیص اور عمامہ کو کٹھنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ
إِزَارَهُ بَطْرًا۔ (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جس نے ازراہ تکبر اپنا تہمند لٹکایا۔

﴿۳۸۶﴾

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ
وَالْقَمِيصِ وَالْعَمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اسال چادر، قمیص اور عمامہ میں ہے تو جس نے ان میں سے کسی کو بدنیت تکبر و غرور لٹکایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿۳۸۷﴾

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا ازراہ تکبر و غرور زیادہ نیچا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (بخاری)

خدا نے دیا ہے تو اچھا کھاؤ، پہنو مگر تکبر و اسراف سے پرہیز کرو
 عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا وَ تَصَدَّقُوا وَ ابْسُوا مَا لَمْ يُخَالِطِ اسْرَافٌ وَ لَا مَخِيلَةٌ۔
 (رواہ احمد و النسائی و ابن ماجہ)

حضرت عمر و بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خوب کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو جب تک کہ اسراف و تکبر نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿۳۸۸﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَ نَعْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مِنْ بَطَرِ الْحَقِّ وَ غَمَصِ النَّاسِ۔

(ترمذی باب ماجہ فی الکبر) ص ۲۰ ج ۲

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ مجھے اچھا کپڑا اور جوتا بہت پسند ہے۔ (مطلب یہ کہ یہ غرور میں داخل نہیں) ارشاد ہوا کہ خدا تو خود ہی جمال کو پسند کرتا ہے، غرور یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(ترمذی ابواب البر و الصلہ)

﴿ ۳۸۹ ﴾

بیاہ شادی اور خوشی کے موقع پر نابالغ بچیوں کا ایسے
اشعار لگانا جائز ہے جو مسلمان فوجیوں کی شجاعت و جوانمردی
سے متعلق ہوں یا ایسے مضامین پر مشتمل ہوں جو

عریاں اور مخرب اخلاق نہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زُفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ-

(بخاری ص ۷۷۵ ج ۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ نے (اپنی ایک رشتہ دار) عورت کا نکاح کر کے اس کو رخصت
کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا، کیونکہ انصار کو گیت
پسند ہے۔ (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَغْنِيَانِ
بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغْنِيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اِبْمَزَا
مِيرَ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ يَوْمَ عِيدِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا
عِيدُنَا۔ (بخاری باب السنة العیدین ص ۱۳۰ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عید کے دن میرے پاس انصار کی دو لونڈیاں جو
پیشہ ورگانے والی نہ تھیں، وہ اشعار گارہی تھیں جو انصار نے بعثت کی لڑائی کے متعلق کہے
تھے۔ اسی حالت میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور کہا کہ شیطان کے مزا میر اور رسول خدا ﷺ
کے گھر میں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”اے ابو بکر! ہر قوم کے لیے عید کا ایک دن

ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔ یعنی اس دن گانا مباح ہے۔

(بخاری باب سنۃ العیدین)

﴿۳۹۰﴾

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَآلِي مَسْعُودٍ بِالْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارِي يُغْنِينَ فَقُلْتُ أَنْتُمْ صَاحِبَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفَعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

(نسائی باب الہو و الغنا عند العرس ص ۷۷ ج ۷)

عامر ابن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے ہاں گیا۔ شادی کا موقع تھا اور یہ دونوں لڑکیوں کا گانا سن رہے تھے۔ تو میں نے ان دونوں سے کہا۔ تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو اور بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ (گانا) ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا۔ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو، رسول اللہ ﷺ نے شادی بیاہ کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے (نسائی باب الہو و الغنا عند العرس)

﴿۳۹۱﴾

رہبانیت، تجرد، ترک لذائذ اور ریاضت شاقہ کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا عُمَانَ أَرِغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأُصُومُ وَأُفِطِرُ وَأُنكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُمَانَ فَإِنَّ لَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأُفِطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔ (ابوداؤد باب ما يؤمر به من القصد في الصلوة ص ۱۹۴ ج ۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے عثمان بن

مظعون کو بلا کر پوچھا۔ (حضرت عثمانؓ کی یہ کیفیت تھی شب و روز عبادت میں مصروف رہتے، بیوی سے تعلق نہیں رکھتے، دن کو روزے رکھتے ہیں۔ رات کو سوتے نہیں) عثمان کیا تم میرے طریقہ سے ہٹ گئے۔ عرض کی خدا کی قسم میں نہیں ہٹا ہوں۔ میں آپ ہی کے طریقے کا طلب گار ہوں۔ فرمایا میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے بھی نکاح بھی کرتا ہوں، اے عثمان خدا سے ڈرو کہ تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تو روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

﴿۳۹۲﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتَمَّ صَوْمَهُ۔

(بخاری باب النذر فيما لا يملك وفي مصيبة ص ۹۹، ج ۲)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ ایک شخص چلچلاتی دھوپ میں ننگے سر کھڑا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اور اس کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ بات کرے گا اور برابر روزے رکھے گا، آپ نے فرمایا کہ ”اس سے کہو کہ باتیں کرے، بیٹھے، سایہ میں آرام لے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور)

﴿ ۳۹۳ ﴾

صدقات و خیرات کا ایک اہم ضابطہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَا تَصَدِّقُ بِثُلثِي مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالْشَّطْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ - إِنَّكَ إِنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوا تو بحضور نبوی عموں کی۔ یا رسول اللہ آپ نے میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرمائی۔ میرے پاس بہت مال ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔ کیا مجھے دو تہائی ۲/۳ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں میں نے عرض کیا آدھا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا۔ ایک تہائی کی اجازت ہے مگر ایک تہائی بھی زیادہ ہے اور فرمایا تم اہل و عیال کو غنی چھوڑ جاؤ۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

﴿ ۳۹۴ ﴾

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی باقی رہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَأَبْدَاءُ بِمَنْ تَعُولُ -

(رواہ البخاری، مشکوٰۃ، باب فضل الصدقہ)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے۔ جس کے بعد خوشحالی باقی رہے اور صدقہ اس کو پہلے دو جس کے تم کفیل ہو۔

﴿۳۹۵﴾

سب سے بہتر و اعظم صدقہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ فَقَالَ أَنْ تُصَدِّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا آوَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ-

(مسلم باب بیان افضل الصدقة ص ۳۳۲ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بجزور نبوی حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ کون سا صدقہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا۔ یہ کہ تم صدقہ کرو اور تم تندرست ہو، مال کی خواہش ہو اور جینے کی بھی امید ہو اور تم اس پر ڈھیل نہ دو کہ جب جان حلق تک آجائے تو تم کہو کہ فلاں کو اتنا دو اور فلاں کو اتنا دو، حالانکہ وہ تو اب (تمہارے بعد) فلاں کا ہو ہی چکا۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۸۱)

﴿۳۹۶﴾

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحُ" (رواه احمد)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو (تم سے) کینہ اور حسد رکھتا ہو۔ (احمد)

﴿۳۹۷﴾

اپنے مستحق عزیز و اقرباء کو صدقہ دینے میں دگنا ثواب ہے

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ، وَصِلَةٌ-

(رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی)

حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے عزیز و اقربا کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (ترمذی)

﴿۳۹۸﴾

صدقہ غضب الہی سے محفوظ کرتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے (ترمذی)

﴿۳۹۹﴾

اپنے اہل و عیال پر نیت ثواب خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر نیت ثواب جو کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۴۰۰﴾

صحیح و سالم اور غیر محتاج کیلئے صدقہ حلال نہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

(ترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة) ص ۱۴۱ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غیر محتاج اور صحیح و سالم آدمی کے لیے صدقہ و خیرات حلال نہیں۔

﴿۴۰۱﴾

مسکین وہ ہے جو اگر چہ مالدار نہیں مگر اپنی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے
 أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينِ الَّذِي لَيْسَ
 لَهُ غِنَى وَيَسْتَحْيِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ الْحَافًا۔ (بخاری ج ۱ ص ۹۹)
 محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں ہے
 جس کو لقمہ دو لقمے دروازوں سے واپس لوٹا دیتے ہیں۔ مسکین وہ ہے جو گوبے نیاز نہیں
 ہے لیکن حیا کرتا ہے اور لوگوں سے گڑگڑا کر نہیں مانگتا۔ (بخاری)

﴿۴۰۲﴾

پیشہ ور گداگروں کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت نہ ہوگا
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ
 يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُضْغَةٌ لَحْمٍ۔
 (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تكثرا۔ ص ۱۹۹ ج ۱)
 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی
 ہمیشہ مانگتا پھرتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ
 پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔ (بخاری)

﴿۴۰۳﴾

گداگری عزت نفس کو مجروح کر دیتی ہے
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَا نُّيَاخِذُ أَحَدَكُمْ حَبْلَهُ فَيُحْتَبَبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا
فَسَأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ۔

(کتاب الزکوٰۃ باب الاستفاف عن المسئله ص ۱۹۸ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس
ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کسی کا رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑی
کا بوجھ اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے سے بھیک مانگے وہ اسے دے یا نہ
دے۔ (بخاری)



برائی سے روکنے کے درجات
 بعض ایسے بڑے بڑے گناہ جن کی
 سنگینیت آج کے معاشرہ میں
 دھندلی پڑ گئی ہے

﴿ ۴۰۴ ﴾

برائی سے روکنے کے درجات

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ - (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

﴿ ۴۰۵ ﴾

خلاف شرع کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ - (رواه في شرح السنة)

حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ (شرح السنۃ)

﴿ ۴۰۶ ﴾

امور مملکت میں خیانت کرنی والا حاکم جنت سے محروم ہے

عَنْ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - (بخاری)

حضرت مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو اور مر گیا اور اس نے رعیت کے حقوق میں خیانت کی اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری)

﴿۴۰۷﴾

نیکی اور برائی کا ضابطہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ (رواه مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی صرف اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ کی علامت یہ ہے کہ وہ بات جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس بات کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿۴۰۸﴾

اس امت کی خاص آزمائش دولت میں ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔ (رواه الترمذی)

حضرت کعب بن عیاضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہر امت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی خاص آزمائش مال ہے۔ (ترمذی)

﴿۴۰۹﴾

اگر اللہ کے نافرمان بندے کو مال و دولت اور عزت و راحت حاصل ہو جائے تو یہ اس کے لیے رحمت نہیں بلکہ استدراج ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ

يُعْطَى الْعَبْدَ عَلَى مَعْصِيَةِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ۔ (رواه احمد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اس کی نافرمانی کے باوجود دنیا کی وہ نعمتیں دے رہا ہے۔ جن کا وہ بندہ طالب ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس کے حق میں استدراج ہے۔ یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (بطور استشہاد کے) قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”فلما نسوا ما ذکر واہ الایۃ“ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب انھوں نے بھلا دیا ان باتوں کو، جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے کھول دیئے ان پر دنیا کی سب نعمتوں کے دروازے، یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں کے ملنے پر خوب مست ہوئے اور اترائے، تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا۔

﴿۴۱۰﴾

چار بڑے گناہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ۔ (رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ۱۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی ۳۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴۔ جھوٹی گواہی دینا۔

﴿ ۴۱۱ ﴾

کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دلوائے
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ
 أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ
 يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ وَفَيْسَبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ۔

(ترمذی باب ماجاء فی عقوق الوالدین) ص ۱۲ ج ۲

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے
 کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول ﷺ اللہ! کیا آدمی
 اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ایک اس کے باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس
 کے باپ کو۔ ایک اس کو ماں کو گالی دے گا تو دوسرا اس کی ماں کو۔ (ترمذی)

﴿ ۴۱۲ ﴾

ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جائے؟

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا ”فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ
 مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ
 فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ“۔ (رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے مسلمان
 بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ
 مظلوم کی مدد تو کروں مگر ظالم کی کیسے کروں۔ فرمایا ظالم کو ظلم سے (حتی المقدور) روکنا
 ظالم کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔

﴿ ۴۱۳ ﴾

اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی رسی دراز فرماتا ہے۔ مگر جب پکڑتا

ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لِيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ۔ (متفق عليه)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی مہلت دیتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

﴿ ۴۱۴ ﴾

ظلم وعدوان اور کسی کی کوئی چیز اس کی اجازت اور

مرضی کے بغیر لینا گناہ و حرام ہے

عَنْ أَبِي حَرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا لَا تَظْلِمُوا أَلَّا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔

(بیہقی، دارقطنی، مشکوٰۃ)

حضرت ابو حرہ رقاشیؓ اور وہ اپنے چچا سے راوی رسول ﷺ نے فرمایا۔ خبردار ظلم نہ کرنا خبردار۔ کسی مسلمان کا مال کسی دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی اجازت سے۔ (مشکوٰۃ)

﴿ ۴۱۵ ﴾

قاتل و مقتول دونوں جہنمی

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔"

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَيَّ قَتَلَ صَاحِبَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو بکرؓ ثقفی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لیے۔ فرمایا اس لیے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

﴿۴۱۶﴾

شُرک، والدین کی نافرمانی، قتل ناحق اور جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ۔

(مشکوٰۃ باب الكبائر و علامات النفاق)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔“

﴿۴۱۷﴾

قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ملیگا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ
الْقَرْنَاءِ“ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے

دن حقداروں کو ان کا حق ضرور ملے گا۔ حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو بھی (اگر اس نے زیادتی کی ہے) سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائیگا۔

﴿۴۱۸﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبٌ مِّنْ إِرَاكٍ۔

(مسلم جلد ۲ ص ۸۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کر دے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو۔ فرمایا درخت (اراک) کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۴۱۹﴾

جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی تو ساتوں زمینوں میں

اسے دھنسا دیا جائے گا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ۔ (بخاری)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ناحق کسی کی ذرا سی زمین لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں

تک اسے دھنسا دیا جائیگا (بخاری)

﴿۲۲۰﴾

جس نے کسی مسلمان کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کے طوق اسکے گلے میں ڈالے جائینگے

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ - (بخاری)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے کسی کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لے لی قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کے طوق ڈالے جائینگے۔ (بخاری)

﴿۲۲۱﴾

قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی

کے سامان مہیا فرمادیتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ آدَاءَ مَا آدَى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتِّلَافَهَا اتَّلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ - (شکوۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو لوگوں کا مال قرض لے جس کے ادا کرنے کا پختہ ارادہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے قرض کو تلف کرنے کا ارادہ رکھے (یعنی ادائیگی کی نیت نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

﴿۲۲۲﴾

تنگ دست کو مہلت دینے والا قیامت کی سختیوں سے محفوظ ہوگا

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ

يُنَجِّيهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

(رواہ مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اللہ اسے روز قیامت کی تکالیف سے نجات دے تو چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا (قرض) معاف کر دے۔ (مسلم)

﴿۴۲۳﴾

جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے راہ خدا میں شہید

ہونے والا بھی جنت میں نہیں جاسکتا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ - (مشکوٰۃ)

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے قرض کے متعلق فرمایا۔ مجھے اس ذات مقدس کی قسم جن کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ پھر زندہ ہو پھر راہ خدا میں شہید ہو۔ پھر زندہ ہو پھر راہ خدا میں مارا جائے اور اس پر کسی کا قرض ہو۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ اس پر جو قرض ہے وہ ادا کر دیا جائے۔ (احمد)

﴿۴۲۴﴾

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ

کُفْرٌ۔ (رواہ البخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے (بخاری)

﴿۴۲۵﴾

بلاوجہ شرعی کسی بھی چیز پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَلْعُنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ۔ (ابو داؤد بات اللعن کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی اور مسلم نے کہا۔ ایک بار ہوا ایک شخص کی چادر کو ادھر ادھر اڑانے لگی۔ اس نے ہوا پر لعنت بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ بھیجو، وہ تو صرف خدا کی فرماں بردار ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الادب)

﴿۴۲۶﴾

منافق کی تین بڑی بڑی علامتیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَيُّهُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُوتِمِنَ خَانَ۔"

(متفق علیہ)

منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ سے کام لے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۴۲۷﴾

ظلم اور بخل برائیوں پر برا بیچتے کرتے ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ۔

(رواہ مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ظلم سے بچو۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ اور بخل سے بھی پرہیز کرو۔ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا۔ خونریزی اور حرام کو حلال قرار دینے پر برا بیچتے کیا۔ (مسلم)

﴿۴۲۸﴾

کسی مسلمان کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا اور اس کی

کمزوریوں کی تلاش میں رہنا حرام ہے اور سخت و شدید گناہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔ (رواہ البخاری المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ نہ کسی کی کمزوریوں کو ڈھونڈو اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ۔ نہ باہم حسد کرو۔ نہ باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے لا تعلق ہو۔ بلکہ اے اللہ کے بند و بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۲۹﴾

حسد نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ
الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

(رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ باب مانیہی ص ۲۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”حسد سے بچو“۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد)

﴿۲۳۰﴾

کینہ، حسد، بغض، چغل خوری گناہ کبیرہ ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا
تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا تَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ

أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔ (کتاب الادب ص ۳۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپس میں کینہ نہ رکھو، حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برانہ کہو۔ اے خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چالنا چھوڑ دے (ابوداؤد کتاب الادب)

﴿۲۳۱﴾

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَتَاتٌ۔ (رواہ البخاری و فی روایۃ مسلم)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ چغلیں جو آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

﴿۲۳۲﴾

غیبت کرنے والوں کا انجام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمِشُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيْلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ-

(رواہ ابو داؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل امین نے عرض کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے (اور ان کی آبروؤں سے کھیتے تھے)۔ (ابوداؤد)

﴿۲۳۳﴾

غیبت زنا سے زیادہ سنگین جرم ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّىٰ يَغْفِرُهَا لَهُ صَاحِبُهُ-

(رواہ البیہقی شعب الایمان)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غیبت، زنا سے بھی زیادہ سخت ہے بعض صحابہ نے عرض کی غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی اگر زنا کر لیتا ہے تو توبہ کرنے سے اس

کی معافی اللہ کی طرف سے ہو سکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے، اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿۴۳۴﴾

دورخے پن پر وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَالِوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءٌ بِوَجْهِهِ وَهُوَ لَاءٌ بِوَجْهِهِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم قیامت کے دن سب سے برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کہ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔ (بخاری و مسلم)

﴿۴۳۵﴾

ظالم کا ساتھ دینا گناہ کبیرہ ہے

عَنْ أَوْسِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّمَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت اوس بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لیے اور اس کا ساتھ دینے کے لیے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (یعنی ایسے شخص نے شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کر کے سخت گناہ کا کام کیا)۔

﴿۲۳۶﴾

خیانت کی ایک بڑی سخت اور بھیانک مثال

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا وَهُوَ لَكَ بِمُصَدِّقٍ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ - (رواه ابو داؤد)

حضرت سفیان بن اسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات بیان کرو اور تم کو اس بیان میں سچا بھی سمجھتا ہو اور وہ بات تمہارے نزدیک بھی چھوٹی ہو۔

(ابوداؤد)

﴿۲۳۷﴾

نسب اور قوم کو تبدیل کرنے والے کے لیے وعید جہنم

جیسے آج کل جعلی سید و شیخ بن جاتے ہیں

حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ

حَرَامٌ - (ابوداؤد باب في الرجل يئتمى الى غير مواليه - ص ۳۴۱، ج ۲)

حضرت سعید بن مالک کہتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے یہ بات میرے کانوں نے سنی اور دل نے اسے جگہ دی۔ بے شک آپ نے فرمایا۔ جو کوئی جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔ (ابوداؤد)

﴿۲۳۸﴾

صحیفہ الہی میں سچ بولنے والے صدیق اور جھوٹ

بولنے والے کذاب لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَدِّقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا۔

(مسلم باب حسن الصدق وفتح الكذب) ص ۳۲۵ ج ۲

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سچ بولنا نیکی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا جاتا ہے حتیٰ کہ صحیفہ الہی میں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری دوزخ کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔ اور وہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿۲۳۹﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق ناجائز

طور پر مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ إِرَاكِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا، تو اللہ نے ایسے آدمی کے

لیے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی ہی چیز ہو؟۔ حضور نے فرمایا۔ اگرچہ وہ (جنگلی درخت) پیلو کی ٹہنی ہی ہو (مسلم)

﴿۲۳۰﴾

تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے برکت جاتی رہتی ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْحَلْفَ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يُمَحِقُ۔ (ابن ماجہ باب كراهية الايمان في البيع۔ ص ۱۴۰)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس طرح پہلے کامیابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہو جاتی ہے۔ (مسلم و نسائی و ابن ماجہ)

﴿۲۳۱﴾

جھوٹی قسم مال کی برکت ختم کر دیتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مُمَحِقَةٌ لِلْبَرَكَاتِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جھوٹی قسم سے مال زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔

﴿۲۳۲﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال کو مارنے پر وعید شدید

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

﴿۲۲۳﴾

جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ رحمت اس سے دور چلا جاتا ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ
عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِمَّنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۲۴﴾

محض سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے پھرنا

بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا
أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لیے یہ جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۳۵﴾

بچوں کو بہلانے کیلئے جھوٹے وعدے کرنا بھی جھوٹ ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفْمُ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ
الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبُ
وَيَتَحَرَّسِي الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا۔

(ابوداؤد باب التشديد في الكذب) ج ۲ ص ۳۲۵

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جھوٹ
گناہ (فجور) کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی
خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۳۳۶﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ رَعَيْتُنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا
فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرَدْتِ أَنْ
تُعْطِيهِ قَالَ أُعْطِيهِ تَمْرًا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ
لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۵)

ایک کم سن صحابی عبد اللہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور
حضور انور ﷺ میرے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے مجھے بلانے کے لیے کہا کہ یہاں
آؤ تجھے کچھ دوں گی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا۔
عرض کی میں اسے کچھ دوں گی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی تو تجھ
پر جھوٹ لکھا جاتا۔

﴿۲۲۷﴾

مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور بد عہدی کا مرتکب ہو
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَلَمَّا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ
 لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ (رواه البيهقي في شعب الایمان)
 حضرت انس سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا ہو
 اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ ”جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی
 پابندی نہیں، اس میں دین نہیں۔“ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿۲۲۸﴾

نشہ آور چیز کا استعمال منع ہے

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ
 حَرَامٌ۔ (رواه ابو داؤد والترمذی ابن ماجه)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ
 مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ترمذی وابن ماجہ)۔

﴿۲۲۹﴾

شراب کا بطور دوا استعمال بھی منع ہے

عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
 الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ۔

(رواه مسلم)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سويد
 رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ان کو

شراب پینے سے منع فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں تو اس کو دوا کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے

﴿۲۵۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابیوں اور شراب سے

تعلق رکھنے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدُّ مِنَ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَعَابِدٍ وَثْنٍ - (رواه احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب پینے والا اگر توبہ کیے بغیر مرے گا تو خدا کے حضور اس کی پیشی بت پرست کی ہوگی۔ (مسند احمد)

﴿۲۵۱﴾

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَبَايِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَوَاهِبَهَا وَأَكَلَ ثَمَنَهَا - (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۔ شراب بنانے والا۔ ۲۔ شراب بنوانے والا۔ ۳۔ شراب پینے والا۔ ۴۔ شراب پلانے والا۔ ۵۔ جو شراب لے کر جائے۔ ۶۔ جس کے لیے شراب لی جاتی جائے۔ ۷۔ شراب بیچنے والا۔ ۸۔ شراب خریدنے والا۔ ۹۔ شراب بطور ہدیہ و تحفہ دینے والا۔ ۱۰۔ شراب کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے والا۔ (ترمذی)

﴿۲۵۲﴾

شراب (خمر) کا پینا ہر حال میں حرام و ناجائز ہے

عَنْ دَيْلَمِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا بَارِضٌ بَارِدَةٌ نَعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا أَوْ إِنَّا نَتَّحِدُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقُبْحِ نَتَّقَوِي بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ فَقُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ۔

(ابوداؤد ص ۱۶۲ ج ۲)

حضرت دایلم حمیری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے عرض کی۔ یا رسول ﷺ اللہ ہم سرد ملک میں رہتے ہیں اور سخت کام کرتے ہیں۔ اس لیے گیبوں کی شراب پیتے ہیں کہ محنت اور سردی برداشت کرنے کی طاقت قائم رہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس سے نشہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا تو اس کو چھوڑو۔ انہوں نے عرض کی۔ لیکن اور لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ”اگر نہ چھوڑیں تو ان سے جہاد کرو۔

(ابوداؤد کتاب الاشراب)

﴿۲۵۳﴾

کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

(رواہ ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور (ازالاً فریب) اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿۲۵۴﴾

سودی لین دین کرنیوالوں کیلئے سخت و شدید وعید

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرَّبِوَا
وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَهُ بِهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود لینے والوں،
سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور
فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

﴿۲۵۵﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمٌ رِبْوٍ يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدَّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زُنْيَةً۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا
کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ)

﴿۲۵۶﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّبِوَا سَبْعُونَ
جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ
سود (کا گناہ) ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ
مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

﴿۲۵۷﴾

جواری اور شراب کے عادی کے لیے وعید

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌ وَلَا فَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنے والا، جو اکھیلنے والا، احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

﴿۲۵۸﴾

نامحرم عورتوں سے تنہائی میں ملنا منع ہے

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ تَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی (نامحرم) آدمی کسی عورت سے تنہائی میں ملے اور وہاں تیسرا شیطان موجود نہ ہو۔ (ترمذی)

﴿۲۵۹﴾

مستورات کیلئے باریک لباس کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفِّهِ۔

(رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں تو آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اے اسماء عورت جب بلوغ کو پہنچ جائے تو یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے (سنن ابی داؤد)

﴿۴۶۰﴾

مردوں اور عورتوں دونوں کو سونے چاندی کے

برتنوں میں کھانا منع ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي إِنَاءِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔ (رواه النسائي)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا۔ (سنن نسائی)

﴿۴۶۱﴾

مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا منع ہے اور مستورات کو جائز

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ لِلذَّهَبِ
وَالْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَيَّ ذُكُورُهُنَّ۔

(رواه الترمذی والنسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑے کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں کے لیے حرام۔

﴿۳۶۲﴾

بلاوجہ بات بات پر ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْثُرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

﴿۳۶۳﴾

بدکلامی اور فحش گوئی منع ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَدِيّ۔

(رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بدکلام نہیں ہو سکتا“۔

﴿۳۶۴﴾

جانوروں پر ظلم و زیادتی جائز نہیں ہے اور ان کے ساتھ

اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبِهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُّوهَا صَالِحَةً۔

(ابوداؤد باب ما یوم بہ من القیام عمل الدواب۔ ص ۳۴۵ ج ۱)

حضرت سہل بن حنظلہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا۔ جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا تھا۔ فرمایا۔ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ ان پر سوار ہو تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر سوار ہو اور ان کو کھاؤ تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔ (ابوداؤد)

﴿۴۶۵﴾

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرَ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذَفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتَى مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ أَيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَاَ إِلَيَّ إِنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ۔

(ابوداؤد باب ما يوم به من القيام على الدواب و البهائم۔ ص ۳۴۵ ج ۱)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم علیہ السلام ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس میں ایک اونٹ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور آبدیدہ ہو گیا۔ آپ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے آکر کہا کہ ”میرا یا رسول اللہ“ فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے۔ خدا سے نہیں ڈرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو۔ (ابوداؤد)

﴿۴۶۶﴾

خودکشی حرام ہے

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِرَجُلٍ جَرَّاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (بخاری)

حضرت جناب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص کو کچھ زخم لگ گیا تھا۔ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ نے فرمایا کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دیدی۔ لہذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔

﴿۳۶۷﴾

نجد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیشگوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ - (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے (بارگاہ الہی میں عرض کی) الہی ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ الہی ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے نجد کے لیے (بھی دعا فرمائیے) فرمایا الہی ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے نجد کے لیے فرمایا۔ وہاں زلزلے آئیں گے اور نجد میں شیطان کا سینک طلوع ہوگا۔

﴿۳۶۸﴾

جب یہ ہوگا تو تمہارا امر ناجینے سے بہتر ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أُمْرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَّانَكُمْ وَأُمُورُكُمْ بَيْنَكُمْ فَظَهَرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمْرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءٍ كُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا - (مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے حاکم تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند سخی اور فراخ دل ہوں اور تمہارے کام آپس میں مشورے سے طے پاتے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی تمہارا جینا مرنے سے بہتر ہے) اور جب تمہارے شریر ترین لوگ حاکم ہوں اور تمہارے مالدار بخیل اور تنگدل ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (یعنی تمہارا مر جانا تمہارے جینے سے بہتر ہے)



﴿ ۸ ﴾

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت دعا
 عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبدیت
 کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب سے
 مانگتا رہے۔ توبہ اور دعا کے آداب

﴿۴۶۹﴾

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّ قُوهُ ثُمَّ أَذْرُو نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَ اللَّهُ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَا فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ اپنے گھر والوں سے یہ وصیت کی کہ دیکھو جب اس کی وفات ہو جائے تو اسے جلانا پھر اس کی نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر کہیں حق تعالیٰ نے اس کو جمع کر لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ تمام جہان میں ایسا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور گھر والوں نے اس کی وصیت پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا (کہ اس کے اجزاء پریشان کو جمع کرے)۔ اس نے سب جمع کر دیئے اور (اسی طرح) سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اس کے جو اجزاء اس میں تھے جمع کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بتا تو ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی الہی تیرے خوف سے اور تو خود خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

﴿۴۷۰﴾

رحمت الہی ہر رات متوجہ نمائش ہوتی ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مِيسِيءُ النَّهَارِ

وَيَسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا یدِ رحمت پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن بھر گناہ کرنے والی رات کو توبہ کر لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کر لے۔ (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

﴿۴۷۱﴾

رحمت خداوندی سے مایوس کر دینے والے کا انجام

عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ إِلَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ۔ (مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا (جا) میں نے فلاں کو بخشا اور تیرے عمل اکارت کیے (مسلم)

﴿۴۷۲﴾

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے توبہ کر نیوالے کی توبہ قبول فرماتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا

ہے۔ (مسلم)

﴿۴۷۳﴾

دُعا عبادت کا جوہر ہے

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے (جامع ترمذی)

﴿۴۷۴﴾

دعا نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبُ عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ سے نہ مانگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۴۷۵﴾

دعا اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ (رواه الترمذی و ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز دعا سے زیادہ نہیں ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

﴿۴۷۶﴾

اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت ہی کی دعا کرنی چاہیے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سِئَلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔ اور اللہ کو دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس سے عافیت کی دعا کریں۔ (ترمذی)

﴿۴۷۷﴾

دعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی)

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی۔ جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلدی کی۔ پھر آپ نے اسی کو یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر اس کے رسول کریم ﷺ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔ (جامع ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

﴿۴۷۸﴾

حضور اکرم ﷺ کے توسل سے دعا کر نیوا۔ اہلی آنکھیں روشن ہو گئیں
 عَنْ عُمَانَ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا لَبَصَرَ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ يَدْعُو بِهَذَا
 الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ
 بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ
 كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ۔ (رواه الترمذی)

عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ایک شخص کی نظر میں کچھ نقصان تھا وہ آپ کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میری صحت کے لیے دعا فرما دیجئے۔ آپ نے
 فرمایا چاہو تو دعا کر دوں اور چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض
 کی۔ آپ دعا ہی فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر اس طرح دعا
 کرو۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ کا جو نبی الرحمتہ ہیں تیرے
 دربار میں وسیلہ اختیار کرتا ہوں۔ اے نبی میں نے اپنے رب کے دربار میں آپ کا وسیلہ
 اس لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ میری یہ ضرورت پوری فرما دے۔ اے اللہ تو ان کی سفارش
 میرے حق میں قبول فرما لے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی
 آنکھیں کھول دیں (یعنی نابینا تھے دعا کے بعد بینا ہو گئے)۔

(شفاج ص ۱ ص ۲۷۳ مناہل الصفا ص ۴۴، ترمذی، نسائی حاکم بیہقی)

﴿۴۷۹﴾

دعا کے آخر میں آمین کہنی چاہیے

عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ نُمَيْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بَاتِيَ شَيْئًا يَنْحِتُمْ يَا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِأَمِينٍ - (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو زبیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی (یا رسول اللہ) دعا کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا دعا کے آخر میں آمین کہے۔

(ابوداؤد)

﴿۲۸۰﴾

دعاء ذوالنون بھی حصول مقصد کیلئے مجرب ہے

وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ - (رواہ احمد الترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ذالنون علیہ السلام نے جب اپنے پروردگار کو مچھلی کے پیٹ میں پکارا تھا تو یوں پکارا تھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی مسلمان کسی حاجت میں خدا تعالیٰ کو ان کلمات سے یاد نہیں کرتا مگر وہ ضرور اس کی سنتا ہے۔ (احمد و ترمذی)

﴿۲۸۱﴾

یا حی یا قیوم الخ کا کثرت سے ورد کرنا ہر

مطلب و مقصد کے لیے مجرب ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ" - (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دعا یہ ہوتی۔ "یا حی یا قیوم برحمتک استغیث" (اے حی و

قیوم تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں)۔ (ترمذی)

﴿۲۸۲﴾

مہینہ کا نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب

کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ۔

اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند ہو۔ اے چاند تیرا

رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۸۳﴾

جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو

چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور اس کا جو بھائی یا اس کا جو ساتھی اس کے پاس) ہو وہ

یرحمک اللہ (تم پر خدا کی رحمت) ہے اور جب یہ ”یرحمک اللہ“ کہے تو چھینک

والا ”یهدیکم اللہ ویصلح بالکم“ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے

حالات سنوارے) کہے (بخاری)

﴿۲۸۴﴾

فکر و پریشانی کے وقت کی دعائیں

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ ”اللَّهُمَّ

إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپ ان الفاظ سے دعا فرماتے۔ ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ“ الہی ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں تو ان کو دفع فرما۔ اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (ابو داؤد)

﴿۲۸۵﴾

کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا کرے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مَبْتَلِي فَقَالَ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا“ إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَانِنًا مَا كَانَ۔

(رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ حسن ابن عمر)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے اور یہ کہے الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً (حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا و مصیبت سے جس میں تو گرفتار ہے) تو اس دعا کی برکت سے اس بلا مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت و بلا ہو۔ (ترمذی)

﴿۲۸۶﴾

لیلة القدر کی خصوصی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُو بِهِ؟ قَالَ قَوْلِي ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی۔ اگر میں لیلۃ القدر کو پا لوں تو کن لفظوں سے دعا کرو۔ فرمایا۔ (یوں عرض کرو) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّيْ۔

﴿۲۸۷﴾

باپ، مسافر اور مظلوم کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

(ترمذی و ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک نہیں۔ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا (ترمذی و ابو داؤد)

﴿۲۸۸﴾

مسلمان بھائی کی حق میں غائبانہ دعا مستجاب ہے
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ لِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ۔ (رواه مسلم)
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔

﴿۲۸۹﴾

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتا ہے مگر دعا کی قبولیت تین طرح ہوتی ہے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثِ أَمْمًا
 أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَأَمْمًا أَنْ يَدَّخِرَ هَالَهُ فِي الْأَخِرَةِ وَأَمْمًا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ
 السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نَكَّيْتُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ۔ (رواه احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مومن
 بندہ دعا کرتا ہے۔ جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو تین
 چیزوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتا ہے یا تو جو اس نے مانگا وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے
 یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا آنے والی کسی مصیبت اور تکلیف
 کو اس دعا کے حساب میں روک دیتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر تو ہم کثرت سے دعا
 کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اکثر ہے۔ (احمد)

﴿۴۹۰﴾

بار بار گناہ اور بار بار توبہ، اللہ تعالیٰ پھر بھی غفور رحیم ہے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَ مَنْ
 اسْتُغْفِرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد)
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (اللہ کے
 نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں جو (گناہ کر کے) استغفار کر لے یعنی سچے دل
 سے اللہ سے معافی مانگے اور اگر چہ دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے۔ (ترمذی)

﴿۴۹۱﴾

سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ
 الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ (رواه ابن ماجه و البيهقي في شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
گناہ سے توبہ کر لینے والا اس بندے کی طرح ہے۔ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿۴۹۲﴾

حضور اقدس ﷺ باوجود معصوم و مغفور ہونے کے اللہ
کے حضور عجز و انکساری اور تعلیم امت کیلئے دن میں

سوسو مرتبہ توبہ فرماتے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاللَّهُ إِنِّي لَا سَتْفِرُ
اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً" (رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ خدا
کی قسم میں دن میں ستر سے زیادہ دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ استغفار کرتا
ہوں۔ (صحیح بخاری)

﴿۴۹۳﴾

عَنِ الْأَعْرَابِيِّ الْمُرِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةً" (رواه مسلم)

حضرت اعمر مزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "لوگو اللہ کے
حضور توبہ کرو۔ میں خود دن میں سو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔ (صحیح مسلم)

﴿۴۹۴﴾

توبہ کا دروازہ آخری سانس تک کھلا رہتا ہے

رَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ

الرَّغِيْبِ" (رواه الترمذی و ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب تک غرغره کی حالت پیدا نہ ہو۔ (ترمذی)

حضور سید المرسلین۔ خاتم المرسلین۔ رحمۃ للعالمین

سید عالم۔ نور مجسم۔ رہبر مکرم۔ جان کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے محبت اور آپ کا احترام روشنی ہے اور اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اپنے دلوں کو عشق رسول کے پاک جذبہ سے معمور رکھیے کہ یہ ہی ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔



سنت مصطفیٰ علیہ التحیة و الثناء

علامہ قاضی عیاض قدس العزیز نے کتاب الشفاء میں حدیث ذیل بہ روایت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ اس سے نبی ﷺ کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ -
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حضور کا

طریقہ سنت کیا ہے؟ فرمایا۔

المَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي	عرفت میرا اس المال ہے۔
وَالْعَقْلُ أَصْلُ دِينِي	عقل میرے دین کی اصل ہے۔
وَالْحُبُّ آسَاسِي	محبت میری بنیاد ہے۔
وَالشَّوْقُ مَرَكَبِي	شوق میری سواری ہے۔
وَذِكْرُ اللَّهِ أَنِيسِي	ذکر الہی میرا انیس ہے۔
وَالثِّقَّةُ كَنْزِي	اعتماد میرا خزانہ ہے۔
وَالْحُزْنُ رَفِيقِي	حزن میرا رفیق ہے۔
وَالْعِلْمُ سَلَاحِي	علم میرا ہتھیار ہے۔
وَالصَّبْرُ رَدَائِي	صبر میرا لباس ہے۔
وَالرِّضَا غَنِيمَتِي	رضا میری غنیمت ہے۔

عجز میرا فخر ہے۔	وَالْعِجْزُ فَخْرِي
زہد میرا حرفہ ہے۔	وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي
یقین میری خوراک ہے۔	وَالْيَقِينُ قُوَّتِي
صدق میرا ساتھی ہے۔	وَالصِّدْقُ شَفِيعِي
طاعت میرا بچاؤ ہے۔	وَالطَّاعَةُ حَسْبِي
جہاد میرا خلق ہے۔	وَالْجِهَادُ خُلُقِي
اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔	وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللَّهِ



لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
 اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
 شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
 نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
 وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
 چشمہِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
 ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 شبِ اسریٰ کے دُلہا پہ دائم دُرود
 نوشہِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
 عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگین
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
 وصفِ جس کا ہے آئینہ حق نما،

اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
 جس کے ماتے، شفاعت کا سہرا رہا
 اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
 وہ زباں جس کو سب گن کی کنجی کہیں
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں دُرود
 ان کے اصحاب و عمرت پہ لاکھوں سلام
 پارہائے صحفِ غنچہائے قدس
 اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
 بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)



دینِ مصطفیٰ ﷺ

عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق
معاشرت سے متعلق قرآن و حدیث اور
فقہ حنفی کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کا
قابل مطالعہ مجموعہ

تالیف

شراح ہندی حضرت

علامہ محمد امجد علی رضوی محدث لاہوری

امیر شعبہ المدینہ مرکزی دارالعلوم مزملہ منان لاہور

سنہ تیسویں ہجرت بمکات

بالصنم

جزا سید مصطفیٰ اشرف رضوی

مہتمم مرکزی دارالعلوم حزب اہل انصاف لاہور



رضوان گنج خانہ گنج بخش روڈ لاہور

برکاتِ عتوم
فتاویٰ

سیدی البرکات
سیدتی الوت
عمرہ اللہ علیہ

فیوض الباری
شرح صحیح بخاری

لمحاتِ سکر

سلائی تقریبات

معراجِ نبوی

شانِ صحابہ

دینِ مصطفیٰ
صلى الله عليه وآله

روحِ ایمان

خصالِ مصطفیٰ
صلى الله عليه وآله

بکرا
تقریر کی کتاب

مقامِ مصطفیٰ
صلى الله عليه وآله

کشفِ الجوب

بیت

شانِ مصطفیٰ
صلى الله عليه وآله

جنتی زیور

سیرِ مصطفیٰ
صلى الله عليه وآله

مسائلِ نماز

دewan Khatib Qadri



گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-37114729-042-8038838-0300